غیر رَسمی تعلیم

معاشرتی علوم

پیکیج سی

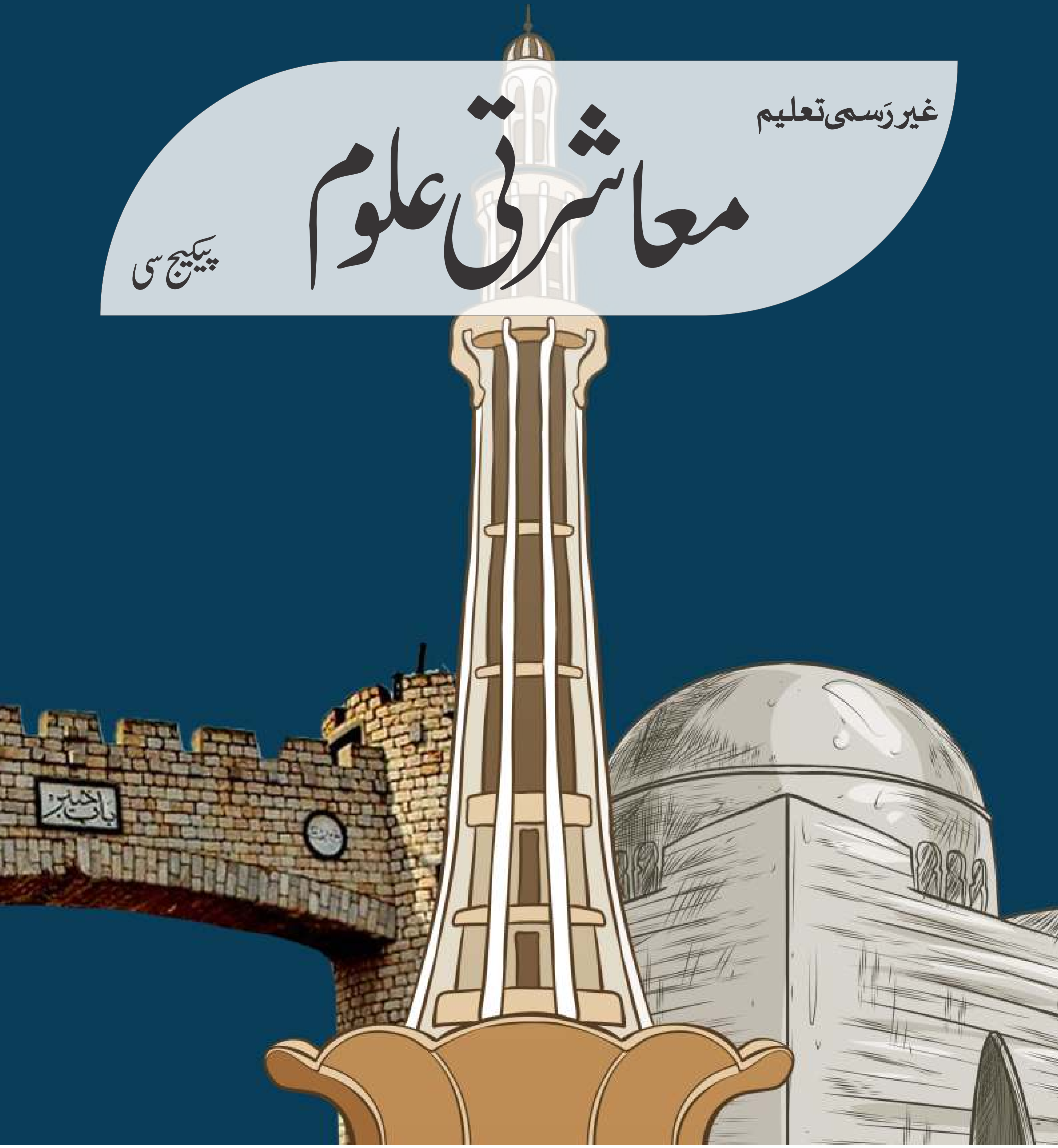

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

پیکیج سی

برائے جماعت چہارم و پنجم

معاشرتی علوم

غیر رَسمی تعلیم

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ ہیں۔

یہ تدریسی مواد غیر رسمی بنیادی سکولوں کے طلبہ و طالبات کی تعلیمی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے جو کہ منتخب سکولوں میں آزمائشی طور پر استعمال کیا جارہا ہے تا کہ اس تدریسی مواد اور طریقہ کو جانچ کر مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں ادارہ آپ کی تجاویز کو مزید بہتری کے لیے استعمال کرے گا۔

Notification no. 2933-36/CTR/DCTE Dated: 28.09.2023

مصنّفین و مؤلفین:

1. انوار احمد
2. منور بیگ
3. نادیہ پروین تھلو

نظرِ ثانی و اضافہ:

سید ابو تراب حیدر پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول، چھتر پلین مانسہرہ
زبیر علی اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر، ایبٹ آباد
راجہ شیر از احمد AD نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد
محمد ثالث ماہر مضمون گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول موہار، مانسہرہ
عرفان راجہ ماہر مضمون گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ڈھوڈیال مانسہرہ
بابر بشیر خان ماہر مضمون نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

زیر نگرانی :

گوہر علی خان ڈائریکٹر نصاب و تعلیم اساتذہ ایبٹ آباد

سید امجد علی ایڈیشنل ڈائریکٹر، نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

تکنیکی و مالی معاونت: یونیسف و جائیکا (JICA) پاکستان

پیش لفظ

تعلیم وہ زیور ہے جو نہ صرف انسان کا کردار سنوارتی ہے بلکہ قوموں کی تعمیر و ترقی کی راہ متعین کرتی ہے۔ پاکستان میں تعلیم و خواندگی کی شرح نسبتاً کم رہی ہے۔ ہمارے ملک میں سکول سے باہر بچوں کی تعداد کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان اس لحاظ سے دُنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔

حکومت خیبر پختونخوا کی ہمیشہ سے یہ ترجیح رہی ہے کہ ان بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ زیر نظر درسی مواد ور ہنمائے اساتذہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو صوبہ بھر میں حکومت کے غیر رسمی تعلیمی مراکز میں رائج کیا جائے گا۔

معاشرتی علوم کا یہ پیکج طلبہ کی معاشرتی و تخلیقی مہارتوں کے ساتھ ساتھ ان کو معاشرے میں تعمیری کردار ادا کرنے کے قابل بنائے گا اور کم سے کم تدریسی مواد کے ذریعے سیکھنے اور معاشرت کی بنیادی مہارتوں کو پروان چڑھانے میں مدد معاون ثابت ہو گا۔

لچکدار، متبادل اور تیز تر نوعیت کا یہ مواد سکولوں سے باہر بچوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ اس سلسلے کا دوسرا ایڈیشن ہے جس کو قومی نصاب سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے اور مروجہ نصاب کی تمام ضروریات کو مدنظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔

محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم اور نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا کے ماہرین تعلیم کی یہ کاوش لائق تحسین ہے جن کی شبانہ روز اور انتھک محنت کی بدولت یہ کام پائے تکمیل کو پہنچا۔

میں UNICEF اور جائیکا JICA کا فراخ دلانہ تکنیکی معاونت کے لیے تہہ دل سے مشکور ہوں۔

ڈائریکٹر

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ، خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	نقشے اور گلوب	1
2	موسم اور آب وہوا	14
3	پاکستان کے طبعی خدوخال	23
4	ہماری ثقافت (رسم ورواج اور تہوار)	32
5	شہریت اور انسانی حقوق	43
6	ہماری تاریخ	50
7	معاشیات اور معاشی سرگرمیاں	71
8	معاشی سرگرمیاں (صنعت اور تجارت)	78
9	پاکستان کا نظامِ حکومت	85

1 نقشے اور گلوب

لواری ٹنل چترال

نقشہ اور سمتوں کا استعمال

علی انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور میں پڑھتا تھا اور آج کل چھٹیوں میں گھر آیا ہوا تھا۔ وہ اپنے خاندان کے ساتھ ایک پارک کی سیر کے لیے جاتے ہیں۔ پارک کے گیٹ کے قریب پارک کا نقشہ دیکھ کر اس کی چھوٹی بہن پلوشہ نے پوچھا "یہ کیا ہے؟"

علی نے بتایا کہ "یہ نقشہ پارک میں موجود جگہوں، چیزوں اور راستوں کے بارے میں بتاتا ہے۔ کسی بھی جگہ یا زمین کے کسی حصے کو ہموار سطح پر ایک خاص طریقہ سے ظاہر کرنے کو نقشہ کہتے ہیں۔ یہ نقشہ اس جگہ کے بارے میں مختلف قسم کی معلومات فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ نقشوں سے زمین کے خدوخال کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں جبکہ کچھ نقشے مختلف ممالک کی سرحدیں اور محل وقوع ظاہر کرتے ہیں۔"

علی نے مزید بتایا کہ ”نقشہ کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً موضوعاتی نقشے، سیاسی نقشے، طبعی نقشے اور راستے کے نقشے وغیرہ۔“

علی نے مزید وضاحت کی کہ ”ہر قسم کے نقشوں کے چند بنیادی یعنی ضروری اجزاء ہوتے ہیں جن کے بغیر نقشہ مفید معلومات فراہم نہیں کر سکتا۔“

بچیوں نے ان اجزاء کے متعلق تجسس کا اظہار کیا کہ ”وہ کون کون سے ہیں۔“

علی نے بتایا کہ :

ان اجزا کو بولٹس (BOLTS) کہتے ہیں۔ بولٹس مخفف ہے حدود (Boarder) سمتیں (Orientation) علامتی فہرستیں (Legends) عنوان (Title) اور پیمانہ (Scale)۔ کسی بھی نقشے کو سمجھنے کے لیے ان اجزا کا علم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہی اجزا نقشے کے متعلق تمام معلومات دیتے ہیں۔

پلوشہ نے بتایا کہ ”کل میں نے ٹی وی پر لواری ٹنل دیکھی، وہ بتا رہے تھے کہ لواری ٹنل چترال کے لیے زمینی راستہ ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ چترال ہمارے شہر پشاور سے کس طرف واقع ہے؟“ پلوشہ نے اپنے بڑے بھائی علی سے پوچھا۔

اچھا پلوشہ! یہ بتاؤ کہ سورج کس طرف سے نکلتا ہے؟

وہ تو روزانہ مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہو جاتا ہے، یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں اور ہماری ٹیچر زینب نے پچھلی جماعت میں سمتوں کے بارے میں بتایا تھا۔ پلوشہ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”اچھا یہ تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ بنیادی سمتیں چار ہوتی ہیں یعنی مشرق، مغرب، شمال اور جنوب۔“

پھر علی نے ایک کتاب میں سے خیبر پختونخوا کے اہم مقامات کے محلِ وقوع نقشہ نکال کر پلوشہ کو دکھایا اور پوچھا کہ اس میں پشاور کہاں ہے؟

پلوشہ نے غور سے خیبر پختونخوا کا نقشہ دیکھا اور نقشے پر پشاور کے نام پر انگلی رکھتے ہوئے خوشی سے کہا ”یہ رہا“۔

”شاباش میری بہن! اب یہ بتاؤ کہ پانی کو کس رنگ سے ظاہر کرتے ہیں“ علی نے پوچھا!

”وہ تو نیلا ہوتا ہے، ہم جب بھی ڈرائینگ میں منظر بناتے ہیں تو دریا کو نیلے رنگ سے دکھاتے ہیں“، پلوشہ نے بتایا۔

”چلو اب اس نقشے پر دیکھو کہ کون سا حصہ نیلا ہے“ علی نے کہا۔

”یہ نیچے کی طرف سمندر ہے، اور بھائی! یہ کراچی ہے، پلوشہ نے سمندر کے ساتھ ہی کراچی کے لفظ پر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پاکستان کے اہم مقامات کا محل وقوع

اچھا اب دیکھو، نقشہ پر اوپر کی سمت شمال ہوتا ہے، یہ تیر کا نشان دیکھو، اس کا ”سر“ شمال کی سمت ظاہر کر رہا ہے۔ شمال کے مخالف جنوب ہوتا ہے اور دائیں جانب مشرق اور بائیں طرف مغرب ہوتا ہے، اب یہ بتاؤ کہ ہمارا ضلع پشاور، خیبر پختونخوا میں کس جانب واقع ہے، علی نے پوچھا۔

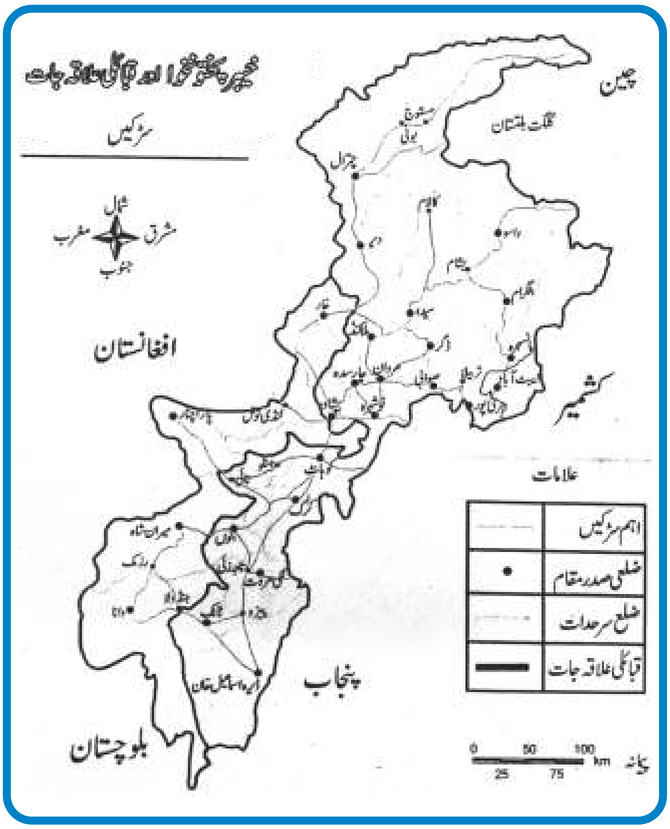

خیبر پختونخوا کا نقشہ

”ہمارا ضلع پشاور خیبر پختونخوا کے مغرب میں واقع ہے“، پلوشہ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔

بہت خوب پلوشہ۔۔۔! علی نے خوش ہوتے ہوئے کہا، ”اچھا پشاور کے شمال میں کون سا اور جنوب میں کون سا ضلع واقع ہے؟“

”شمال میں چارسدہ اور جنوب میں کوہاٹ واقع ہے۔“

پلوشہ نے نقشے پر نظر ڈالی، ”بھائی یہ اور ضلع بھی تو ہیں ان کی سمت کیا ہوگی؟“

”ہاں یہ سوال آپ نے اچھا پوچھا، دیکھو! بہت سے شہر اور ضلعے مکمل طور پر چار بنیادی سمتوں میں نہیں ہیں مثلاً دیکھو ضلع کوہستان نہ تو مکمل طور پر شمال میں ہے اور نہ ہی مشرق میں ہے بلکہ یہ دونوں کے درمیان ہے، اس لیے اس کی سمت ان دونوں سمتوں کو ملا کر بنے گی۔ اس لیے اس کو شمال مشرق کہیں گے، اچھا اب یہ بتاؤ کہ بنوں کہاں واقع ہے؟“ علی نے تفصیل بتا کر پلوشہ سے پوچھا۔

”بھائی! بنوں جنوب اور مغرب کی طرف ہے اس لیے ہم اس کو جنوب مغرب کہہ سکتے ہیں“۔ پلوشہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

علی: ”شاباش پلوشہ!“

پھر علی نے کاغذ پر سمتوں کا ایک اشاریہ بنایا، اور پلوشہ سے کہا کہ: ''دیکھو بنیادی سمتوں (Cardinal Directions) کی مدد سے ہم چار ذیلی سمتیں (Intermediate Directions) بنا سکتے ہیں۔ اَب نقشہ پر تمام مقامات کی سمتوں کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔''

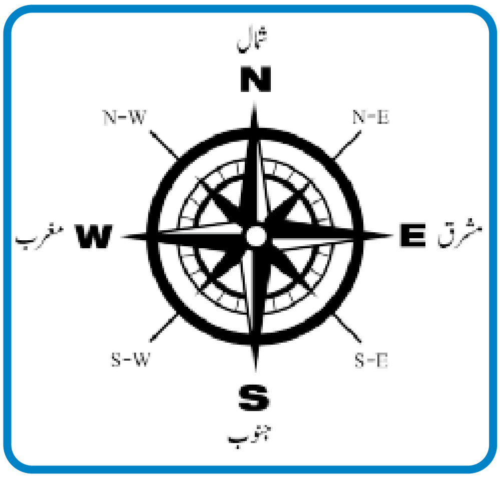

سمتوں کی کلید

''بھائی یہ تو بڑے کام کی بات ہے۔'' پلوشہ نے کہا۔

''اچھا پلوشہ! اب پاکستان کے نقشے میں خیبر پختونخوا کے اطراف کے اہم مقامات تو بتاؤ۔'' علی نے پلوشہ کی لگن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''خیبر پختونخوا کے مشرق میں گلگت بلتستان، آزاد کشمیر اور پنجاب، شمال اور مغرب میں افغانستان کا مُلک، جنوب مشرق میں پنجاب اور جنوب مغرب میں بلوچستان واقع ہے۔'' پلوشہ نے بتایا۔

علی: ''ٹھیک! بالکل اسی طرح اب پاکستان کے پڑوسی ملکوں کی سمتوں کے بارے میں بھی اس نقشے کو دیکھ کر بتاؤ۔''

پلوشہ: ''مشرق میں بھارت، مغرب میں ایران، شمال میں افغانستان جبکہ شمال مشرق میں چین اور جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہیں۔''

شام کو میں نقشوں کے بارے میں مزید بتاؤں گا۔ علی نے کہا۔

نقشہ (Map)

نقشہ دُنیا کی ایک ایسی تصویر ہے جس میں زمین کے خدوخال کو کاغذ کے ایک ہموار ٹکڑے پر دکھایا جاتا ہے۔ نقشہ بناتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر علاقے کو اس کی اصل شکل اور رقبے کے تناسب سے دِکھایا جائے۔ اس طرح نقشے کی مدد سے ہم

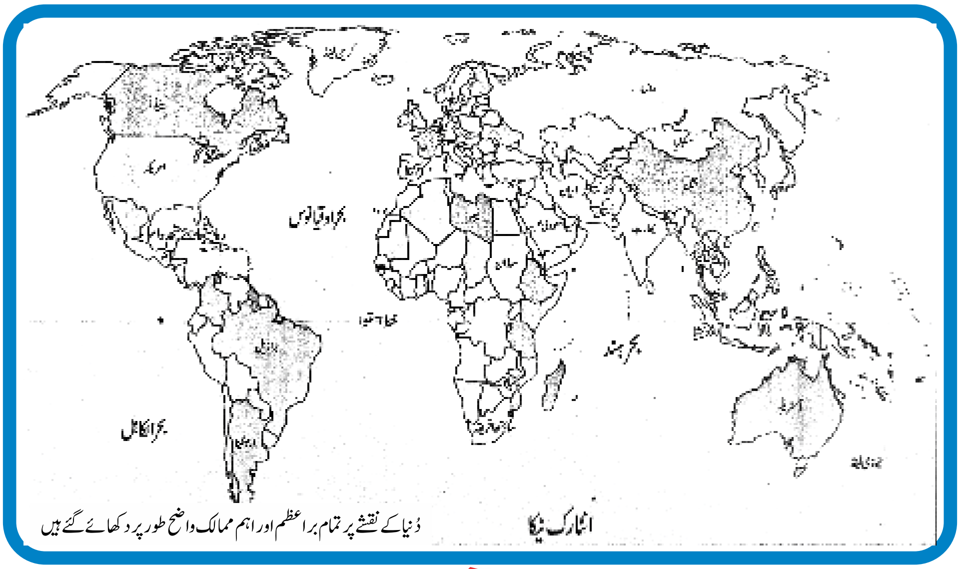

دُنیا کے نقشے پر تمام براعظم اور اہم ممالک واضح طور پر دکھائے گئے ہیں

زمین کے کسی بھی علاقے کے بارے میں مطلوبہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر پچھلے صفحہ پر دیئے گئے نقشے پر دُنیا کے اہم ممالک اور ان کے نام دیئے گئے ہیں۔

اس نقشے کی مدد سے آپ باآسانی معلوم کر سکتے ہیں کہ کون سا ملک کس براعظم میں واقع ہے۔ اس طرح نقشہ ہمیں کم وقت میں زیادہ معلومات فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ نقشے کی مدد سے ہم بہت زیادہ معلومات انتہائی آسانی کے ساتھ محفوظ کر سکتے ہیں اور اسے دوبارہ استعمال میں بھی لا سکتے ہیں۔

گلوب (Globe)

گلوب زمین کا ایک چھوٹا سا ماڈل یا نمونہ ہوتا ہے جس پر زمین کے بارے میں معلومات دی گئی ہوتی ہیں۔ گلوب کی شکل بھی زمین کی طرح تقریباً گول ہوتی ہے اس لیے اس پر مختلف براعظموں اور سمندروں کو باآسانی ان کی اپنی شکل اور جسامت کے تناسب سے دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ گلوب کو ہاتھ میں پکڑیں تو آپ کو اس پر کچھ خاص نشانات نظر آئیں گے۔ دراصل دُنیا کا ایک خیالی لکیر (خط) کے ذریعے دو برابر حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس خط کو ''خطِ استوا'' کہتے ہیں۔

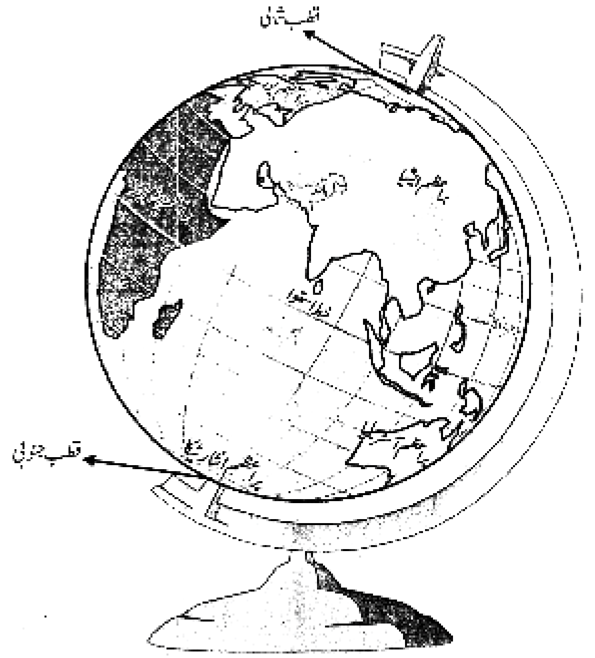

گلوب

خطِ استوا کے اوپر والے حصے کو شمالی نصف کُرہ اور نیچے والے حصے کو جنوبی نصف کُرہ کہا جاتا ہے۔ شمالی نصف کُرہ کے انتہائی شمالی نقطے کو ''قطب شمالی'' کہا جاتا ہے جبکہ جنوبی نصف کُرہ کے انتہائی جنوبی نقطے کو ''قطب جنوبی'' کہتے ہیں۔

نقشے اور گلوب میں بنیادی فرق

نقشے اور گلوب میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نقشہ کاغذ پر بنایا جاتا ہے جبکہ گلوب زمین کا ایک ماڈل ہوتا ہے۔ نقشے کی مدد سے ہم زمین کے طبعی اور غیر طبعی خدوخال کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح گلوب ہمیں زمین پر اپنی حالت کے بارے میں بتاتا ہے۔ نقشے اور گلوب خاص طور پر ایسی جگہوں کے بارے میں جاننے میں مدد دیتے ہیں جو ہمارے لیے نئی ہوں۔ مثلاً اگر ہم کسی نئے شہر یا ملک کی سیر کریں تو وہاں کا نقشہ ہمیں اس علاقے کے اہم مقامات اور عمارات کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ چنانچہ نقشہ اور گلوب ہمیں زمین کو جاننے میں مدد دیتے ہیں۔

شام کو علی نے دیکھا کہ گھر میں پلوشہ کے دوست آئے ہوئے ہیں۔۔۔سب نے علی کو سلام کیا اور کہا"بھائی، ہمیں بھی نقشوں کے بارے میں نئی معلومات حاصل کرنی ہیں۔"

علی نے ان سب کو ایک کتاب دکھائی جس میں ہر قسم کے نقشے تھے اور بتایا کہ نقشوں کی کتاب کو"اٹلس"کہتے ہیں۔سب بچوں نے اٹلس میں مختلف نقشے دیکھے اور ایک دوسرے سے بات چیت کے ذریعے اپنی اپنی معلومات کا اظہار کیا۔تھوڑی دیر کے بعد علی نے بچیوں کو ایک گیند نما شئے دکھائی اور اُنہیں بتایا کہ اس کو گلوب کہتے ہیں۔جب گیند کی مانند گول شئے پر زمین کے خدوخال دکھائے جائیں تو اسے گلوب کہتے ہیں۔

"یہ گلوب گیند نما کیوں ہے؟گل پاڑہ نے پوچھا!

جی، یہ گلوب دراصل ہماری زمین کا ماڈل ہے۔یہ ہمیں بتاتا ہے کہ زمین ظاہری طور پر کس طرح کی دکھائی دیتی ہے۔ہماری زمین بیضوی،یعنی انڈے کی شکل کی ہے۔یعنی یہ مکمل گول نہیں ہے بلکہ بعض کناروں پر کچھ چپٹی سی اور بعض پر لمبوتری سی ہے۔اچھا اب اس گلوب کو غور سے دیکھو۔

گلوب

پلوشہ نے گلوب کو ہاتھ لگایا تو وہ پھرکی کی طرح گھومنے لگا، بچیاں یہ دیکھ کر خوش ہوئیں۔

"بھائی یہ گلوب کیوں گھومتا ہے؟"،پلوشہ نے پوچھا۔

ہماری زمین بھی پھرکی کی طرح گھوم رہی ہے۔ اس حرکت کو ہم محوری حرکت کہتے ہیں۔زمین کے اس طرح سے گھومنے سے دن اور رات بنتے ہیں۔ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ زمین دوسرے سیاروں کے ساتھ اپنے مقررہ راستے پر سورج کے گرد بھی گھوم رہی ہے۔ اس حرکت کو گردشی حرکت کہتے ہیں۔گردشی حرکت سے موسم بنتے ہیں۔

"اچھا گرمی، سردی، بہار اور خزاں گردشی حرکت کا نتیجہ ہیں۔"عظمت خوشی سے بولا۔

"بہت خوب عظمت!تم نے زمین کی گردشی حرکت کا راز پالیا۔"علی نے عظمت کی حوصلہ افزائی کی۔

طول بلد اور عرض بلد:

"بھائی!یہ گلوب پر لکیریں کیسی بنی ہوئی ہیں؟"سانول نے پوچھا۔

"بھائی!اگر آپ غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا کہ کچھ خطوط شمال سے جنوب کی طرف آرہے ہیں اور کچھ خطوط مشرق سے مغرب کی

جانب جا رہے ہیں۔ وہ خطوط جو شمال سے جنوب کی طرف جا رہے ہیں ان کو جغرافیہ کی زبان میں طول بلد اور جو مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں ان کو عرض بلد کہتے ہیں۔ ان خطوط کی مدد سے ہم کسی ملک کے درست محلِ وقوع کا تعین کر سکتے ہیں، ایک طرح سے یہ خطوط ہمیں کسی ملک کا درست پتہ بتاتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ڈاکیا تمھارے درست پتے پر تمھارا خط دے جاتا ہے۔'' علی نے تفصیل سے جواب دیا۔

''بھائی! یہ اُفقی خط جو گلوب کو دو حصوں میں تقسیم کر رہا ہے اس پر صفر کیوں لکھا ہے؟'' پلوشہ نے سوال کیا۔

''اس خط کو ہم خطِ استوا کہتے ہیں اور یہ کرّہ زمین کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ بالائی حصے کو شمالی کرّہ اور زیریں حصے کو جنوبی کرّہ کہتے ہیں۔'' علی نے وضاحت کی۔

''اور یہ ایک عمودی خط بھی گلوب کو مشرقی اور مغربی کرّہ میں تقسیم کر رہا ہے اس کا نام کیا ہے؟'' نعمت نے پوچھا!

''واہ نعمت! تم تو سب سے ہوشیار ہو! علی نے داد دی اور بتایا، بچو! اس کا نام خط نصف النہار اعظم ہے۔ اور یہ خط کرّہ ارض کو مشرقی اور مغربی کرّہ میں تقسیم کرتا ہے۔ چلو اب ہم گلوب پر کرّہ ارض کی مختلف معلومات تلاش کرتے ہیں''۔ علی نے بچوں کو دعوت دی۔

اہم خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد درج ذیل ہیں۔

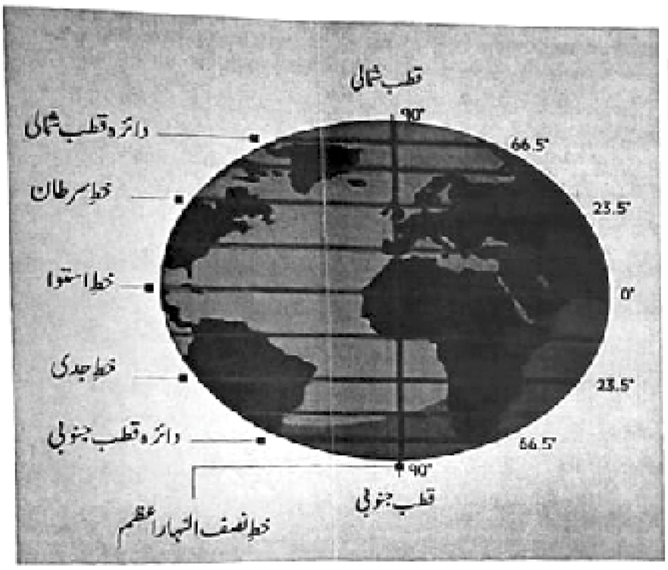

خط استوا	0° اُفقی خط
خط سرطان	23.5° شمالی عرض بلد
خط جدی	23.5° جنوبی عرض بلد
دائرہ قطب شمالی	66.5° شمالی عرض بلد
دائرہ قطب جنوبی	66.5° جنوبی عرض بلد
خط نصف النہار اعظم	0° عمودی خط

خطوط عرض بلد اور خطوط طول بلد کی مدد سے ہم دُنیا کے نقشے پر کسی ملک، ریاست یا شہر کا محل وقوع معلوم کر سکتے ہیں۔

آیئے! اِن خطوط کی مدد سے ہم دُنیا کے نقشے پر پاکستان کا محلِ وقوع معلوم کرتے ہیں۔

”بھائی اس گلوب کا بڑا حصہ تو نیلے رنگ سے بھرا ہوا ہے۔“نعمت نے کہا۔

”ارے یہ سمندر ہیں۔۔۔ اتنا پانی!“ پلوشہ نے حیرت سے کہا۔

”جی بھائی! کرّہ زمین کا دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے اور ایک تہائی حصہ خشکی ہے“۔

”چلو بحرِ ہند کو تلاش کرو؟ ایک اشارہ دیتا ہوں، یہ جنوب میں ہے۔“ علی نے بچوں کو دعوت دی۔

عبد اللہ نے گلوب کے نچلے حصے میں پانی کے ایک بڑے حصے کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور کہا ”یہ رہا۔“

گلوب پر پاکستان کا نقشہ سبز رنگ میں دکھایا گیا ہے

”شاباش عبد اللہ! بچو۔۔۔ دنیا کے پانچ بڑے سمندر ہیں ان کے نام تلاش کرو؟“ علی نے بچوں سے کہا۔

بچوں کے لیے گلوب پر سمندر تلاش کرنا ایک کھیل بن چکا تھا، سارے بچے جوش و خروش سے سمندروں کے نام تلاش کرنے لگے۔

علی ان کی دلچسپی اور لگن دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

تھوڑی ہی دیر میں بچوں نے بحرِ ہند، بحر اوقیانوس، بحر الکاہل اور بحرِ منجمد شمالی اور بحرِ منجمد جنوبی تلاش کر لیے۔

”بھائی یہ بحرِ منجمد شمالی اور بحرِ منجمد جنوبی کیسے سمندر ہیں؟“ نعمت نے سوال کیا۔

”قطب شمالی اور قطب جنوبی پر سمندر کا پانی برف کی شکل میں جم گیا ہے، اس لیے ان کو بحرِ منجمد کہتے ہیں“ علی نے بتایا۔

بچے بہت خوش تھے۔

پلوشہ نے گلوب پر پاکستان کا نام تلاش کر لیا اور بچوں نے اس کے ساتھ پڑوسی ملکوں کو بھی ڈھونڈ لیا تھا۔

”بھائی جس طرح سمندروں کے نام ہیں کیا خشکی کے حصوں کے بھی نام ہیں۔“ سلیم نے پوچھا۔

”ہاں! خشکی کو ”بر“ بھی کہتے اسی لیے خشکی کے بڑے بڑے علاقے ”برِاعظم“ کہلاتے ہیں، دُنیا میں سات براعظم ہیں۔ ایشیا سب سے بڑا براعظم ہے جس میں ہمارا ملک پاکستان بھی واقع ہے۔ پاکستان دنیا کا ایک اہم ملک ہے۔ یہ اسلامی دنیا کے مرکز میں واقع ہے اور بین الاقوامی تجارتی اور سیاسی روابط میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔“

”چلو ساتھیو! برِاعظم بھی تلاش کرتے ہیں۔“ علی نے بچوں سے کہا۔

"یہ رہا یورپ" بشریٰ نے کہا۔

"اور یہ افریقہ!" سلمیٰ نے کہا۔ "اور یہاں شمالی اور جنوبی امریکہ ہے۔" نعیمہ نے انگلی سے اشارہ کیا۔

"اور ہاں یہ آسٹریلیا ہے، یہ سب سے چھوٹا براعظم ہے۔" سلمیٰ نے اپنی معلومات کا اظہار کیا۔

"اور یہ براعظم انٹارکٹیکا ہے جو برف سے ڈھکا ہوا ہے۔" فرزانہ نے بھی نشاندہی کی۔

"واہ بھئی واہ! آپ سب تو بہت ذہین ہو، گویا ہمارے ملک کے چاند ستارے ہو۔" پھر علی نے بچوں کو شاباش دی اور کہا کہ "اب اسکول میں نقشوں اور گلوب کے بارے میں ٹیچر مزید معلومات دیں گی۔"

دُنیا کے نقشے پر براعظم اور بحر اعظم دکھائے گئے ہیں

چلو! اب سب کچھ کھا پی لو، پلوشہ کی امی نے بچیوں کو کھانے کے لئے کچھ پھل دیے اور بچے کھانے کے ساتھ ساتھ سمتوں اور نقشوں کے کھیل بھی کھیلتے رہے۔

پیمانہ (Scale)

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے آپ کو کچھ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ فاصلہ کلومیٹر یا میل میں ناپا جا سکتا ہے۔ نقشے پر اس فاصلے کو ظاہر کرنے کے لیے مخصوص پیمانہ رکھا جا سکتا ہے۔

مثلاً ایک کلومیٹر کو ایک سینٹی میٹر سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

زمین اور نقشے کے فاصلوں میں نسبت کو نقشے کا "پیمانہ" کہا جاتا ہے۔ نقشے پر پیمانہ مختلف طریقوں سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے دو مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) بیانیہ پیمانہ (Statement of Scale)

(ii) خطی پیمانہ (Linear Scale)

(i) بیانیہ پیمانہ

نقشے کے پیمانے کو جب الفاظ میں بیان کیا جائے تو اسے بیانیہ پیمانہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر 1 سینٹی میٹر برابر 10 کلو میٹر۔ جس کا مطلب ہے کہ نقشے پر ایک سینٹی میٹر زمین پر دس کلو میٹر کو ظاہر کرتا ہے۔

(ii) خطی پیمانہ

جب نقشے کے پیمانے کو مناسب لمبائی کے خط سے ظاہر کیا جاتا ہے تو اسے خطی پیمانہ کہتے ہیں۔

خطی پیمانے پر 5 کلو میٹر کو ایک سینٹی میٹر سے ظاہر کیا گیا ہے

مشق اور سرگرمیاں

سوال 1: دیے گئے بیانات میں سے درست بیان کے سامنے صحیح (✓) کا اور غلط بیان کے سامنے غلط (✗) کا نشان لگائیے۔

نمبر شمار	بیان	صحیح یا غلط کا نشان
1	قطب نما سمتیں بتانے کا آلہ ہے۔	
2	پشاور خیبر پختونخوا کے جنوب میں واقع ہے۔	
3	اسلام آباد پاکستان کا دارالحکومت ہے۔	
4	عرض بلد ایسے خطوط ہیں جو گلوب پر شمال سے جنوب کی طرف جاتے ہیں۔	

5	درجہ ½23 جنوبی عرض بلد کو کہتے ہیں۔	
6	نقشے پر سینٹی میٹر فاصلے کا پیمانہ ہے۔	
7	خطِ استوا کرۂ زمین کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔	
8	بحرِ ہند سب سے بڑا سمندر ہے۔	
9	پاکستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔	
10	گرمی، سردی، بہار اور خزاں گردشی حرکت کا نتیجہ ہیں۔	

سوال 2: گلوب یا نقشے کی مدد سے درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(i) صوبہ خیبر پختونخوا کی سرحدیں کن کن صوبوں سے ملتی ہیں؟

____

____

(ii) پانچ بڑے سمندروں کے نام لکھیے؟

____

____

____

(iii) سات براعظموں کے نام لکھیے؟

____

____

____

(iv) نقشے میں سے جنوبی ایشیا کے ملکوں کے نام تلاش کر کے لکھیے؟

____

____

____

____

____

سوال 3: گلوب کا خاکہ بنا کر اس میں خطِ استوا، نصف النہار اعظم، قطب شمالی، قطب جنوبی، کرۂ شمالی اور کرۂ جنوبی کو واضح کیجیے۔

سوال4: خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کا فرق لکھیے۔

خطوطِ عرض بلد	خطوطِ طول بلد

سرگرمیاں:

1. نقشے پر پشاور تا اسلام آباد موٹروے کی لمبائی معلوم کریں۔
2. پیمانے کی مدد سے نقشے پر پشاور تا ڈیرہ اسماعیل خان کا فضائی فاصلہ معلوم کریں۔
3. پیمانے کی مدد سے نقشے پر دیئے گئے کسی چھوٹے دریا کی لمبائی معلوم کریں۔

ہدایات برائے اُساتذہ

نقشے پر 1 سینٹی میٹر زمین پر 20 کلومیٹر کے برابر لیں۔

طلبہ سے نقشے کے اہم اجزاء (علامات، سمتیں اور پیمانہ) پر بات چیت کریں۔

2 موسم اور آب و ہوا

پاکستان میں پائے جانے والے چار موسم

ٹیچر! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ سال میں چار موسم ہوتے ہیں، لیکن یہ نہیں جانتے کہ موسموں میں یہ فرق کیوں ہوتا ہے۔

عبداللہ نے ٹیچر زینب سے سوال کیا۔

عبداللہ تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے، اس کا جواب ہم مل کر تلاش کرتے ہیں۔

بچو! آپ جب ٹیلی ویژن پر موسم کی خبریں دیکھتے ہیں تو اس میں وہ کن باتوں کا ذکر کرتے ہیں؟

ٹیچر زینب نے پڑھاتے ہوئے بچوں کو سوچنے کی دعوت دی۔

وہ مختلف شہروں کا درجۂ حرارت بتاتے ہیں، موسیٰ نے کہا۔

یہ بھی بتاتے ہیں کہ کس شہر میں بارش کب ہوگی، پلوشہ نے بتایا۔

سردیوں میں پہاڑوں پر برف باری کے بارے میں بھی بتاتے ہیں، عبد اللہ نے اپنی معلومات کا اظہار کیا۔

ٹیچر! وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ فضا میں نمی کا تناسب کیا ہے، نعمت نے اضافہ کیا۔

ٹیچر! یہ فضا کیا ہوتی ہے؟ عبد الرحمن نے سوال کیا۔

ٹیچر یہ موسم کا حال کیسے بتاتے ہیں؟ نعمت نے بیتابی سے پوچھا۔

ٹیچر بچوں کے بتائے ہوئے اشارات تختۂ تحریر پر لکھتی گئیں۔

اب ٹیچر زینب نے بچوں سے کہا، اس تختۂ تحریر پر دیکھو اور بتاؤ کہ اس سے کیا سمجھ میں آتا ہے؟

ٹیچر! موسم میں درجۂ حرارت، ہوائی دباؤ، بارش، برفباری، ہوا کی رفتار اور نمی شامل ہیں۔ موسیٰ نے جلدی جلدی بتایا۔

شاباش موسیٰ! تم نے بڑے کام کی بات بتائی کہ موسم ان عناصر سے مل کر بنتا ہے، ٹیچر زینب نے موسیٰ کی تعریف کی۔

ٹیچر! آپ نے تختۂ تحریر کے ایک طرف حاشیہ بنا کر فضا، ہوائی دباؤ، موسم، موسم کا حال کیسے معلوم کرتے ہیں، یہ سوالات کیوں لکھے تھے۔ سلیم نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

واہ بھئی! آپ سب کا مشاہدہ اور سوچنے کی قوت بہت عمدہ ہے۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات ہمیں سبق کے آخر تک معلوم کرنا ہیں۔ یہاں میں نے اس لیے لکھا ہے کہ ہم سب کو یاد رہے کہ ہمارے سوالات کون کون سے ہیں۔

اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ کیا ہمارے شہر کا موسم ہمیشہ ایک جیسا رہتا ہے؟ ٹیچر زینب نے سوال کیا۔

گرمی کے موسم میں درجہ حرارت

نہیں، ابھی اپریل کا مہینہ ہے لیکن کسی دن گرمی زیادہ ہوتی ہے اور کسی دن کم اور رات کو تو ٹھنڈ سی ہو جاتی ہے۔ پلوشہ نے جواب دیا۔

ہاں! مئی، جون میں تو گرمی کی شدت قدرے بڑھ جاتی ہے، ٹیچر زینب نے گفتگو کو آگے بڑھایا۔

اور ان مہینوں میں ہوا اتنی گرم ہو جاتی ہے، امّاں کہتی ہیں کہ خیبر پختونخوا کے گرم علاقوں میں لُو بھی چلتی ہے، نوری نے کہا۔

واہ بچو! آپ لوگوں نے تو خود موسم کی تعریف بیان کر دی، ٹیچر زینب نے خوش ہو کر کہا۔

بھئی آپ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے شہر کا موسم بدلتا رہتا ہے اور آپ نے گرمی، بارش اور لُو کا بھی ذکر کیا ہے۔

ٹیچر! وہ کیسے؟ پلوشہ نے حیرت سے پوچھا۔

بچو! موسم مقامی اور محدود وقت کے لئے ہوتا ہے اور مختلف مقامات کے موسم مختلف اوقات میں الگ الگ بھی ہو سکتے ہیں۔

آپ کو یاد ہے کہ زمین ایک کُرّہ کی مانند ہے اور اس کی کئی تہیں ہیں، یعنی زمین کے اندر بھی کئی تہیں ہیں اور زمین کے گرد بھی ہوا کے غلاف کی بھی کئی تہیں ہیں، جس کو ہم کرّہ ہوائی کہتے ہیں۔ بچو! موسم کا بیان محدود علاقے اور محدود وقت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے جیسے صبح کا موسم، شام کا موسم یا آج کل کا موسم وغیرہ اسی طرح شہر یا گاؤں کا موسم وغیرہ، موسم کے برعکس، آب وہوا کا بیان وسیع علاقے اور طویل مدت کے حالات کے لحاظ سے کیا جاتا ہے، جیسے شمالی پنجاب کی آب وہوا یا مغربی بلوچستان کی آب وہوا وغیرہ۔ کسی علاقے کی آب وہوا وغیرہ تیس چالیس سال کے اعداد و شمار پر مشتمل موسمی عناصر (یعنی درجہ حرارت، ہوائی رطوبت بارش وغیرہ) کی اوسط کیفیت سے متعین کی جاتی ہے۔ ٹیچر زینب نے تفصیل سے بتایا۔

اچھا ٹیچر، موسم تو اِن عناصر کی تبدیلی کا نام ہے مگر اس سے بارش، گرمی اور سردی کیسے ہوتی ہیں؟ سلیم نے سوال کیا۔

بچو! تختۂ تحریر پر موسم کے عناصر لکھے ہوئے ہیں، اب ہم ان عناصر کو تفصیل سے سمجھتے ہیں۔

پہلا عنصر درجۂ حرارت ہے، ٹیچر زینب نے تختۂ تحریر پر لکھی ہوئی عناصر کی فہرست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور بچوں سے سوال کیا کہ، جب آپ کو بخار ہوتا ہے تو ڈاکٹر آپ کا بخار کس آلے سے معلوم کرتا ہے؟

ٹیچر! تھرمامیٹر سے، سلیم نے جلدی سے جواب دیا۔

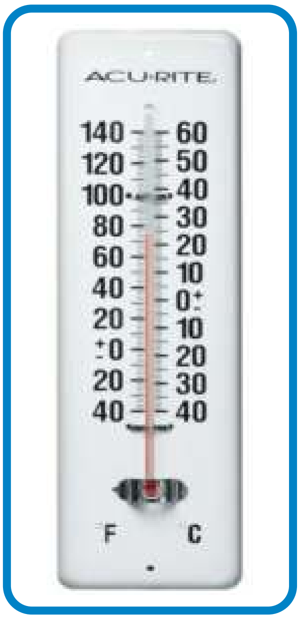

تھرمامیٹر

شاباش سلیم! جس طرح تھرمامیٹر سے ہمارے جسم کی تپش معلوم ہوتی ہے بالکل اسی طرح ہوا کی گرمی اور سردی کو تھرمامیٹر کی مدد سے معلوم کرتے ہیں۔ کسی چیز کا گرم یا ٹھنڈا ہونا اس کا درجۂ حرارت کہلاتا ہے۔ درجۂ حرارت کو سینٹی گریڈ یا فارن ہائیٹ میں ناپا جاتا ہے۔

اس کا مطلب ہوا کہ درجۂ حرارت زیادہ ہو تو موسم گرم اور اگر کم ہو تو موسم ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔

ہاں! یہ بات ایک حد تک درست ہے۔ لیکن موسم کا انحصار صرف ہوا کے درجۂ حرارت پر ہی نہیں ہے بلکہ اس کے اور بھی عناصر ہیں۔

ٹیچر! جس طرح درجۂ حرارت کو ناپا جاسکتا ہے کیا اسی طرح ہوائی دباؤ کو بھی ناپا جاسکتا ہے؟

بالکل! تھرمامیٹر کی طرح کا ایک اور آلہ ہوتا ہے جسے بیرومیٹر کہتے ہیں اس سے ہم ہوائی دباؤ معلوم کرتے ہیں۔

بیرومیٹر

آندھی اور طوفان، بارش اور برف باری، گرمی اور سردی، لُو اور ٹھنڈی ہوائیں سب ہوائی دباؤ میں ردوبدل کا ہی نتیجہ ہیں۔ ٹیچر زینب نے جواب دیا۔

ٹیچر! کیا ہوا کی رفتار اور سمت معلوم کرنے کے بھی آلات ہیں؟ عبدالرحمن نے پوچھا۔

بالکل! آپ میں سے محکمہ موسمیات پشاور کا دفتر کس نے دیکھا ہے؟ ٹیچر زینب نے دریافت کیا۔

ٹیچر میں نے دیکھا ہے، پلوشہ نے جواب دیا۔

باد نما

اچھا پلوشہ! تو پھر آپ نے ٹاور پر ایک آلہ بھی دیکھا ہوگا، اسے ہم باد نما کہتے ہیں، یہ ایک اشاراتی تیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ تیر کا سر جس جانب اشارہ کرتا ہے وہی ہوا کا رخ ہوتا ہے۔ جب کہ ہوا کی رفتار معلوم کرنے کا آلہ باد پیما کہلاتا ہے، باد پیما میں رفتار پیما نصب ہوتا ہے جو کہ ہوا کی رفتار بتاتا ہے۔ ٹیچر زینب نے آسان الفاظ میں بچوں کو سمجھایا۔

ٹیچر! اب ہمیں یہ بتائیں بارش کیوں ہوتی ہے اور موسم کا اس سے کیا تعلق ہے؟

سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں سے پانی دھوپ کی تپش کے باعث بھاپ کی شکل میں ہوا کے ساتھ کرہ ہوائی میں داخل ہو جاتا ہے جنھیں آبی بخارات کہا جاتا ہے یہ آبی بخارات بادل کی شکل میں سفر کرتے ہیں، جب ہوا کسی ایسے مقام پر پہنچتی ہے جہاں کا درجۂ حرارت کم ہو تو یہ آبی بخارات قطروں کی شکل میں سطح زمین پر گرتے ہیں تو اس کو بارش کہتے ہیں اور اگر کسی مقام پر درجۂ حرارت صفر سے بھی کم ہو تو ان بادلوں کا پانی جم جاتا ہے اور وہ برف باری یا ژالہ باری کی صورت میں زمین پر گرتا ہے۔ بارش کی پیمائش کے لیے باراں پیماں (Rain Gauge) استعمال ہوتا ہے۔ بارش کو ملی میٹر اور برف باری کو فٹ میں ناپتے ہیں۔ ٹیچر زینب نے بچوں کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے بیان کیا۔

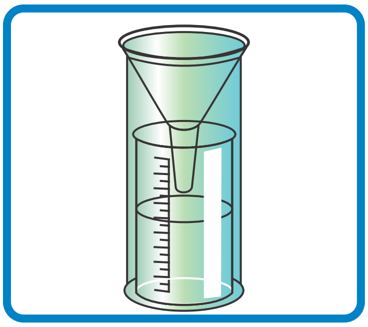
باراں پیما

اچھا ٹیچر! کیا موسم کے بارے میں بتانے کے لیے ان عناصر کا علم ہونا ضروری ہے؟ عبداللہ نے معلوم کیا۔

ہاں عبد اللہ! موسم کے عناصر یہ ہیں:

1. درجہ حرارت   2. ہوا کا دباؤ   3. ہوا میں نمی   4. بارش اور برف باری

5. ہواؤں کا چلنا

موسم کے علم کے جاننے والے کو ماہرِ موسمیات کہتے ہیں اور ان عناصر کے مطالعے کو علمِ موسمیات کہا جاتا ہے۔

کیا آپ لوگوں کو آج پڑھنے میں مزا آیا؟ ٹیچر زینب نے بچوں سے پوچھا۔

جی ٹیچر! بہت مزا آیا، تمام بچوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

اچھا کیا تختۂ تحریر پر لکھے ہوئے تمام سوالات کے جوابات مل گئے؟ ٹیچر زینب نے بچوں سے معلوم کیا۔

جی ٹیچر! ہمیں تمام سوالات کے جوابات مل گئے، آپ کا بہت شکریہ، بچوں نے خوش ہو کر کہا۔

موسمی پیش گوئی:

جب موسم اور آب وہوا انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں تو موسم کی پیشگوئی بھی اہم ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں تقریباً ہر بڑے شہر میں موسمیاتی مراکز قائم ہیں جو ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات وغیرہ کے ذریعے عوام کو موسمی حالات کی قبل از وقت اطلاعات فراہم کرتے ہیں تاکہ لوگ زراعت، صنعت، سفر وغیرہ سرگرمیوں میں مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کر سکیں اور مشکلات سے دوچار نہ ہوں۔

موسمی حالات کی اُن کے واقع ہونے سے پہلے اطلاع ''موسمی پیش گوئی'' کہلاتی ہے۔

پاکستان کا پہاڑی علاقہ (جھیل سیف الملوک)

آب وہوا پر اثرانداز ہونے والے عوامل:

آب وہوا کی مختلف خطوں میں تقسیم کچھ عوامل کی بنیاد پر ہے۔ پھر ٹیچر زینب نے تختۂ تحریر پر معلوماتی جال بنایا۔

وہ علاقے جو خطِ استوا پر یا اس کے نزدیک ہوں گے سب سے زیادہ گرم ہوں گے کیوں کہ یہاں پر سورج کی شعاعیں عموداً پڑتی ہے اور جو علاقے خطِ استوا سے دور ہوں گے وہ سرد ہوں گے کیونکہ وہاں سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں، ٹیچر زینب نے سمجھایا۔

ٹیچر اس کا مطلب یہ ہوا کہ استوائی خطہ سب سے گرم اور قطبی خطہ سب سے سرد ہو گا، سلیم نے کہا۔

بالکل درست کہا سلیم! اچھا بچو دوسرا اہم عامل سمندر سے دوری ہے، وہ علاقے جو سمندر کے قریب ہوں گے وہاں کی آب وہوا مرطوب ہو گی کیوں کہ سمندر سے تبخیر کی وجہ سے وہاں کی فضا میں نمی زیادہ ہوں گی، جیسے جیسے سمندر سے دُور ہوتے جائیں گے نمی کا تناسب کم ہوتا جائے گا، جیسے کراچی کی آب وہوا مرطوب ہے لیکن کوئٹہ کی آب وہوا خشک ہے۔

تیسرا اہم عامل جو آب وہوا پر اثرانداز ہوتا ہے وہ سطحِ سمندر سے بلندی ہے، جو علاقہ سطحِ سمندر سے جتنا زیادہ بلند ہو گا وہ اتنا ہی ٹھنڈا ہو گا، جیسے ہمارے ملک اور صوبے کے شمالی علاقہ جات اور جو علاقہ سطحِ سمندر سے کم بلندی پر ہو گا وہ نسبتاً گرم ہو گا، جیسا کہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی علاقے۔

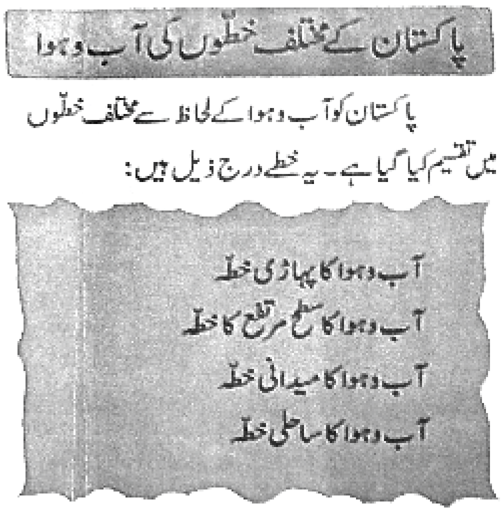

اب ٹیچر زینب نے پاکستان کی آب وہوا کا نقشہ تختۂ تحریر پر آویزاں کیا، بچوں کو گروپ میں تقسیم کیا اور بچوں سے نقشے کی مدد سے پاکستان کی آب وہوا معلوم کرنے کو کہا۔

عبداللہ کے گروپ نے بتایا کہ نیلے رنگ کی ساحلی پٹی پر ساحلی آب وہوا کا خطہ ہے، یہاں پر موسم گرمیوں میں نیم گرم اور سردیوں

میں کم سرد ہوتا ہے۔ سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں صوبۂ بلوچستان کے بیشتر وسطی علاقوں کی نسبت یہاں درجۂ حرارت کم رہتا ہے۔

نعمت کے گروپ نے پہاڑی خطے کی نشاندہی کی اور بتایا کہ پاکستان کا شمالی، شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقہ بلند پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ سطحِ سمندر سے بلندی کے باعث یہاں کا موسم شدید سرد ہوتا ہے اور برف باری بھی ہوتی ہے اور گرمیوں میں یہاں مون سون کی بارشیں بھی ہوتی ہوں گی۔

پلوشہ کے گروپ نے پاکستان کے میدانی علاقوں کے بارے میں بتایا کہ یہ علاقے پنجاب اور سندھ میں دریائے سندھ اور بلوچستان کے جنوبی علاقوں کے اطراف میں واقع ہیں۔ یہاں موسمِ گرما بہت گرم اور طویل ہوتا ہے، جنوبی پنجاب اور سندھ میں گرم ہوا کے جھکڑ چلتے ہیں جنھیں لُو کہتے ہیں۔ مون سون کی بارشیں گرمی میں کچھ کمی لاتی ہیں، موسمِ سرما شمال کے مقابلے میں جنوب میں مختصر اور کم سرد ہوتا ہے۔

سلیم کے گروپ نے صحرائی علاقوں کے بارے میں بتایا کہ پاکستان میں تھر، چولستان اور خاران کا علاقہ ریگستانی ہے، یہاں گرمیوں میں موسم انتہائی گرم اور خشک ہوتا ہے، تیز ہوا چلتی ہے اور ریت کے طوفان آتے رہتے ہیں، سردی کے موسم میں کم سردی ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی آب و ہوا خشک اور گرم تر ہے اور اس کی شدّت شمال سے جنوب کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔

موسیٰ نے ساری گفتگو کا خلاصہ کرتے ہو کہا۔

بچوں نے کھڑے ہو کر ٹیچر زینب کی تعریف کی کہ آج انھوں نے ایک مشکل سبق کو بہت آسان طریقے سے پڑھایا۔ ٹیچر نے بچوں کو گھر کا کام دیا اور بچے خوشی خوشی گھر چلے گئے۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال 1: دیے گئے بیانات میں سے درست بیان کے سامنے صحیح (✓) کا اور غلط بیان کے سامنے غلط (✗) کا نشان لگائیے۔

نمبر شمار	بیانات	درست	غلط
1	موسم طویل مدت تک فضائی کیفیات کو ظاہر کرتا ہے		
2	موسم اور آب وہوا میں کوئی فرق نہیں ہے		
3	تھر کا موسم خشک اور گرم ہے		
4	پشاور میں موسم سرما شدید سرد ہوتا ہے۔		
5	ہوائی دباؤ یکساں نہیں رہتا۔		
6	بنوں صوبہ خیبر پختونخوا کا سب سے ٹھنڈا مقام ہے		
7	سطح سمندر سے قریبی علاقے گرم اور مرطوب ہوتے ہیں۔		

سوال 2: موسم اور آب وہوا کا فرق لکھیں۔

	موسم		آب وہوا
1		1	
2		2	
3		3	

سوال3: مندرجہ ذیل کے مختصر جوابات لکھیے۔

1	سطح سمندر سے دوری آب و ہوا پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟	
2	خیبر پختونخوا کے میدانی علاقوں کی دو موسمی خصوصیات لکھیے۔	
3	اپنے علاقے کی آب و ہوا کے بارے میں بیان کریں۔	

سوال4: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے۔

1. موسم پر اثر انداز ہونے والے دو عوامل بمع مثال تحریر کیجیے۔
2. سورج کی حرارت آب و ہوا پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے
3. خیبر پختونخوا کے میدانی خطے کی خصوصیات کا موازنہ پہاڑی خطے کی خصوصیات سے کیجیے۔
4. پاکستان کی آب و ہوا کیسی ہے؟
5. گلوب کا خاکہ بنا کر اس میں آب و ہوا کے خطوں کو مختلف رنگوں سے ظاہر کیجیے۔

3 پاکستان کے طبعی خدوخال

پاکستان کے طبعی خطے

مس مریم نے بورڈ پر پاکستان کے نقشے کو پھیلاتے ہوئے پاکستان کی زمین کی سطح کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ ٹیچر نے بتایا کہ ہماری زمین کی سطح مکمل طور پر ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں پہاڑ ہیں کہیں میدان، کہیں دریا، وادیاں اور ریگستان۔ زمین کی ان مختلف صورتوں کو طبعی خدوخال کہتے ہیں۔

پاکستان کی سطح زمین کو ہم مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ آیئے ان کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں۔

1- پہاڑی علاقے:

پہاڑ زمین کے ایسے بلند حصے ہوتے ہیں جس میں اونچی اونچی چوٹیاں اور گہری وادیاں ہوں۔ پاکستان کے پہاڑی علاقے کو دو حصوں

میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ شمالی پہاڑ اور مغربی پہاڑ۔

شمالی پہاڑ:

اس پہاڑی سلسلے میں کوہ ہمالیہ، کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش شامل ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے اس سلسلے میں پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی نانگا پربت واقع ہے کشمیر اور کاغان کی وادیاں بھی اس کوہ ہمالیہ سلسلے میں واقع ہیں۔

کوہ قراقرم:

پاکستان کی بلند ترین چوٹی کے-ٹو اسی سلسلے میں واقع ہے۔ اس سلسلے کو کاٹ کر پاکستان اور چین کے درمیان شاہراہ قراقرم (شاہراہ ریشم) تعمیر کی گئی۔ گلگت اور ہنزہ کی وادیاں اس سلسلے میں واقع ہیں۔

کوہ ہندوکش:

ترچ میر اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی ہے۔ چترال اور دیر کی وادیاں کوہ ہندوکش سلسلے میں موجود ہیں۔

مغربی پہاڑ:

اس پہاڑی سلسلے میں سوات کے پہاڑ، کوہ سفید وزیرستان کی پہاڑیاں، کوہ سلیمان اور کوہ کیر تھر واقع ہیں۔

ٹیچر: آپ نے اپنے ملک کی بلند ترین چوٹیوں کے نام یاد رکھنے ہیں۔

جی ضرور: بچے ہم آواز ہو کر بولے۔

اچھا اب ہم زمین کے ایک اور قدرتی خطے سطح مرتفع کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

2- سطح مرتفع:

سطح مرتفع ایسی زمین کو کہتے ہیں جو گردونواح سے تھوڑی بلند ہو اور ہموار ہو۔ پاکستان میں دو سطح مرتفع ہیں۔

سطح مرتفع پوٹھوہار:

یہ علاقہ دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان واقع ہے۔ جہاں سے کئی معدنیات حاصل ہوتی ہیں نمک کی سب سے بڑی کان اس

علاقے میں واقع ہے۔ اس علاقے کو وادی سواں بھی کہتے ہیں۔

سطح مرتفع بلوچستان:

بلوچستان کے اس علاقے میں کئی معدنیات پائی جاتی ہیں جس میں کوئلہ، قدرتی گیس، لوہا اور نمکیات شامل ہیں۔

آیئے! سطح مرتفع کے بعد میدانی علاقے کے بارے میں جانتے ہیں۔

3- میدانی علاقے:

اس میں دور دور تک ہموار زمین ہوتی ہے یعنی پہاڑ اور ڈھلوانیں نہیں ہوتیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا میدانی علاقہ دریائے سندھ کا میدان ہے جس کو دریائے سندھ کی وادی بھی کہا جاتا ہے۔ پاکستان کا یہ خطہ زرعی طور پر بہت زرخیز ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا جب پانی زور سے بہتا ہے تو اپنے ساتھ مٹی بہا کر لے آتا ہے۔ لیکن جب اس کے بہنے کی رفتار کم ہوتی ہے یہ کناروں پر مٹی چھوڑ جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ دریاؤں کی چھوڑی ہوئی مٹی سے بڑے بڑے میدان بن جاتے ہیں جو کھیتی باڑی کے لیے بڑے زرخیز ہوتے ہیں۔ دریائے سندھ کا میدانی علاقہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔

- **بالائی میدان:**

یہ علاقہ صوبہ پنجاب کا حصہ ہے اور دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کے ذریعے لائی ہوئی مٹی سے بنا ہوا ہے۔

- **زیریں میدان:**

مٹھن کوٹ سے نیچے بحیرہ عرب تک کا علاقہ دریائے سندھ کا زیریں میدان کہلاتا ہے۔

4- ساحلی علاقے:

بحیرہ عرب کے کنارے پاکستان کے علاقے سندھ اور بلوچستان واقع ہیں۔ اس ساحلی علاقے میں کراچی اور گوادر کی بندرگاہیں موجود ہیں جو سمندری تجارت کا بڑا ذریعہ ہیں۔

5- صحرائی علاقے:

سندھ میں تھر کا علاقہ اور پنجاب میں بہاولپور کے قریب چولستان کا علاقہ صحرائی خطہ ہے۔

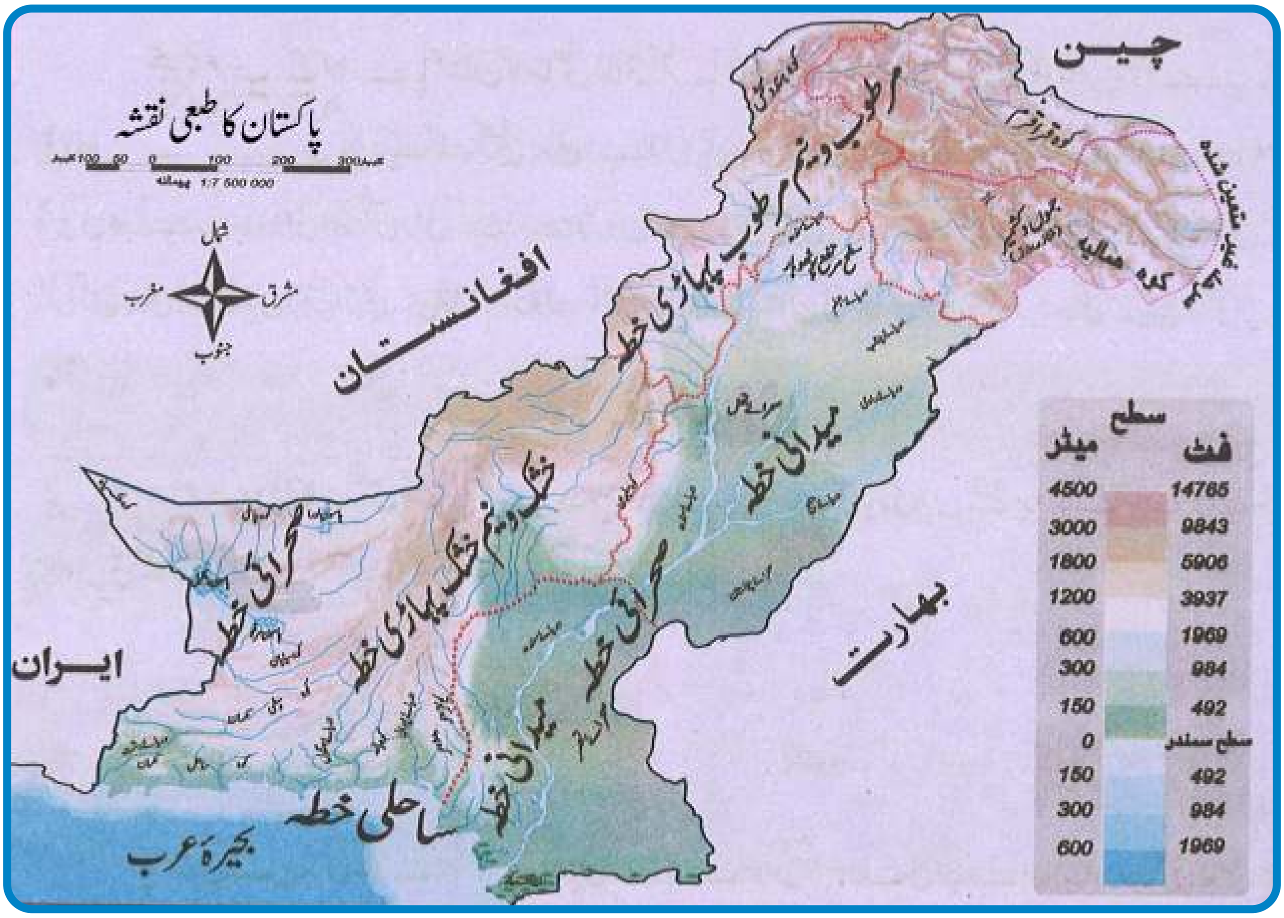

نقشے میں مختلف رَنگوں سے پاکستان کے مختلف علاقوں کے طبعی خدوخال واضح ہیں

6- دریا:

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے جو چین کے علاقے تبت سے نکل کر گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا، پنجاب اور سندھ سے گزرتا ہوا کراچی کے قریب بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ دریائے سندھ کے علاوہ دریائے جہلم، راوی، ستلج اور چناب بھی بہتے ہیں۔ جو کہ مٹھن کوٹ کے مقام پر آکر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

انسانی زِندگی پر طبعی خدوخال کا اَثر:

ٹیچر، آپ نے ہماری زمین کے مختلف خدوخال تو بتائے ہیں۔ یہ بتائیں کیا ان کا انسانی زندگی پر بھی کچھ اثر پڑتا ہے؟

ٹیچر شاباش نورل، اچھا سوال کیا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ مختلف جغرافیائی خطوں میں رہنے والے لوگوں کے رہن سہن خوراک اور لباس بھی اپنے خطے اور موسم کے مطابق ہوتے ہیں۔

بچو! انسان نے اپنی رہائش ہمیشہ پانی کے قریب اختیار کی ہے کیونکہ اس سے کھیتی باڑی کے علاوہ نقل و حمل میں آسانی ہوتی ہے

تجارتی سرگرمیوں کا مرکز بھی دریا اور ساحلی علاقے رہے ہیں۔ اس وجہ سے میدانی اور ساحلی علاقوں میں آبادی زیادہ ہوتی ہے۔ صحرائی علاقوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے وہاں کے لوگ خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں، عارضی اور کچے گھر بناتے ہیں۔ آبادی بھی بہت کم ہوتی ہے۔ گلہ بانی صحرائی لوگوں کا پیشہ ہے۔ اسی طرح پہاڑی علاقوں میں شدید سردی اور برف باری کی وجہ سے لوگ روزی کمانے کی خاطر میدانی علاقوں کی طرف چلے جاتے ہیں یا گھروں میں گھریلو دستکاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

گھروں کی تعمیر بھی موسم کے اعتبار سے کرتے ہیں نیچی اور ڈھلوان والی چھت کے گھر بناتے ہیں لباس عموماً موٹا استعمال کرتے ہیں۔ سر پر پگڑی یا ٹوپی کا استعمال ضرور کرتے ہیں۔ خوراک میں گوشت اور خشک میواجات کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ میدانی علاقے میں عموماً زندگی بہتر ہوتی ہے۔ بہتر موسم اور پانی کی موجودگی کی وجہ سے عموماً بنیادی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں اسی وجہ سے میدانی علاقوں کی طرف نقل و مکانی زیادہ ہوتی ہے۔ ساحلی علاقوں کا موسم عموماً معتدل رہتا ہے۔ لوگ ہلکا پھلکا لباس استعمال کرتے ہیں اور مچھلی ان کی خوراک کا حصہ ہوتی ہے۔

جنگلات:

سلیم: ٹیچر آپ نے اتنی ساری باتیں بتائیں لیکن جنگلات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ سلیم بہت اچھا کیا جو مجھے یاد دلایا۔

ٹیچر نے کہا۔ ہرے بھرے جنگلات نہ صرف خوبصورتی بڑھاتے ہیں بلکہ انسان اور جانوروں کے لیے بھی مفید ہیں جنگلات کی وجہ سے بارشوں میں اضافہ ہوتا ہے اور آب و ہوا خوشگوار رہتی ہے۔ آندھی اور طوفان کے زور کو روکتے ہیں مختلف جڑی بوٹیاں ملتی ہیں۔ عمارت بنانے کے لیے اور جلانے کے لیے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

جنگلات نہ صرف شکار گاہوں کا ذریعہ ہیں بلکہ جنگلی حیات کو تحفظ بھی دیتے ہیں۔ مختلف قسم کے نیشنل پارک انہی جنگلات میں بنائے جاتے ہیں تاکہ نہ صرف مختلف قسم کے جانوروں کی نسلوں کو پالا جا سکے بلکہ ان کی نسلوں کی افزائش بھی ہو۔

اس طرح جنگلات کی نشوونما و حفاظت نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں کے لیے بھی مفید ہے۔ اس لیے ہمیں ان کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنے گھروں میں آس پاس کے علاقوں میں بھی زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہیے۔

قدرتی آفات:

سیلاب، طوفان، بادوباران، سمندری موجیں، زلزلہ، آتش فشاں، گلیشیئر اور سونامی وغیرہ وہ قدرتی عوامل ہیں جو سطح زمین پر تبدیلیاں لاتے ہیں۔ جب ان عوامل سے انسان اور اس کے ماحول کو نقصان کا اندیشہ لاحق ہو جائے تو اسے قدرتی آفت کا خطرہ (Natural Hazard) کہتے ہیں اور جب اس قدرتی آفت سے انسان کے جان و مال کو نقصان پہنچ جائے تو اسے قدرتی آفت

(Natural Disaster) کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ ماحول کے قدرتی توازن میں بگاڑ کے سبب ہوتا ہے۔

زلزلہ

زمین کے اچانک ہلنے کو زلزلہ کہتے ہیں۔ دراصل ہماری زمین اندر سے بہت گرم ہے جبکہ بیرونی سطح سرد اور ٹھوس ٹکڑوں پر مشتمل ہے۔ یہ ٹکڑے اندرونی حرارت اور مادی دباؤ کی وجہ سے حرکت کرتے ہیں۔ زمین کی اندرونی حرارت جب آتش فشاں کے اِن ٹکڑوں کے کناروں (جو آپس میں ملتے یا جدا ہوتے ہیں) اور اُن میں موجود شکستہ دراڑوں میں سے توانائی خارج ہوتی ہے تو ان علاقوں میں زلزلے آتے ہیں۔

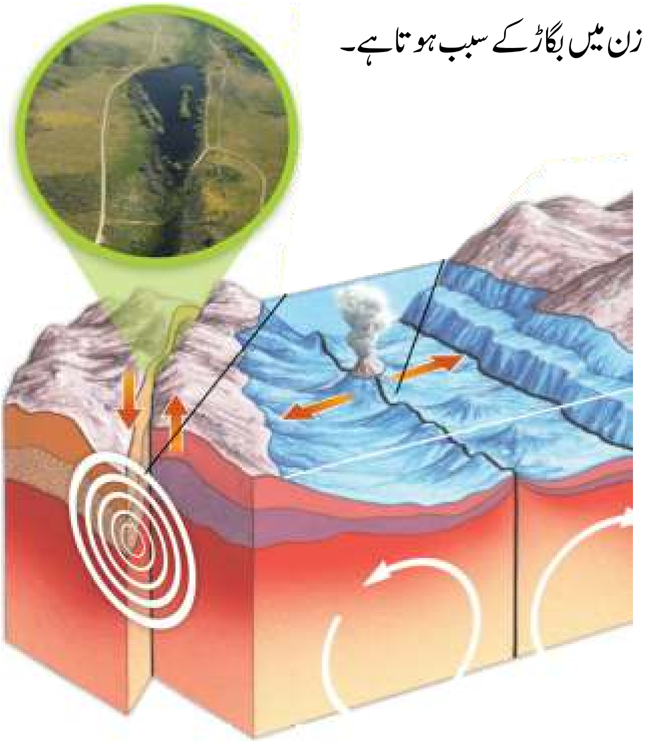

زمین کی اندرونی حرکات سے زلزلہ کا آنا

زلزلوں کی درست پیشگی اطلاع ممکن نہیں لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انسانی جان و مال کا نقصان زلزلوں سے نہیں بلکہ عمارتوں کے گرنے، زمین کے پھٹنے یا پہاڑی تودوں کے گرنے سے ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں گھر بناتے وقت انہی پہلوؤں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دُنیا میں سب سے زیادہ زلزلے جاپان میں آتے ہیں لیکن وہاں جان و مالی نقصانات بہت کم ہوتے ہیں کیونکہ وہ لوگ عمارتیں بناتے وقت احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔

بالاکوٹ (صوبہ خیبر پختونخوا) اور آزاد کشمیر

8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان میں آزاد کشمیر اور صوبہ خیبر پختونخوا میں شدید زلزلہ آیا تھا جس سے تقریباً 87,000 لوگ جاں بحق اور لاکھوں متاثر ہوئے تھے۔ تاریخی شہر بالاکوٹ مکمل طور پر تباہ ہوا تھا کیونکہ یہ شہر شکستہ دراڑوں پر مشتمل پہاڑی چوٹی پر واقع تھا۔

سیلاب

غیر معمولی بارشوں اور برف پگھلنے کے باعث پانی کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے، اسے سیلاب کہتے ہیں۔ سیلاب کی تین قسمیں ہیں۔ دریائی سیلاب، سیلابی ریلہ اور ساحل سمندر کا سیلاب۔ ان کی بنیادی وجوہات بارشیں، ژالہ باری، برف کا پگھلنا یا سمندری پانی کا اندر آنا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے پہاڑی اور میدانی علاقوں میں سیلابی ریلوں سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ دریائے کابل میں سیلاب کی وجہ سے ضلع چارسدہ، پشاور، مردان اور نوشہرہ اکثر متاثر ہوتے ہیں۔

سیلاب کی تباہ کاریاں

سیلاب کی پیشگی اطلاع ممکن ہے جس سے قیمتی جانیں اور املاک بچائی جا سکتی ہیں جبکہ ان سے بچاؤ کے لیے ڈیم، سیلابی علاقوں میں آبادی کا نہ ہونا، بہتر نکاسی کا نظام اور درخت لگانے جیسے اقدامات سے کیا جا سکتا ہے۔

سمندری طوفان اور گردباد

زمین اور پانی کے درجہ حرارت میں فرق کی وجہ سے سمندری ہوائیں زمین کی طرف طوفان کی شکل میں حرکت کرتی ہیں جس کے ساتھ شدید بارشیں بھی ہوتی ہیں۔ اس طوفان اور بارش کی وجہ سے اکثر اوقات ساحلی علاقوں اور بعض اوقات ساحل سے دُور علاقوں میں نقصانات ہوتے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کی بدولت سمندری طوفان سے بروقت آگاہی ممکن ہے۔ اسی طرح خشکی پر گردباد بھی جانی و مالی نقصانات کا سبب بنتے ہیں۔

سمندری طوفان

برفانی تودے اور زمینی سرکاؤ

صوبہ خیبر پختونخوا کے شمالی علاقہ جات جیسے چترال، کاغان، ناران، گلیات، مالم جبہ اور کالام میں سردیوں میں شدید برف باری ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار، ڈھلوان سطح اور زمینی ساخت کی وجہ سے برف بعض اوقات تیزی سے نیچے کی طرف حرکت کرتی ہے اور برفانی تودہ کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اس سے بہت زیادہ نقصان کا خطرہ ہوتا ہے اور اکثر اوقات آبادی، سڑکیں اور مواصلات کے نظام کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے بچاؤ کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جہاں پر برفانی تودہ کا خطرہ ہو اسے بارود کے ذریعے توڑ کر ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جب سمندر کے نیچے زمین میں زلزلہ آتا ہے یا کوئی آتش فشاں پھٹتا ہے تو اس سے سمندر میں بہت بڑی اور تیز رفتار موجیں پیدا ہوتی ہیں، اسے "سونامی" کہتے ہیں۔

برفانی تودہ

اسی طرح بارشوں اور برف باری کی وجہ سے بعض اوقات زمین کا کوئی حصہ یا ٹکڑا اپنی جگہ سے سرکنا شروع کر دیتا ہے اور اپنے راستے میں آنے والی آبادی، راستوں اور عمارات کو نقصان پہنچاتا ہے۔

قدرتی آفات سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات

ہم قدرتی آفات کو روک نہیں سکتے لیکن ان سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات کر کے شدید نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

- موسم کے بارے میں خبروں سے باخبر رہیں تاکہ موسمی حالات جان سکیں۔
- اپنا حفاظتی سامان تیار رکھیں جس میں مشکل وقت کے لیے کھانا، پانی اور چند اہم دوائیں شامل ہوں۔
- زلزلے کے وقت گھروں سے باہر نکل آئیں اور عمارتوں، کھڑکیوں، دروازوں وغیرہ سے دور رہیں۔
- سیلاب کے دوران کسی محفوظ مقام کی طرف منتقل ہو جائیں اور سیلاب زدہ علاقوں سے دور رہیں۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال 1: ذیل میں دیے گئے بیانات میں سے درست بیان کے سامنے (✓) اور غلط بیان کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

1۔ جزیرہ زمین کا ایسا ٹکڑا ہے جو چاروں طرف سے پانی میں گھرا ہوا ہو۔ ( )

2۔ طبعی خدوخال سے مراد زمین کی مختلف طبعی صورتیں ہیں۔ ( )

3۔ کشمیر اور کاغان کی وادیاں کوہ ہمالیہ کا حصہ ہیں۔ ( )

4۔ پاکستان کی بلند ترین چوٹی نانگا پربت ہے۔ ( )

5۔ طبعی خدوخال انسانی رہن سہن پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ ( )

6۔ شاہراہ قراقرم پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔ ( )

7۔ وادی سواں سطح مرتفع پوٹھوہار میں واقع ہے۔ ( )

8۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان مٹھن کوٹ سے نیچے والے علاقے کو کہتے ہیں۔ ( )

9۔ پہاڑی اور سرد علاقے کے لوگ خوراک میں سبزیاں استعمال کرتے ہیں۔ ( )

10۔ صحرائی علاقوں کے لوگ مضبوط اور پکے گھر بناتے ہیں۔ ( )

سوال نمبر2: مختصر جواب تحریر کریں؟

1۔ پاکستان میں صحرائی خطے کن کن علاقوں میں موجود ہیں؟

2۔ دریائے سندھ کہاں سے شروع ہوتا ہے؟

3۔ پاکستان میں کن ساحلی شہروں میں بندرگاہیں موجود ہیں؟

4۔ صحرائی علاقوں میں آبادی کم کیوں ہوتی ہے؟

5۔ سرد علاقوں میں گھروں کی تعمیر کس طرح کی جاتی ہے؟

6۔ قدرتی آفات کے نام لکھیں، ان کی وجوہات کیا ہیں؟

سرگرمیاں: اہم قدرتی آفات سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات پر بحث کریں۔ نیز ان کو اپنی نوٹ بُک میں تحریر کریں۔

4 ہماری ثقافت (رسم و رواج اور تہوار)

پاکستان کے مختلف صوبوں کی ثقافت

پلوشہ سکول سے گھر آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت اشتہار تھا۔ علی نے پلوشہ سے پوچھا یہ کس چیز کا اشتہار ہے؟

شہر میں ایک ثقافتی میلا سج رہا ہے یہ اس کا اشتہار ہے۔ مس زینب کل ہمیں اس میلے میں لے کر جائیں گی۔

بھائی! یہ ثقافتی میلا کیا ہوتا ہے؟، پلوشہ نے سوال کیا۔

"دیکھو ثقافت کے معنی کسی قوم یا برادری کے رہن سہن کے طور طریقے ہوتے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کے عقائد، زبان، کھانا پینا،

لباس، کھیل، موسیقی اور شادی بیاہ کی رسمیں شامل ہیں۔ ہر خطے کی ثقافت جُدا ہوتی ہے۔" علی نے جواب دیا۔

اتنی دیر میں پلوشہ کی امّی، دادی اور اس کا چھوٹا بھائی اکبر بھی وہاں آ گئے۔

"یہ تہوار کیا ہوتے ہیں؟" اکبر نے پوچھا۔

"تہوار کسی قوم یا برادری کا خاص دن ہوتا ہے جو قومی یا علاقائی سطح پر زبردست جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ آپ اپنی سالگرہ کو جوش سے مناتے ہو۔ بالکل اسی طرح قومیں بھی اپنے تہواروں کو خوشی اور مسرت سے مناتی ہیں۔" دادی نے سمجھایا۔

"چلو اب کھانا کھا کر آرام کر لو۔ کل اپنی ٹیچر سے اس بارے میں مزید معلومات حاصل کر لینا۔" دادی نے کہا۔

خیبر پختونخوا کے علاقائی تہوار

دوسرے دن پلوشہ اسکول گئی تو اس نے مس زینب سے کہا "ہمیں کچھ تہواروں کے بارے میں بتائیں۔"

"بیٹا! تہوار خوشی اور مسرت کے دن ہوتے ہیں۔ مختلف قوموں کے تہوار ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم تہواروں کی تین بڑی قسمیں ہیں۔ پہلی قسم مذہبی تہوار جیسے مسلمان عید الفطر اور عید الاضحیٰ مناتے ہیں اور ہندو ہولی اور دیوالی اور عیسائی کرسمس کا تہوار مناتے ہیں۔

دوسری قسم قومی تہوار ہیں جیسے یومِ آزادی اور یومِ پاکستان اور تیسری قسم علاقائی تہوار ہیں جیسے سندھی اجرک ٹوپی کا دن اور جیکب آباد کا گھوڑوں کا میلا، پنجاب میں میلا مویشیاں، بلوچستان کا سبّی کا میلا مویشیاں، خیبر پختونخوا میں کالام کا میلہ، گلگت بلتستان کا شندور کا میلا اور کیلاش جوشی کا میلا۔" مس زینب نے سمجھایا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کہ پاکستان میں مختلف مذاہب کے لوگ جیسے مسلمان، عیسائی، ہندو، سکھ اور پارسی بستے ہیں۔ یہ تمام مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں اور امن اور خوشحالی سے مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں جس کو مذہبی ہم آہنگی کہتے ہیں۔

شمسی اور قمری کیلنڈر (تقویم):

”ہر قوم اپنا تہوار اپنے کیلنڈر کے مطابق مناتی ہے۔ مثلاً مسلمانوں کا کیلنڈر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کی مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے دن سے شروع ہوا اسی لیئے اس کو ہجری کیلنڈر کہتے ہیں۔ ہجری مہینوں کا آغاز چاند کی پہلی تاریخ سے ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو قمری کیلنڈر بھی کہتے ہیں۔ ہجری کیلندر کا پہلا مہینہ محرم ہے اور آخری مہینہ ذی الحج ہے۔ عید الفطر شوال کی پہلی تاریخ کو، عید الاضحیٰ 10/ ذی الحج کو منائی جاتی ہیں۔“

"اسی طرح عیسائی اپنا کیلنڈر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے شروع کرتے ہیں اور ان کا کیلنڈر شمسی کہلاتا ہے کیونکہ یہ زمین کی سورج کے گرد گردش کے حوالے سے بنایا گیا ہے۔ اس کیلنڈر کا پہلا مہینہ جنوری اور آخری مہینہ دسمبر ہے۔

”ٹیچر! کیلنڈر کا حساب کیسے رکھتے ہیں؟“ ابراہیم نے پوچھا۔

”کیلنڈر کے سال کو دن، ہفتے اور مہینوں میں تقسیم کرتے ہیں یہ دیوار پر لگا ہوا کیلنڈر دیکھو آپ کو سمجھ آجائے گا۔ کیلنڈر میں دس سال کو ایک عشرہ، سو سال کو ایک صدی اور ہزار سال کو میلینیم کہتے ہیں۔“ مس زینب نے کہا۔

سیریل نمبر	قمری (اسلامی) کیلنڈر		شمسی (عیسوی) کیلنڈر	
	مہینہ	دنوں کی تعداد	مہینہ	دنوں کی تعداد
1	محرم	29/30	جنوری	31
2	صفر	29/30	فروری	28/29
3	ربیع الاول	29/30	مارچ	31
4	ربیع الثانی	29/30	اپریل	30
5	جمادی الاول	29/30	مئی	31
6	جمادی الثانی	29/30	جون	30
7	رجب	29/30	جولائی	31
8	شعبان	29/30	اگست	31
9	رمضان	29/30	ستمبر	30
10	شوال	29/30	اکتوبر	31
11	ذوالعقدہ	29/30	نومبر	30
12	ذوالحجہ	29/30	دسمبر	31

شمسی اور قمری کیلنڈر (اسلامی اور عیسی کیلنڈر)

ہندوستان کا مقامی کیلنڈر بکرمی کیلنڈر کہلاتا ہے۔ اس کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے تقریباً 57 سال پہلے ہوا۔

وہ دورانیہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پہلے کا ہے اس کو قبل از مسیح کا زمانہ کہتے ہیں۔

بکرمی کیلنڈر قمری اور شمسی تاریخوں کو باہم ملا کر بنایا گیا ہے۔ بکرمی کیلنڈر میں چیت پہلا مہینہ جبکہ پھاگن آخری مہینہ ہے۔"مس زینب نے کیلنڈر کی تاریخ بیان کی جو بچوں نے نہایت توجہ سے سنی۔

"رمیش کمار! چلو آپ اپنے مذہبی تہواروں کے بارے میں بتاؤ"، مس زینب نے رمیش سے کہا۔

رمیش: ہمارا ایک تہوار "دوسہرا" ہے جو مئی، جون یا بکرمی کیلنڈر کے مطابق جیٹھ کی 10 تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس دن شری رام چندر جی کی فتح ہوئی تھی۔ دوسرا تہوار "دیوالی" ہے جو کہ اکتوبر، نومبر یا بکرمی کیلنڈر کے مطابق کاتک کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ہم گھروں میں چراغاں کرتے ہیں۔ تمام تہواروں پر مندروں میں خاص پوجا ہوتی ہے۔

"مائیکل! آپ بھی اپنے عیسائی مذہب کے تہواروں کے بارے میں بتاؤ۔" ابراہیم نے کہا۔

"ہمارے دو مذہبی تہوار ہیں۔ ایک ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں مناتے ہیں جسے "کرسمس" کہتے ہیں۔ یہ ہمارا ایسا تہوار ہے جیسے آپ کی عید ہوتی ہے۔ اس دن گھروں کو سجایا جاتا ہے اور گرجا گھروں میں خصوصی عبادت کی جاتی ہے۔ اس دن بچوں میں تحفے تقسیم کرتے ہیں اور طرح طرح کے کھانے اور کیک تیار کیے جاتے ہیں۔

شمارہ	مہینے کا نام	دِنوں کی تعداد	عیسوی کیلنڈر سے مطابقت
1	چیت	31	وسط مارچ تا وسط اپریل
2	بیساکھ	31	وسط اپریل تا وسط مئی
3	جیٹھ	31	وسط مئی تا وسط جون
4	ہاڑ	31	وسط جون تا وسط جولائی
5	ساون	31	وسط جولائی تا وسط اگست
6	بھادوں	31	وسط اگست تا وسط ستمبر
7	اَسوج	30	وسط ستمبر تا وسط اکتوبر
8	کاتک	30	وسط اکتوبر تا وسط نومبر
9	مگھر	30	وسط نومبر تا وسط دسمبر
10	پوہ	30	وسط دسمبر تا وسط جنوری
11	ماگھ	31	وسط جنوری تا وسط فروری
12	پھاگن	31	وسط فروری تا وسط مارچ

بکرمی سال کے مہینوں کے نام، ترتیب اور دِنوں کی تعداد

دوسرا تہوار "ایسٹر" کہلاتا ہے جو یسوع مسیح کے چالیس دن کے روزوں کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ایسٹر میں جمعہ کا دن خاص اہمیت رکھتا ہے اور وہ "گڈ فرائیڈے" کہلاتا ہے۔ اس دن چاکلیٹ سے بھرے انڈے بچوں میں بانٹے جاتے ہیں۔" مائیکل نے بتایا۔

"ان تہواروں کے علاوہ ہمارے سکھ بھائی بیساکھی، اور بابا گرونانک کا جنم دن بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں اسی طرح پارسی برادری نوروز کا تہوار بڑی مسرت سے مناتے ہیں۔"، مس زینب نے مزید معلومات فراہم کی۔

"اچھا اب ہم کل ثقافتی میلا دیکھنے جائیں گے، اس میلے کو "میلا لوک ورثہ" بھی کہتے ہیں۔ وہاں پاکستان کے مختلف علاقائی ثقافتی رنگ دیکھنے کو ملیں گے۔"مس زینب نے یاد دلایا۔

دوسرے دن بچے مس زینب کے ساتھ ثقافتی میلا دیکھنے گئے۔

ثقافتی میلے کا تیسرا حصہ بلوچستان کا تھا۔ ابراہیم نے دروازے کے ساتھ ہی لکھی گئی معلومات کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا "بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا مگر آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا صوبہ ہے۔ یہاں بلوچی براہوی اور پشتو بولی جاتی ہیں۔"

"واہ بھئی ابراہیم! آپ نے بڑے کام کی بات پڑھی۔"، مس زینب نے خوش ہو کر کہا۔

"ٹیچر بلوچ بھی شلوار قمیص پہنتے ہیں مگر انکی شلوار ڈھیلی ڈھالی اور پگڑی بہت بڑی ہے۔ عورتوں کی شلوار قمیص بہت رنگ برنگی ہے جبکہ قمیص کی کڑھائی سندھی کڑھائی سے ملتی جلتی ہے۔"، رمیش نے اپنا مشاہدہ بیان کیا۔

یہاں پر بلوچستانی کھانوں کی مزیدار خوشبو آرہی تھی۔ بچوں نے سجی، دم پُخت اور دنبے کے کباب اور نمکین روسٹ کے اسٹال پر بہت ہجوم دیکھا۔ اس کے علاوہ بلوچی کشتی اور نشانہ بازی کے کھیل دیکھے اور بہت پسند کیے۔ بلوچی موسیقی بہت پسند کی جاتی ہے اور تنبورہ اور نال کی دھن پر بلوچی رقص کیا جاتا ہے۔

اس اسٹال سے بچوں نے بلوچی ٹوپی اور بچیوں نے بلوچی کڑھائی والے قمیصوں کے گلے خریدے۔

بچے تھوڑا آگے بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ لڑکوں نے شلوار قمیص کے ساتھ اجرک اور سندھی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جب کہ لڑکیوں نے سندھی کڑھائی والے کرتے شلوار اور رنگوں اور نگوں سے سجی ہوئی چنری پہنی ہوئی تھی۔ سب سے پہلے حصے میں وادئ مہران کی ثقافت دکھائی گئی تھی۔ بچوں نے وہاں سندھی گاؤں کا ماڈل، اجرک، رلّی، کاشی کاری اور دوسری دستکاریوں کے نمونے دیکھے۔ ایک جگہ الغوزہ اور ڈھول کی تھاپ پر "ہو جمالو" کی دھن پر سندھی رقص ہو رہا تھا۔ دوسری طرف سندھ کی روایتی کُشتی مُلھ ہو رہی تھی جس میں کئی پہلوان حصہ لے رہے تھے اور ایک ہجوم ان کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔

مس زینب نے بچوں کو بتایا کہ "جشن لاڑکانہ اور شکارپور کے میلے بھی سندھ کے بڑے میلے ہیں۔"

آگے ایک اسٹال سے بچوں نے سندھ کے روایتی کھانے چاول کی روٹی، تلی ہوئی پلّا مچھلی، سندھی بریانی اور میٹھے چاول کھائے۔

مس زینب نے بتایا کہ "سندھ میں سندھی، اُردو، براہوی اور بلوچی وغیرہ بولی جاتی ہے۔

وادئ مہران کے بعد بچے پنجاب کے ثقافتی حصے میں گئے۔ وہاں کچھ جوانوں نے ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑا ڈالا ہوا تھا۔ مس زینب نے بچوں کی توجہ ان کے لباس کی طرف کروائی۔

”ٹیچر! پنجابی بھی سندھی لوگوں کی طرح شلوار قمیص پہنتے ہیں۔ مگر ان کی قمیص میں سندھی کڑھائی نہیں ہے!“ پلوشہ نے حیرت سے کہا۔

"ہاں ٹیچر! ان لڑکوں نے پگڑی بھی پہنی ہوئی ہے۔"، عبداللہ نے ایک اور فرق بتایا۔

مس زینب نے بتایا "کہ پگڑی کو پگ کہتے ہیں۔ اور پنجابی عورتیں بھی شلوار قمیص پہنتی ہیں اور چادر سے سر ڈھانپتی ہیں اور بالوں میں رنگین پراندہ لگاتی ہیں۔"

بچے آگے بڑھے تو ان کو پنجاب کے روایتی کھانے چنے، پائے، ساگ اور مکئی کی روٹی، لَسی اور مختلف قسم کے کلچے اور نان نظر آئے، جن کو لوگ شوق سے خرید کر کھا رہے تھے۔

”پنجاب کا روایتی کھیل کبڈی ہے۔ تاہم وہاں کرکٹ، فٹبال، ہاکی اور والی بال بھی عام ہیں۔ لاہور میں میلا مویشیاں بھی لگتا ہے۔ جس میں اعلیٰ نسل کی گائے، بھینس، بکرے اور گھوڑے لائے جاتے ہیں۔ اس میلے میں گھوڑوں اور اونٹوں کا رقص دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح بیلوں کی دوڑ بھی کمال کی ہوتی ہے۔“

”پنجاب کے لوگ بھی بزرگوں سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ پنجاب کا مشہور میلا چراغاں حضرت مادھو لال حسین کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس میلے میں ہزاروں چراغ جلائے جاتے ہیں اور صبح شالامار باغ میں ایک بڑا میلا لگتا ہے۔ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش کا عرس بھی بڑی شان شوکت سے منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر لنگر تقسیم ہوتا ہے اور دودھ کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ملتان کا شہر جو مدینۃ الاولیاء کہلاتا ہے وہاں بھی کئی بزرگوں کے عرس بڑی عقیدت سے منائے جاتے ہیں۔ پنجاب میں زیادہ تر پنجابی، سرائیکی اور اردو زبانیں بولی جاتی ہیں۔“ مس زینب نے تفصیل سے سمجھایا۔

بچیوں کو پراندے بہت زیادہ پسند آئے۔ پلوشہ اور اس کی سہیلیوں نے پراندے خریدے۔

بچے آگے بڑھے تو خیبر پختونخوا کا ثقافتی میلا سجا ہوا تھا۔ بچوں نے دیکھا کہ پختون مرد اور عورتیں بھی شلوار قمیص پہنتے ہیں، مرد پگڑی اور پشاوری چپل پہنے ہوئے تھے جبکہ عورتیں رنگین کڑھائی والی فراک پہنے ہوئے تھیں جس پر شیشہ کا کام کیا ہوا تھا۔ یہاں پر جوان رباب، ڈھول اور ستار کی دُھن پر ہاتھوں میں تلوار لئے خٹک ڈانس کر رہے تھے۔

مس زینب نے بچوں کو بتایا ”پختون گوشت بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ ان کے کھانوں میں چپلی کباب، کابلی پلاؤ، ساگ اور مکئی کی روٹی، سوجی کا حلوہ مشہور کھانے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سبز قہوہ پینے کے شوقین ہوتے ہیں اور خشک میوہ جات بھی بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں پشتو، ہندکو اور سرائیکی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ پشتون خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا

کے عرس بڑی عقیدت سے مناتے ہیں۔"

آگے بڑھے تو خیبر پختونخوا کے سٹال پر بچوں نے نہایت رنگین کپڑوں میں سجی سنوری عورتوں اور مردوں کو دیکھا جو دھیمی موسیقی پر رقص کر رہے تھے۔ عورتوں نے گلے میں موتیوں کے ہار اور سر پر ٹوپی پہنی ہوئی تھی جو موتیوں اور سیپیوں سے سجی ہوئی تھی۔ مردوں نے اونی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس پر کسی پرندے کا پر لگا ہوا تھا۔

مس زینب نے بتایا کہ "یہ وادی کیلاش کے لوگ ہیں۔ کیلاشی سال میں تین میلے مناتے ہیں۔ ان میلوں کی خاص بات بانسری اور ڈھول کی تھاپ پر کیلاشی لڑکیوں کا مخصوص رقص ہے۔ ان کا پہلا تہوار جوشی کہلاتا ہے جو موسم بہار کا تہوار ہے جس میں پھولوں اور دودھ سے بنی ہوئی مٹھائیوں کے تحفے دیئے جاتے ہیں۔ دوسرا تہوار "اچل" کہلاتا ہے جو کہ گندم اور جو کی کٹائی پر منایا جاتا ہے۔ تیسرا تہوار چووس ہے جو کہ دسمبر میں نئے سال کی آمد پر منایا جاتا ہے اس تہوار میں بکریاں قربان کی جاتی ہیں تاکہ نیا سال خوشحالی لائے۔"

ثقافتی میلے کے مناظر

چترال میں شندور کے مقام پر ایک میلا لگتا ہے جس میں پولو کے مقابلے ہوتے ہیں جسے دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے لوگ آتے ہیں۔ بچوں نے یہاں سے کیلاشی لباس اور پشاوری چپلیں خریدیں اور کباب کھائے اور قہوہ پیا۔ کھانے پینے کے دوران بچوں نے مس زینب سے سوال بھی کیے۔

ثقافت کا انحصار:

”ٹیچر! صوبوں کی ثقافتیں ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہیں؟“ سلیم نے پوچھا۔

”بچو! ثقافت کا انحصار کئی عوامل پر ہے، پہلا یہ کہ لوگ کس جگہ رہتے ہیں، مثلاً پہاڑوں پر رہنے والوں کا رہن سہن ریگستان میں رہنے والوں سے مختلف ہو گا۔

دوسرا یہ کہ وہاں کا موسم کیسا ہے، گرم علاقوں میں رہنے والوں کے لباس، غذا اور رسم رواج سرد علاقوں میں رہنے والوں سے الگ ہوں گے۔ اسی طرح خطّے کی تاریخ بھی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مثلاً آباؤاجداد کی زبان اور رسم رواج وغیرہ“۔ مس زینب نے بچوں کو ثقافت پر اثر انداز ہونے والے عوامل کے بارے میں بتایا۔

”ٹیچر! کیا ثقافت پرانی باتوں پر عمل کرنا ہے اور وہ ہمیشہ ایک جیسی رہتی ہے۔“ پلوشہ نے ایک اہم بات کی نشاندہی کی۔

”بچو! وقت کے ساتھ ساتھ انسان ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اب اس نے کائنات کی بہت سی چیزوں پر اختیار حاصل کر لیا ہے۔ سائنس کی ایجادات نے لوگوں کے رہن سہن میں نمایاں فرق کر دیا ہے۔ اس طرح سے ان کی ثقافت میں بھی کئی نئی باتیں شامل ہو رہی ہیں۔

اس طرح ثقافت ایک متحرک اور تبدیل ہونے والی قدر ہے۔ دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو زمانے کے ساتھ ساتھ اپنی سوچ، رہنے سہنے اور عمل میں تبدیلی لاتی ہیں۔ اب ایک نئی عالمی ثقافت بن رہی ہے جس میں دنیا کے تمام انسان امن، محبت، آزادی اور ایک دوسرے کے احترام کی بات کر رہے ہیں۔“ مس زینب نے بچوں کو ثقافتی تبدیلی کے بارے میں سمجھایا۔

مختلف ثقافتوں کی مشترکہ خصوصیات:

پاکستان اگرچہ مختلف ثقافتی گروہوں کا مسکن ہے لیکن ان ثقافتی گروہوں میں بہت سے مشترک خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں۔

آیئے! اِن مشترکہ خصوصیات کا جائزہ لیں۔

- رسم ورواج اور زبان کے فرق کے باوجود یہاں کے زیادہ تر لوگ مسلمان ہیں۔
- اسلامی اقدار اور تعلیمات لوگوں کی زندگیوں کا اہم حصہ ہیں۔
- عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو بڑے مذہبی تہوار ہیں جو جوش و جذبے سے پورے ملک میں منائے جاتے ہیں۔
- معاشرتی ڈھانچے کی بنیاد نہایت مضبوط ہے۔ لوگ خاندان کی صورت میں رہتے ہیں۔

- خاندان کا سربراہ عام طور پر مرد ہوتا ہے اور زیادہ تر وہی خاندان کے دوسرے لوگوں کیلئے آمدنی کا ذریعہ بھی ہوتا ہے۔
- اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے، انہیں کاروبار اور روزگار کے یکساں مواقع میسر ہیں۔
- پاکستان میں اسلامی خطاطی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ خطاطی پورے ملک میں سجاوٹ کی اشیا، تاریخی مساجد، مقابر اور عمارات پر دیکھی جاسکتی ہے۔

کثیر ثقافتی معاشرہ کے فوائد:

- اقوام کے درمیان ایک مثبت مقابلہ ہوتا ہے۔
- ایک دوسرے کی ثقافتوں کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ مخلوط ثقافت وجود میں آتی ہے۔
- رواداری اور برداشت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ مثبت اِختلاف ترقی کا سبب بنتا ہے۔
- تحقیقی جذبہ کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- فنونِ لطیفہ، زبانیں، تہوار، خوراک اور لباس معاشرے میں فروغ پاتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جذبہ قومیت (Nationalism) سے مراد اپنے ملک سے محبت اور وفاداری ہے ہمیں ہمیشہ اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کرنا چاہیے۔

مشق اور سرگرمیاں

(الف): نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں؟

1) ثقافت کیا ہے؟

2) ثقافت کے اجزا بیان کریں۔

3) سبق میں سے موسم بہار کے تہواروں کے نام چن کر لکھیئے۔

4) صوبوں کی ثقافت کے مابین فرق لکھیئے۔

5) خیبر پختونخوا کی ثقافت پر نوٹ لکھیں۔

(ب): نیچے دیئے ہوئے جدول میں پاکستان کے مختلف صوبوں کی ثقافت کے عناصر لکھیں؟

صوبے	زبان	لباس	کھیل	تہوار	خوراک	موسیقی
پنجاب						
سندھ						
بلوچستان						
خیبر پختونخوا						

(ج): نیچے دیے ہوئے جدول میں درست بیان کے سامنے "ص" اور غلط کے سامنے "غ" لکھیں۔

شمار نمبر	بیانات	ص / غ
1	ثقافت کا مطلب لوگوں کا اپنا زندگی گذارنے کا ایک طریقہ ہے جس میں لوگوں کا، لباس، کھانا، زبان، مذہب، کھیل اور رسم ورواج وغیرہ شامل ہیں۔	
2	پانچ فروری کو کشمیر کا دن منایا جاتا ہے۔	

3	شلوار قمیص، اجرک اور ٹوپی پنجاب کی ثقافت ہے۔	
4	ہولی روشنیوں کا تہوار ہے۔	
5	بارہ ربیع الاول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت کا دن ہے۔	
6	میلینیم ایک ہزار سال کو کہتے ہیں۔	
7	”نوروز“ پارسیوں کا تہوار ہے۔	
8	سِبی میلا مویشیاں ہر سال فروری، مارچ میں منایا جاتا ہے۔	
9	اُردو پاکستان کے ہر حصے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔	
10	جشن شیندور میں فٹ بال کے مقابلے ہوتے ہیں۔	

(د): قمری اور شمسی کیلنڈر کے بارہ مہینوں کے نام جدول میں لکھیے۔

کیلنڈر میں ترتیب نمبر	شمسی کیلنڈر کے مہینوں کے نام	دنوں کی تعداد	کیلنڈر میں ترتیب نمبر	قمری کیلنڈر کے مہینوں کے نام	دنوں کی تعداد
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					

5 شہریت اور انسانی حقوق

عزیز طلبہ ! ہمارے پیارے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ ہمارا یہ پیارا ملک 14 اگست 1947ء کو بنا۔ ہم سب پاکستانی شہری ہیں۔ کسی ملک کا شہری وہ فرد کہلاتا ہے جسے قانونی طور پر اس ملک کے سماجی، معاشی، سیاسی اور دیگر حقوق و مراعات حاصل ہوں۔ جس طرح ہم پاکستانی شہری ہیں اور ہمیں تمام حقوق و مراعات حاصل ہیں۔ اسی طرح ہم ان حقوق کے بدلے میں کچھ ذمہ داریاں ادا کرنے کے بھی پابند ہیں۔

عالمی شہری (Global Citizen):

ہم پاکستان میں بستے ہیں اور پاکستان اسی دنیا کا حصہ ہے۔ اس دنیا میں کئی ممالک موجود ہیں اور یہ تمام ممالک مل کر ایک عالمی نظام تشکیل دیتے ہیں۔ اس لیے ہم اپنے ملک کا شہری ہونے کے ساتھ ساتھ عالمی شہری بھی ہیں۔ ایک عالمی شہری سے مراد ایسا فرد ہے جو عالمی معاملات میں دلچسپی اور ان سے آگاہی رکھتا ہو۔ انسانیت کی بہتری میں کسی نہ کسی طریقے سے اپنا کردار ادا کرتا ہو۔ بغیر کسی مذہب، رنگ، نسل، زبان اور ثقافت کا فرق کیے سب کا احترام کرتا ہو۔ ایک عالمی شہری دنیا میں انسانی حقوق، مساوات اور امن کے فروغ کے لیے سب سے مل کر اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

ڈیجیٹل (Digital)/سائبر شہری (Cyber Citizen):

موجودہ دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ آج کل ہر کوئی رابطے کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتا ہے۔ انٹرنیٹ نے دنیا کو ایک گاؤں کی شکل دے دی ہے۔ ایسے تمام افراد جو انٹرنیٹ کے ذریعے سماجی روابط کے پلیٹ فارم جیسے فیس بُک، واٹس ایپ، انسٹا گرام اور ٹویٹر کا استعمال کرتے ہیں اور اس طرح عالمی سیاسی، ثقافتی، معاشی اور معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، ان کو ڈیجیٹل یا سائبر شہری کہا جاتا ہے۔ ایک سائبر شہری کی آن لائن دنیا میں اپنی پہچان اور شناخت ہوتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ!

طلبہ کو انٹرنیٹ کے استعمال کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے بارے میں آگاہی دیں اور ان کو ترغیب دیں کہ وہ انٹرنیٹ کا استعمال مثبت سرگرمیوں کے لیے کریں۔

پتہ کی بات:

تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور برابر ہیں۔
تمام انسانوں کا احترام کرنا ضروری ہے۔

حقوق و ذمہ داریاں (Rights and Responsibilities):

ہمارے اہم حقوق:

- حق تعلیم
- حق صحت
- محفوظ خوراک
- برابری اور تحفظ کا حق

جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں کہ بطورِ شہری ہمیں بہت سے حقوق حاصل ہیں اور ان حقوق کے بدلے ہماری کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔ حقوق سے مراد بطورِ شہری کسی معاشرے و ریاست کی طرف سے دی گئی وہ سہولیات و مراعات ہیں جو کسی انسان کی ترقی اور بہتر زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہوں۔ اسی طرح ذمہ داریوں سے مراد ان حقوق کے بدلے میں معاشرہ و ریاست کی طرف سے وہ توقعات ہیں جو ایک فرد پوری کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ مثلاً بطورِ شہری برابری کا سُلوک قانوناً ہمارا حق ہے اس کے ساتھ ساتھ قانون کا احترام ہمارا فرض و ذمہ داری ہے۔ اسی طرح تحفظِ عزت ہمارا حق ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عزت کرنا اور کوئی بھی ایسا کام (جیسے مذاق اڑانا، بُرے الفاظ سے پکارنا وغیرہ) جس سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو، ہماری ذمہ داری ہے۔

اسی طرح بطورِ شہری یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہمیشہ جائز اور انصاف پر مبنی رویہ اپنائیں اور دوسروں کے ساتھ معاشرتی معاملات میں مناسب اور اچھا طرزِ عمل اپنائیں۔ اگر گھر یا اسکول میں کسی قسم کا کوئی جھگڑا یا تلخی ہو جائے تو اس کو احسن طریقے سے بات چیت کے ذریعے عفو و درگزر اپناتے ہوئے حل کرنا چاہیئے۔

سرگرمی!

طلبہ کی رہنمائی کریں کہ وہ گھر میں کسی تعلیم یافتہ فرد کی مدد سے آئینِ پاکستان میں دیئے گئے ہمارے بنیادی حقوق گھر سے چارٹ پر لکھ کر لائیں اور جماعت کے سامنے پیش کریں۔

قوم اور قومیت(Nation and Nationality):

کسی ریاست میں رہنے والے تمام لوگ ایک قوم کہلاتے ہیں۔ایک قوم کے لوگوں کے عقائد، تاریخ، لباس اور زبان مشترک ہوتی ہے۔جب کہ قومیت اس ملک میں رہنے کی قانونی حیثیت ہوتی ہے۔جیسے ہم پاکستان میں رہنے والے ایک قوم ہیں اور ہماری قومیت پاکستانی ہے اسی طرح امریکہ میں رہنے والوں کی قومیت امریکی ہے۔ قومیت ظاہر کرنے کی مستند دستاویزات شناختی کارڈ اور پاسپورٹ ہوتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ!

طلبہ کے ساتھ ان وجوہات پر بات چیت کریں جن کی وجہ سے گھر یا جماعت میں تنازعات ہوتے ہیں اور ایسے تنازعات سے بچنے کے لیے کونسی احتیاط کرنی چاہیئے۔

پاکستانی پاسپورٹ اور شناختی کارڈ

کیا آپ جانتے ہیں؟

دو قومیتوں کے حامل شخص کے لیے دوہری شہریت (Dual Nationality) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

انسانی حقوق (Human Rights)

انسانی حقوق سے مراد وہ حقوق ہیں جن کی بنیاد صرف اس نقطہ پر ہے کہ انسان کو وہ سہولیات و مراعات جو کسی بھی انسان کی بہتری اور تعمیر و ترقی کے لیے ضروری ہیں میسر ہوں۔ہر انسان ان حقوق کا بغیر کسی رنگ، نسل، مذہب اور ثقافت وغیرہ کے امتیاز سے بالاتر ہو کر حقدار ہے۔کسی بھی انسان کو کسی بھی بنیاد پر ان حقوق سے انکار کرنا انسانیت کے ساتھ ناانصافی سمجھی جاتی ہے۔موجودہ دور میں ان حقوق کو عالمی برادری بھی تسلیم کرتی ہے اور ہر ریاست ان کو نافذ کرتی ہے۔اقوام متحدہ نے 1948ء میں انسانی حقوق کا اعلامیہ منظور کیا۔اس اعلامیہ کے ذریعے اقوام متحدہ کی رکن ریاستوں کو ان حقوق کے تحفظ کے لیے پابند کیا گیا۔ذیل میں چیدہ چیدہ بنیادی انسانی حقوق بیان کئے گئے ہیں۔

- حقِ زندگی
- مذہب کی آزادی
- صحت، تعلیم، خوراک اور مناسب رہائش کا حق
- پیشہ اور حقِ جائیداد
- آزادی اظہار رائے
- مساوات اور انسانی غلامی سے نجات کا حق
- قانون کی نظر میں برابری

روز مرّہ آداب(Common Etiquettes):

انسان کو اللہ تعالی نے اشرف المخلوقات بنایا اس لیے ایک انسان سلیقے اور قرینے سے زندگی گزارتا ہے۔ دنیا میں اُن ہی معاشروں کی عزت ہوتی ہے جو اپنی زندگی میں معاشرتی آداب کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک اچھا شہری روزمرہ آداب کا خیال رکھتا ہے۔ ہمیں بھی بطور اچھے پاکستانی ان آداب کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنی چاہیے۔ کچھ روزمرہ آداب کو بیان کیا جارہا ہے۔

- ہر کسی سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔
- بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کریں۔
- نرمی اور صبر سے گفتگو کریں۔
- مشکل میں دوسروں کی مدد کریں۔
- کسی بھی جائز کام کو چھوٹا مت جانیں۔
- اپنی زندگی میں نظم وضبط، اصول وضوابط اور قوانین کا خیال رکھیں۔
- سلام کرنے میں پہل کریں۔

رواداری اور ہم آہنگی(Harmony and Tolerance):

انسانوں کے ایک جگہ رہنے سے انسانی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کا مذہب، نسل، ثقافت، نظریات اور رویّے مختلف ہوتے ہیں۔ ان مختلف مذاہب، نسل، ثقافت و نظریات اور رویوں کے حامل افراد کو معاشرے میں کھلے دل سے تسلیم کرنا، قبول کرنا اور ان کا احترام کرنا رواداری کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کا خیال رکھنا، احترام کرنا اور آپس میں تعاون سے مل جل کر زندگی بسر کرنا ہم آہنگی کہلاتا ہے۔

رواداری اور ہم آہنگی کی اہمیت(Importance of Harmony and Tolerance):

ہم پاکستانی شہری ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں مختلف عقائد، زبان و نظریات اور رسم ورواج کے لوگ موجود ہیں۔ ایک پُرامن اور اچھی زندگی گزارنے کے لئے ہمیں برداشت، رواداری اور ہم آہنگی کے اصول اپنانے ہوں گے۔ ہمیں ایک دوسرے کے عقائد و نظریات اور ثقافتی اختلافات کو قبول کرکے ایک دوسرے سے تعاون کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا، ایک دوسرے

کی غمی اور خوشی میں شریک ہونا اور مل جُل کر اپنے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ اس سے ہم سب کی زندگیوں میں سکون آئے گا اور ہماری زندگی پُرامن ہوگی۔

ہم درج ذیل اُصولوں کو اپنا کر رواداری اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں:

- ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرنا۔
- آپس میں تعاون اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا۔
- کسی کے عقیدے اور نظریات کی تضحیک نہ کرنا۔
- بات چیت کے ذریعے تنازعات کا حل نکالنا۔
- برداشت اور صبر سے کام لینا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

1995ء سے اقوام متحدہ کی طرف سے ہر سال 16 نومبر کو رواداری کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ جس کا مقصد عالمی سطح پر رواداری کو فروغ دینا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ!

طلبہ کے درمیان معاشرتی ہم آہنگی کے موضوع پر تقریری مقابلہ کروائیں اور نمایاں پوزیشن لینے والے طلبہ کو پنسلیں تحفے کے طور پر دیں۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال نمبر 1: دیئے گئے بیانات میں سے درست بیان کے سامنے صحیح (✓) اور غلط بیان کے سامنے غلط (✗) کا نشان لگائیں۔

نمبر شمار	بیان	صحیح یا غلط کا نشان
1	ایسا فرد جو عالمی معاملات میں دلچسپی اور ان سے آگاہی رکھتا ہو انسانیت کی ترقی میں کسی نہ کسی طریقے اپنا کردار ادا کرے، عالمی شہری کہلاتا ہے۔	
2	کسی ریاست میں رہنے والے لوگ عالمی شہری کہلاتے ہیں۔	
3	ایسے تمام افراد جو انٹرنیٹ کے ذریعے سماجی روابط کے لیے فیس بک، واٹس ایپ، انسٹا گرام اور ٹو وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں ان کو سائبر شہری یا ڈیجیٹل شہری کہلاتا ہے۔	
4	کسی ایک گاؤں میں رہنے والے لوگ ایک قوم کہلاتے ہیں۔	
5	انسانی حقوق کا اعلامیہ 1848 میں منظور ہوا۔	

سوال نمبر 2 : درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

1۔ قوم اور قومیت کسے کہتے ہیں؟

2۔ عالمی شہری سے کیا مراد ہے؟

3۔ انسانی حقوق کی وضاحت کریں؟

4۔ رواداری اور ہم آہنگی سے کیا مراد ہے؟

5۔ گھر اور سکول میں ہونے والے اختلافات کی وجوہات بیان کریں۔

سوال نمبر 3 : روزمرہ زندگی کے چند عمومی آداب بیان کریں۔

سوال نمبر 4 : نیچے جدول میں بطور شہری اپنے حقوق ور ذمہ داریاں لکھیں۔

	حقوق		ذمہ داریاں
(1		(1	
(2		(2	
(3		(3	
(4		(4	
(5		(5	

6 ہماری تاریخ

تعارف(Introduction):

علم تاریخ کو بعض مفکرین سماجی علوم کی ماں کہتے ہیں کیونکہ علم تاریخ ہی تمام علوم کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔ علم تاریخ میں ہم ماضی کے حالات وواقعات، سر گرمیوں اور نمایاں کارناموں کے بارے میں پڑھتے اور ان کا تجزیہ کرتے ہیں۔اس طرح علم تاریخ کا موضوع انسان کا ماضی ہے۔ مثلاً علم تاریخ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کون ہیں، ہمارے آباؤاجداد کون تھے، ہمارا ملک کیسے اور کن لوگوں کی قربانیوں سے وجود میں آیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابنِ خلدون ایک عظیم مسلمان مؤرخ گزرے ہیں، جن کی کتاب مقدمہ ابنِ خلدون شہرہ آفاق تصنیف ہے۔

علم تاریخ کی اہمیت(Importance of History):

علم تاریخ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔تاریخ کے مطالعے کے بغیر انسان اپنے وجود کی پہچان نہیں کر سکتا۔ یہ علم تاریخ ہی ہے جو ہمیں اپنے بزرگوں،اپنے مذہب،اپنے معاشرے اور دنیا کے نظام کو سمجھنے کے لئے بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ علم تاریخ کا مطالعہ ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم اپنے ماضی کے حالات وواقعات کو سامنے رکھ کر اپنے مستقبل کی تیاری کر سکیں۔ماضی میں جن غلطیوں کی وجہ سے انسان اور انسانی معاشرے کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اُن غلطیوں سے دور رہنے کا درس علم تاریخ ہی دیتا ہے۔

سر گرمی!

طلبہ کے درمیان علم تاریخ اور اس کی اہمیت کے حوالے سے مضمون نویسی کا مقابلہ کروائیں اور ان کی رہنمائی کریں تاکہ وہ اس کی تیاری کے لیے انٹرنیٹ یا دیگر کتابوں سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

قدیم تہذیبیں(Ancient Civilization):

تہذیب سے مراد کسی انسانی معاشرے کی ترقی پر مبنی زندگی ہے۔ایسے معاشرے میں مضبوط حکومت، مضبوط مذہبی عقائد، زبان و تحریر، فنِ تعمیر، اعلیٰ معاشرتی و ثقافتی نظام موجود ہوتا ہے۔انسانی تاریخ میں ایسی تہذیبیں موجود رہی ہیں جنھوں نے اپنے ادوار میں

زندگی کی ہر میدان میں ترقی کی اور اعلیٰ طرزِ زندگی قائم کی۔ مگر جس طرح تاریخ کا ایک اہم اصول ہے کہ ہر عروج کا زوال ہوتا ہے، اسی طرح یہ تہذیبیں بھی زوال کا شکار ہو گئیں۔ اپنی ترقی اور نمایاں کارناموں کی وجہ سے اُن تہذیبوں کی یاد آج بھی تازہ ہے اور اُن کے بارے میں علم کتابوں میں محفوظ ہے۔ ذیل میں ہم ان تہذیبوں کا مختصر تعارف پڑھیں گے۔

1000 قبل مسیح | 1500 قبل مسیح | 2000 قبل مسیح | 2500 قبل مسیح | 3000 قبل مسیح | 3500 قبل مسیح

میسوپوٹیمیائی تہذیب 3500 سے 2000 قبل مسیح

مصر تہذیب 3100 سے 1070 قبل مسیح

وادی سندھ کی تہذیب 2500 سے 1700 قبل مسیح

تہذیبوں کا خطِ وقت

میسوپوٹیمیائی تہذیب (Mesopotama Civilization):

بابل کے محلق باغات

قدیم میسوپوٹیمیائی تہذیب دنیا کی تہذیبوں کا گہوارہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ تہذیب 3500 سے 2000 قبلِ مسیح میں پروان چڑھی۔ اس خطے میں مختلف ادوار میں کئی تہذیبیں پروان چڑھیں۔ میسوپوٹیمیا کا معنی ہے دو دریاؤں کے درمیان کا علاقہ۔ یہ دو دریا دریائے دجلہ اور فرات تھے۔ اس تہذیب کا زیادہ حصہ موجودہ عراق میں واقع ہے جبکہ کچھ حصہ موجودہ شام اور ترکیہ میں واقع ہے۔ اس تہذیب میں کئی ذیلی تہذیبیں پروان چڑھی جن میں سمیری، اکادی، اشوری اور بابلی تہذیب قابلِ ذکر ہیں۔ یہاں پر اعلیٰ نظامِ حکومت، اعلیٰ تحریری نظام اور فنِ تعمیر موجود تھے۔ یہاں کے لوگوں کے اہم پیشوں میں زراعت اور معماری تھے۔

میسوپوٹیمیائی تہذیب کا نقشی خاکہ

سرگرمی!

طلبہ کو میسوپوٹیمیائی تہذیب پر کوئی دستاویزی فلم دکھائیں اور ان کو اس تہذیب کی نمایاں خصوصیات نوٹ کرنے کا کہیں۔

مصری تہذیب(Egyption Civilization):

اہرامِ مصر اور ابو لہول

قدیم مصری تہذیب موجودہ ملک مصر میں تقریباً3100 سے 1070 قبل مسیح میں پروان چڑھی۔ یہ تہذیب دریائے نیل کے کنارے قائم ہوئی اور دریائے نیل کا اس تہذیب کی ترقی میں اہم کردار ہے۔ اس تہذیب میں بادشاہ کو فرعون کہتے تھے جو پورے خطے کا حکمران ہوتا تھا۔ اس تہذیب کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

- اس تہذیب میں سب سے اہم پیشہ زراعت تھا۔
- اس تہذیب کے لوگ مظاہر فطرت (سورج، چاند، دریاؤں، وغیرہ) کو خدا مانتے تھے۔
- لاشوں کو حنوط کر کے رکھنے کا رواج تھا۔
- ان لوگوں نے بڑے بڑے اہرام تعمیر کیے۔
- ان لوگوں کا طرز تحریر تصویری تحریر کہلاتا ہے۔
- یہ لوگ ہر نمایاں کام کا تحریری ریکارڈ رکھتے تھے۔
- اس تہذیب میں کاتب کا اہم مقام تھا۔

وادی سندھ کی تہذیب(Indus Valley Civilization):

وادی سندھ تہذیب کا نقشی خاکہ

سندھ کی تہذیب دریائے سندھ کے کنارے تقریباً ایک ہزار میل کے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ تہذیب تقریباً2500 سے 1700 قبل مسیح میں پروان چڑھنا شروع ہوئی اور اس تہذیب کے مراکز پاکستان، بھارت اور افغانستان تک پھیلے ہوئے تھے۔ مگر اس تہذیب کے سب سے نمایاں اور اہم مراکز پاکستان میں دریافت ہوئے۔ یہ اہم مراکز موہن جو داڑو (ضلع لاڑکانہ، سندھ) اور ہڑپہ (ضلع ساہیوال، پنجاب) ہیں۔ ان دو مراکز کے آثار اور ان سے دریافت ہونے والی اشیاء کی بدولت اس تہذیب کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس تہذیب کی نمایاں خصوصیات

درج ذیل ہیں:

سرگرمی!

طلبہ کو موہن جوداڑو سے دریافت ہونے والی اشیاء کی تصاویر دکھائیں اور کاپیوں میں بنانے کے لیے رہنمائی فراہم کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

وادی سندھ کے اہم مراکز ہڑپہ اور موہن جوداڑو اس وقت کے محکمہ آثارِ قدیمہ کے سربراہ سر جان مارشل نے دریافت کیے۔

- شہری منصوبہ بندی پر مبنی پکے مکانات، گلیاں اور شہری مراکز۔
- پانی کی فراہمی اور پانی کی نکاسی کا بہترین نظام۔
- یہاں کے لوگ تجارت اور زراعت کے پیشے سے منسلک تھے۔
- یہ لوگ مختلف بتوں کی پوجا کرتے تھے۔
- یہ لوگ امن پسند لوگ تھے۔
- زیورات کا استعمال عام تھا۔

وادی سندھ کی قدیم تہذیب (موہن جوداڑو)

سرگرمی!

طلبہ کی رہنمائی کریں کہ وہ کتابوں اور انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے میسوپوٹیمیائی، مصری، وادی سندھ اور گندھارا تہذیب کا خط وقت پنسل سے اپنی کاپی پر بنائیں اور پھر جماعت میں کیا گیا کام سب کے سامنے پیش کریں۔

تاریخ اسلام (History of Islam)

سیرت طیبہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اسلام سے پہلے عرب کے حالات:

سرزمین عرب کے حالات اسلام سے پہلے تاریک تھے۔ عرب میں کوئی مرکزی حکومت نہ تھی اور لوگ مختلف قبائل میں تقسیم تھے۔ ہر ایک قبیلے کے افراد صرف اپنے قبیلے کے سردار کے ماتحت تھے۔ ان قبائل کی آپس کی لڑائی عام تھی۔ لوگ مختلف معاشرتی برائیوں جیسے ڈاکہ زنی، قتل، لڑائی جھگڑے وغیرہ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ یہ لوگ بُت پرست تھے اور خانہ کعبہ میں 360 بُت رکھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگوں کا مذہب عیسائیت اور یہودیت بھی تھا۔ زیادہ تر لوگوں کا پیشہ تجارت اور مویشی پالنا تھا۔ البتہ کچھ علاقوں میں کھیتی باڑی بھی کی جاتی تھی۔

مسجدِ نبوی مدینہ منورہ

ظہورِ اسلام:

اسلام کی آمد نے سرزمینِ عرب میں ایک مکمل انقلاب برپا کیا۔ وہ لوگ جو برائیوں میں گرے ہوئے تھے، اُس وقت کی مہذب ترین قوم بن گئے اور یہ سب کچھ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا نتیجہ تھا۔ 23 سال کے مختصر عرصہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں کو عقیدہ توحید کے پیروکار اور پکے مسلمان بنادیا۔ صلہ رحمی، اخوت، ہمدردی اور اتحاد عرب لوگوں کا خاصہ بن گیا۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی:

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت سرزمین عرب کا سب سے اہم واقع ہے۔ آپ کی ولادت نے اس سرزمین کی قسمت چمکادی۔ درج ذیل سطور میں ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کے اہم واقعات کا جائزہ لیں گے۔

ولادت باسعادت

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں 571 عیسوی کو پیدا ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا تعلق عرب کے معزز ترین قبیلہ قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔

بچپن اور لڑکپن

ولادت کے بعد آپ کو رضاعی ماں حضرت حلیمہ کے حوالے کردیا گیا اور آپ نے بچپن اُن کے پاس گزارا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چار برس کے ہوگئے تو آپ اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے پاس پرورش پانے لگے مگر صرف دو سال بعد حضرت آمنہ کا انتقال ہوگیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے حوالے ہوگئی۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب نے جوانی تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بڑے ہوئے تو آپ کی عادات عرب کے دوسرے نوجوانوں سے بہت مختلف تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر قسم کی معاشرتی برائیوں سے دور رہے اور پاکیزہ جوانی گزاری۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سچے، دیانتدار اور راست باز تھے۔ ان صفات کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا:

جب آپ کی عمر مبارک 25 برس ہوئی تو حضرت خدیجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نکاح ہوا اور یوں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔

آغاز نبوت

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر غارِ حرا میں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب آپ کی عمر چالیس برس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے غار حرا میں حضرت جبرائیلؑ کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا آخری نبی بنانے کی خوشخبری سنائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کو توحید، سچائی اور نیکی کی راہ دکھانے کا حکم دیا۔

دعوت حق کا آغاز:

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شروع کے تین سال خفیہ طور پر اہل مکہ کو دین اسلام کی دعوت دیتے رہے اور اس عرصہ میں صرف چند لوگ دین اسلام میں داخل ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت علیؓ اور حضرت زید اسلام لائے۔ نبوت کے چوتھے سال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اعلانیہ طور پر لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور توحید کا پرچار کیا۔ اہل مکہ اس بات پر بہت غصے میں آ گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپؐ کے ساتھیوں کو ایذائیں دینے لگے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں کو پتھر مارتے، کوئلوں پر لٹاتے اور رسیوں سے باندھ کر گھسیٹتے تھے۔

ہجرت مدینہ:

جب اہل مکہ کی زیادتیاں حد سے تجاوز کر گئیں اور ان ظالموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دوست حضرت ابو بکرؓ صدیق کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا جس کو مواخات مدینہ کہتے ہیں۔ اس کی روح سے مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو مدینہ کے رہائشی انصار

مسلمانوں کا بھائی بنادیا گیا تاکہ وہ ایک دوسرے کی ضروریات پوری کر سکیں۔ مدینہ میں چونکہ مسلمانوں کے علاوہ یہودی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی موجود تھے اس لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں، یہودیوں اور دوسرے قبائل کے درمیان میثاقِ مدینہ کے نام سے ایک تحریری معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کا مقصد مدینہ کا کسی حملے کی صورت میں مل کر دفاع کرنا، ایک دوسرے کی مذہبی آزادی کا احترام اور مدینہ میں امن وامان کا فروغ تھا۔ اس طرح مدینہ مسلمانوں کی اکثریت پر مبنی ایک اسلامی ریاست کی شکل اختیار کر گیا۔

غزوات:

مشرکین مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ میں بھی سکون سے رہنے نہ دیا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی میں تقریباً 27 غزوات لڑیں۔ مشہور غزوات میں غزوہ بدر سن 2 ہجری، غزوہ اُحد سن 3 ہجری، غزوہ خندق سن 5 ہجری میں لڑی گئیں۔

فتح مکہ:

جب مشرکین مکہ نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کا ارادہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام کے ساتھ تقریباً دس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ میں داخل ہوئے تو لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس طرح مکہ سنہ 8 ہجری میں بغیر خونریزی کے فتح ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر عام معافی کا اعلان کیا۔ اس موقع پر اہل مکہ کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

صلح حدیبیہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا۔

حجۃ الوداع:

سن 10 ہجری میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا آخری حج ادا کیا۔ اس لیے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اس حج میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر میدانِ عرفات میں ایک عظیم خطبہ دیا جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے لئے انسانی حقوق کا منشور ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس خطبے میں عدل وانصاف، مساوات، صلہ رحمی اور حقوق انسانیت کا درس دیا۔

وصال:

حج سے واپسی کے چند دن بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت خراب ہو گئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مسلسل بخار رہنے لگا۔ تقریباً 14 دن بیمار رہنے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سن 11 ہجری کو وفات پا گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مشن کو جاری وساری رکھا اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔

سرگرمی!

کسی عالم دین کو جماعت میں بچوں کے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دیں اور پھر اس پر طلبہ کو سوالات کا وقت دیں تا کہ طلبہ مزید سیکھ سکیں۔

خلافت راشدہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد اسلام کی سربلندی اور ریاست مدینہ کا نظام چلانے کے لئے چار خلفاء کا انتخاب کیا گیا۔ یہ خلفاء یکے بعد دیگرے اسلامی ریاست کے سربراہ بنے۔ ان چاروں خلفائے راشدینؓ کے دور کو خلافت راشدہ کہا جاتا ہے۔ یہ تقریباً تیس سالہ دور ہے۔ اس دور میں اسلامی ریاست کا نظام مکمل طور پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر تھا۔ درج ذیل سطور میں ہم خلفاء کے ادوار کا مختصر جائزہ لیں گے۔

خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بہترین دوست اور بچپن کے ساتھی تھے۔ آپؓ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ مکہ میں آپؓ کو بڑی قدر اور عزت کا مقام حاصل تھا۔ اسلام کی خاطر آپؓ کی قربانیاں سب سے زیادہ ہیں۔ جب آپؓ خلیفہ بنے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا! کہ تم تب تک میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو میری اصلاح کرو۔ بطورِ خلیفہ آپؓ کے نمایاں کارنامے درج ذیل ہیں۔

- آپؓ نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کی۔
- جھوٹے مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا۔
- آپؓ نے مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط کیا۔
- آپؓ نے قرآن پاک کے منتشر اجزا کو کتابی شکل دی۔
- آپؓ نے آنے والے خلفاء کے لیے عزم واستقلال، سادگی اور عدل وانصاف کی عملی مثال پیش کی۔

وفات:

آپؓ تقریباً دو سال اور تین ماہ خلیفہ رہنے کے بعد سن 13 ہجری میں وفات پا گئے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کے حوصلے خوب بلند ہوئے۔ آپؓ بڑے دلیر اور بہادر تھے۔ آپؓ فنِ تیر اندازی اور نیزہ بازی میں ماہر تھے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آپ کی بہادری اور سچائی کی وجہ سے آپ سے بہت لگاؤ رکھتے تھے۔ حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد آپؓ خلیفہ بنے۔ آپؓ کا دور تاریخ کا بہترین دور ہے۔ بطورِ خلیفہ آپؓ کے دور کے نمایاں کارنامے درج ذیل ہیں:

- آپؓ نے مضبوط انتظامی نظام قائم کیا، ریاست کو صوبوں میں تقسیم کیا اور قابل گورنر مقرر کئے۔
- آپؓ نے پولیس کا نظام، جیلوں کا نظام، چھاؤنیوں کا نظام، ڈاک کا نظام اور مضبوط عدالتی نظام قائم کیا۔
- آپؓ نے عوامی فلاح و بہبود کے متعدد منصوبے شروع کیے۔
- آپؓ نے غریبوں اور مسکینوں کے لئے بیت المال کا نظام قائم کیا۔
- آپؓ کے دور میں عظیم فتوحات ہوئیں اور اسلامی ریاست تین براعظموں میں تقریباً 22 لاکھ مربع میل تک پھیل گئی۔

وفات:

حضرت عمر فاروقؓ تقریباً دس سال خلافت کرنے کے بعد 644ء میں وفات پا گئے۔

سرگرمی!

جماعت کو تین گروہوں میں تقسیم کریں اور ایک گروہ کو حضرت عمر کے دور کی فتوحات پر، دوسرے گروہ کو ان کی اصلاحات اور تیسرے گروہ کو ان کی سیرت پر چارٹ بنانے کا کہیں۔ پھر ہر ایک گروہ اپنے اپنے چارٹ کو جماعت کے سامنے پیش کرے۔

اس سرگرمی کی تکمیل کے لیے طلباء کو اضافی مواد فراہم کریں۔ جو اُن کے لیے مددگار ثابت ہو۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عثمان غنیؓ تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپؓ کا شمار مکہ کے مالدار تاجروں میں ہوتا تھا اور آپؓ اپنی سخاوت کے لیے مشہور تھے۔ اسی بنا پر آپ کو عثمان غنی کہا جاتا ہے۔ آپؓ حضرت ابو بکرؓ صدیق کے قریبی دوست تھے اور انہی کی دعوت پر آپؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپؓ نے اپنا مال ہمیشہ اسلام کی راہ میں قربان کیا۔ آپ کے دور خلافت کے نمایاں کارنامے درج ذیل ہیں:

- آپؓ نے پہلی مسلمان فوج ترتیب دی۔
- آپؓ نے رفاع عامہ اور عدل و انصاف کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔
- آپؓ نے قرآن پاک کا ایک مستند نسخہ تیار کروایا اور پوری ریاست میں بھیجا تاکہ تمام لوگ قرآن حکیم کی تلاوت کریں۔
- آپؓ نے اسلامی ریاست کو وسعت دی اور رومی ساحلوں اور شمالی افریقہ کو فتح کیا۔

وفات:

آپؓ نے تقریباً بارہ سال خلافت کرنے کے بعد شہادت پائی۔

خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی اور داماد تھے۔ حضرت علیؓ کی پرورش حضورؐ نے فرمائی، اس لئے آپؓ حضورؐ کو بہت عزیز تھے۔ آپؓ نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپؓ اپنی بہادری اور شجاعت کی وجہ سے مشہور تھے۔ حضرت عثمانؓ غنی کی شہادت کے بعد آپؓ خلیفہ بنے۔ آپؓ کی خلافت کے اہم کارنامے درج ذیل ہیں:

- حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مدینہ بد نظمی کا شکار تھا۔ آپؓ نے نظم وضبط قائم کیا۔
- آپؓ نے گورنروں اور سرکاری اہلکاروں کے اخلاق اور احتساب پر توجہ دی۔
- آپؓ نے عدل وانصاف کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔
- آپؓ نے اُمتِ مسلمہ میں اتحاد و یکجہتی کی کوشش کی۔
- آپؓ نے اسلامی معاشرتی اقدار کو فروغ دیا۔

وصال:

آپؓ تقریباً چار سال اور پانچ ماہ خلافت کرنے کے بعد سن 40 ہجری میں شہید کر دیئے گئے۔

تحریک پاکستان کی عظیم شخصیات

ہمارا وطن پاکستان برصغیر کے مسلمانوں کی انتھک کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ تحریک پاکستان ان عظیم رہنماؤں میں قائد اعظم محمد علی جناح، علامہ محمد اقبال اور محترمہ فاطمہ جناح شامل ہیں۔ درج ذیل سطور میں ہم ان رہنماؤں کی خدمات کا جائزہ لیں گے۔

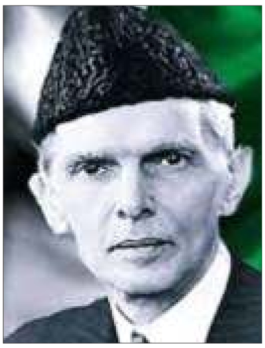

قائد اعظم محمد علی جناحؒ:

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876 کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے وکالت کی تعلیم برطانیہ سے حاصل کی۔ آپ نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کانگرس سے کیا۔ برِصغیر کے حالات وواقعات نے انہیں احساس دلایا کہ ہندو مسلمانوں کی مفادات کا تحفظ نہیں کر سکتے ہیں اس لیے آپؒ نے 1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ آپؒ نے عوام تک دو قومی نظریہ پہنچایا اور ہر فورم پر اس کی حمایت کی۔ شروع میں ہندو مسلم اتحاد کے لیے کوششیں کرتے رہے مگر جلد ہی آپ کو احساس ہو گیا کہ یہ اتحاد نہیں ہو سکتا۔ آپ نے مسلمانوں کے آپسی اتحاد پر کام کرنا شروع کیا۔ 23 مارچ 1940 کو لاہور میں آپ کی قیادت میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد آپ نے

مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کی کوشش تیز کر دی۔ آپ نے دوسرے مسلمان رہنماؤں کے ساتھ مل کر دن رات محنت کی۔ اس طرح برِصغیر کے مسلمانوں کے لیے آپ نے ایک علیحدہ وطن حاصل کیا جو 14 اگست 1947 کو معرض وجود میں آیا۔

علامہ محمد اقبال:

علامہ محمد اقبال کے ایک عظیم مفکر، شاعر اور سیاست دان تھے۔ آپؒ کی ولادت 9 نومبر 1877 کو پنجاب کے شہر سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپؒ نے وکالت اور فلسفے کی تعلیم برطانیہ اور جرمنی سے حاصل کی۔ آپؒ مسلمانوں کے ایک عظیم رہنما تھے۔ آپؒ نے سب سے پہلے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کا تصور دیا۔ 30 دسمبر 1930 کو الہ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا، اس اجلاس میں آپؒ نے اپنے صدارتی خطبے میں مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل اسلامی ریاست کا تصور دیا۔ اسی تصور پر تحریک پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو خودی، اتحاد، حریت اور ملت کے فروغ کا درس دیا۔ آپؒ قائداعظمؒ کے شانہ بشانہ تحریک پاکستان میں شامل رہے۔ مگر آپؒ اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلتا ہوا نہ دیکھ سکے اور 21 اپریل 1938 کو پاکستان بننے سے تقریباً 9 سال قبل وفات پا گئے۔

سرگرمی!

طلبہ کو علامہ اقبال کی چند نظمیں یاد کریں اور پھر جماعت کے سامنے ترنم کے ساتھ پڑھیں۔

محترمہ فاطمہ جناح:

تحریک پاکستان میں خواتین کی قیادت محترمہ فاطمہ جناحؒ نے کی۔ آپ 31 جولائی 1893 کو پیدا ہوئیں۔ آپ قائداعظمؒ کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپؒ نے قائداعظمؒ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے حصول کے لئے کام کیا۔ آپ نے 1938ء میں مسلم خواتین کی قیادت سنبھالی اور خواتین کو تحریک پاکستان میں شامل کرنے کے لیے رات دن کام کیا۔ آپ نے مسلمانوں خواتین میں آزادی کا شعور پیدا کیا۔ آپؒ خواتین کی تعلیم کی بہت حامی تھیں اور ان کی تعلیم و تربیت کیلئے کئی ادارے کھولے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی پاکستان کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کیا۔ آپ نے نو جولائی 1967 کو کراچی میں وفات پائی۔

قیام پاکستان میں صوبوں کا کردار

قیام پاکستان میں ہمارے صوبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ درج ذیل سطور میں ہم قیام پاکستان میں صوبوں کے کردار کا جائزہ لیں گے۔

پنجاب:

صوبہ پنجاب شروع سے ہندوستان کی ریاست میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ قیامِ پاکستان میں پنجاب سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں نے بھرپور کردار ادا کیا۔ علامہ اقبالؒ کا تعلق پنجاب سے تھا اور یہ وہ عظیم رہنما ہیں جنہوں نے پاکستان کا تصور پیش کیا اور علیحدہ وطن کے حصول کے لیے جدوجہد میں شامل رہے۔ اس طرح سر محمد شفیعؒ، برکت علیؒ اور بیگم شاہنوازؒ بھی تحریک پاکستان کے پنجاب سے سرکردہ رہنما تھے۔ ان رہنماؤں نے پنجاب میں مسلم لیگ کو مضبوط کیا اور تحریک پاکستان میں لوگوں کو شامل کیا۔ 23 مارچ 1940 کو قراردادِ پاکستان بھی پنجاب کے شہر لاہور میں منظور ہوئی۔

سندھ:

سندھ کو باب الاسلام کہا جاتا ہے کیونکہ سب سے پہلے اسلام اسی خطے کے ذریعے برصغیر میں داخل ہوا۔ سندھ نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سندھ نے تعلق رکھنے والے رہنماؤں نے مسلم لیگ کا پیغام پاکستان عام کیا۔ سندھ وہ پہلا صوبہ تھا جس نے سب سے پہلے مسلم ریاست کے قیام کی قرارداد پاس کی۔ بانی پاکستان قائداعظمؒ کا تعلق بھی سندھ سے تھا۔ سندھ کے طلبہ نے بھی قیام پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ سندھ کے دیگر سرکردہ رہنماؤں میں محترمہ فاطمہ جناحؒ، عبداللہ ہارونؒ، محمد ایوب کھوڑو اور سر عبداللہ ہارونؒ شامل ہیں۔ سندھ سے پیر صبغت اللہ راشدیؒ تحریک پاکستان کے سرگرم رکن تھے۔ آپ نے ہر فورم پر مسلمانوں کے حقوق کی آواز بلند کی۔

بلوچستان:

بلوچستان سے قاضی محمد عیسیٰ قائدِاعظم کے دستِ راست تھے۔ آپ نے بلوچستان میں مسلم لیگ کو مضبوط کیا اور عوام کو تحریک پاکستان میں شامل کیا۔ اسی طرح میر جعفر خان جمالی بھی بلوچستان سے تحریک پاکستان کے سرکردہ رہنما تھے۔ آپ نے دوسرے رہنماؤں کے ساتھ مل کر پیغام پاکستان پورے صوبے میں پھیلایا۔ بلوچستان سے تحریک پاکستان کے دوسرے سرکردہ رہنماؤں میں فتح محمد، فضل احمد غازی اور عبداللہ خان کاسی شامل ہیں۔ قیامِ پاکستان کے وقت بلوچستان کے شاہی جرگے اور کوئٹہ میں میونسپل کمیٹی کے ممبران نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ اس طرح بلوچستان پاکستان کا حصہ بن گیا۔

سرگرمی!

طلبہ کے درمیان قیامِ پاکستان میں صوبوں کے کردار پر مقابلہ مضمون نویسی کروائے۔

خیبر پختونخوا:

خیبر پختونخوا کے لوگ شروع سے ہی حریت پسندی اور بہادری کے لیے مشہور ہیں۔ اس صوبے کے لوگوں نے انگریز تسلط کے خلاف آواز اٹھائی اور تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ سردار عبدالرب نشتر صوبہ خیبر پختون سے تحریک پاکستان کے سرگرم رکن تھے۔ خیبر پختونخوا سے تحریک پاکستان کے دوسرے اہم رہنماؤں میں عبدالقیوم خان اور سردار اورنگزیب شامل ہیں۔ سردار اورنگ زیب خان نے 1940ء میں صوبہ خیبر پختونخوا سے قراردادِ پاکستان کی تائید اور حمایت حاصل کی۔ جب ہندوستان کی تقسیم کا اعلان ہوا تو خیبر پختونخوا کی عوام کی اکثریت نے رائے شماری کے ذریعے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔

صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم تاریخی واقعات

پیارے بچوں!

آیئے اپنے صوبے کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ہمارے صوبے کی تاریخ پرانی ہے۔ یہاں بہت اہم واقعات رونما ہوئے۔ ان میں سے چند اہم واقعات کا ذکر درج ذیل کیا گیا ہے۔

تحریکیں

تحریکِ مجاہدین:

سید احمدؒ شہید ہندوستان کے شہر رائے بریلی میں 1786ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ہوئے سکھوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ آپ نے چمکنی اور چارسدہ میں قیام کے بعد نوشہرہ، اکوڑہ خٹک، حضرو، شیدو اور ہنڈ (صوابی) میں سکھوں کا مقابلہ کیا۔ آپ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کے لیے سوات اور بونیر تشریف لے گئے۔ وقت کے حکمرانوں کو خطوط لکھے۔ سید صاحب نے اُتمانزئی، ہنڈ اور زیدہ کے مقامات پر سکھ اور مقامی حکمرانوں کو شکست دی اور وادئ پشاور کے ان علاقوں میں شرعی نظام نافذ کیا جو کچھ عرصہ چلا لیکن جلد ہی مقامی آبادی سے اختلافات کے باعث آپ ہزارہ تشریف لے گئے اور 6 مئی 1831ء کو بالاکوٹ کے مقام پر سکھوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

سکھوں کی حکومت:

پنجاب میں طاقتور سکھ حکمران رنجیت سنگھ کی حکومت تھی۔ 1819ء میں سکھوں نے ہزارہ پر قبضہ کیا۔ 1824ء تک سکھوں نے ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، کوہاٹ اور پشاور کے علاقوں کو کسی حد تک زیر کیا جبکہ 1836ء تک یہ علاقے عملی طور پر سکھوں کے قبضے میں آ گئے۔ سکھوں نے یہاں کے لوگوں پر انتہائی سختی کی۔ بعد ازاں 1849ء میں انگریزوں نے سکھوں کو شکست دے کر یہاں اپنی حکومت قائم کر لی۔

جنگِ آزادی 1857ء:

1857ء میں ہندوستان بھر کے لوگوں نے انگریزوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑی۔ موجودہ صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی یہ جنگ

لڑی گئی۔ نوشہرہ چھاؤنی میں مقامی فوجیوں نے بغاوت کی اور جنگ میں حصہ لیا۔ پشاور، مردان اور قبائلی علاقوں میں یہ جنگ شروع ہوئی۔ مقامی لوگوں اور فوجیوں نے انگریزوں کا سخت مقابلہ کیا لیکن اپنے مقاصد کو حاصل نہ کر سکے۔

انگریزوں کا زمانہ:

جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد مکمل انگریزی دورِ حکومت شروع ہو گیا جو 1947ء تک قائم رہا۔ 1901ء تک صوبہ خیبر پختونخوا پنجاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد اسے کمشنری کا درجہ دیا گیا اور 1935ء کے ایکٹ کے تحت اسے مکمل صوبے کا درجہ دیا گیا۔

تحریکِ خلاف و ہجرت:

1914ء میں پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی جو 1918ء میں ختم ہوئی۔ انگریزوں نے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جنگ کے خاتمے کے بعد تُرکی میں مسلمان خلیفہ کو نہیں ہٹایا جائے گا اور مسلمانوں کی خلافت کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا لیکن جنگ کے بعد انگریز اپنے وعدے سے مکر گئے۔ اس پر پاک و ہند کے مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف تحریک شروع کی جسے تحریکِ خلافت کہا جاتا ہے۔ صوبہ بھر کے عوام نے مذہبی جوش و جذبے کے ساتھ تحریک میں حصہ لیا۔ تحریک کے دوران بعض علماء نے اعلان کیا کہ مسلمانوں کیلئے ہندوستان میں رہنا ناجائز ہے۔ اس لیے مسلمانوں نے پاک و ہند خصوصاً خیبر پختونخوا سے جولائی 1920ء میں افغانستان کے طرف ہجرت کی۔ خیبر پختونخوا کے تقریباً 20 ہزار افراد نے اس میں حصہ لیا اور قربانیاں پیش کیں۔

تحریکِ خُدائی خِدمت گار:

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ انگریزں نے 1849ء میں موجودہ خیبر پختونخوا پر قبضہ کیا۔ لوگوں میں انگریزوں کے خلاف غم و غصہ پایا جاتا تھا۔ عبد الغفار خان (باچا خان)، اُتمانزئی (چارسدہ) کے رہنے والے تھے۔ آپ ایک سماجی کارکن تھے اور خلافت و ہجرت میں پیش پیش تھے۔ آپ نے پختونوں کو انگریزوں کے خلاف متحد کرنے کا کام شروع کیا۔ آپ نے 1929ء میں خُدائی خِدمتگار تحریک کی بنیاد ڈالی۔ اس تحریک میں یہاں کے عوام نے ناقابل بیان قربانیاں دیں۔ اس تحریک کے ارکان نے عدم تشدد کا راستہ اپنایا اور کسی بھی ظلم کا جواب ظلم سے نہیں دیا اور انگریزوں کو پاک و ہند سے نکالنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سِول نافرمانی کی تحریک:

خیبر پختونخوا میں انگریز حکومت کے خلاف سِول نافرمانی کی تحریک اپریل 1930ء میں شروع ہوئی۔ یہ تحریک کانگریس اور خُدائی خِدمتگار تحریک کے ارکان نے شروع کی تھی۔ وکلاء، طلباء، ڈاکٹرز اور دیگر لوگوں نے اس میں حصہ لیا۔ پشاور شہر میں 23 اپریل 1930ء

کو ایک جلوس کا اعلان کیا گیا تھا۔ جب یہ جلوس قصہ خوانی بازار پہنچا تو انگریزوں نے اس پر گولیاں برسائیں۔ اس حادثے میں سینکڑوں لوگ شہید ہوئے۔ قصہ خوانی بازار میں اُس مقام پر ایک یادگار بھی تعمیر کی گئی ہے۔ پشاور کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی مظاہرین پر گولیاں برسائی گئیں۔ اس تحریک نے انگریزوں کے لیے مشکلات پیدا کیں۔

صوبہ خیبر پختونخوا کی پاکستان میں شمولیت:

برصغیر میں انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے مسلمانانِ ہند کے لیڈروں نے مسلمانوں کے لیے الگ مُلک بنانے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے اس کی مخالفت کی۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے بارے میں فیصلہ ہوا کہ ریفرنڈم کے ذریعے یہاں کے عوام پاکستان میں شمولیت کے بارے میں رائے دیں گے۔ خدائی خدمتگار تحریک نے ریفرنڈم کا بائیکاٹ کیا جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام نے ایک ریفرنڈم کے ذریعے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا اور اس طرح یہ صوبہ پاکستان کا حصہ بنا۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں افغان مہاجرین:

1979ء میں سوویت یونین (روس) نے افغانستان میں فوجی مداخلت کی۔ انہوں نے افغانستان میں اپنی مرضی کی حکومت قائم کی۔ افغانستان کی مقامی آبادی روس کی مداخلت سے خوش نہیں تھی۔ اس لیے کئی لاکھ افغان مہاجرین ہجرت کر کے صوبہ خیبر پختونخوا میں مقیم ہوگئے۔ افغان مہاجرین کی آمد سے صوبے کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر یہاں کے عوام نے اخوت کا مظاہرہ کیا اور ان مہاجرین کی ہر طرح سے امداد کی۔

افغان مہاجر کیمپ (جلوزئی)

افغان مہاجر کیمپ (کچہ گڑھی)

صوبہ خیبر پختونخوا اور طالبان:

1996ء میں افغانستان میں طالبان کی حکومت قائم ہوئی۔ 2001ء میں طالبان اور امریکہ کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ

میں اگرچہ طالبان حکومت کا خاتمہ ہوا لیکن اس کے اثرات پاکستان کے قبائلی علاقہ جات تک پہنچ گئے۔ یہ جنگ قبائلی علاقوں اور ملاکنڈ ڈویژن تک پھیل گئی۔

صوبہ خیبر پختونخوا کی تاریخ کے اہم واقعات

سید احمد شہید کی تحریکِ مجاہدین شروع ہوئی۔	1826ء
اس علاقے پر سکھوں کا مکمل قبضہ ہو گیا۔	1836ء
انگریزوں نے یہاں اپنا قبضہ جما لیا۔	1849ء
یہاں جنگِ آزادی لڑی گئی۔	1857ء
خیبر پختونخوا کو چیف کمشنر صوبے کا درجہ دیا گیا۔	1901ء
تحریکِ خلافت و ہجرت شروع ہوئی۔	1919-20ء
باچا خان کی خُدائی خِدمتگار تحریک شروع ہوئی۔	1929ء
سِول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی اور قصہ خوانی (پشاور) کا سانحہ ہوا۔	1930ء
خیبر پختونخوا کا مکمل صوبے کا درجہ دیا گیا۔	1935ء
صوبہ خیبر پختونخوا پاکستان کا صوبہ بنا۔	1947ء
افغان مہاجرین صوبہ خیبر پختونخوا آنا شروع ہوئے۔	1979ء

تحریکِ پاکستان میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کا کردار

تحریک پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے لوگوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ ان لوگوں کو قائداعظمؒ کی قیادت اور جمہوریت پسندی پر مکمل اعتماد تھا۔ عیسائی برادری کے اہم رہنما جناب ایس پی سنگھا نے پنجاب اسمبلی میں تقسیم کے وقت پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔ اسی طرح ہندو برادری کی طرف سے جوگندر ناتھ منڈل صاحب قائداعظمؒ کے ساتھی اور تحریک پاکستان کے سرگرم رکن رہے۔ آپ پاکستان کی پہلی کابینہ میں وزیر قانون بھی رہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے لے کر اب تک دوسرے مذاہب کے لوگ اس ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ خصوصاً تعلیم و صحت کے شعبوں میں عیسائی برادری کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ تجارت اور کاروبار کے شعبہ میں ہندو اور سکھ برادری اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

خیبر پختونخوا کی اہم شخصیات

سرزمین خیبر پختونخواہ وہ عظیم سرزمین ہے جس نے ایسی شخصیات پیدا کیں جنہوں نے نہ صرف تحریک پاکستان، صوبے کی ترقی بلکہ پورے ملک کی ترقی وخوشحالی میں روشن کردار ادا کیا۔ درج ذیل سطور میں ہم خیبر پختونخوا کی اہم شخصیات کی سماجی، سیاسی اور مذہبی خدمات کا جائزہ لیں گے۔

سیاسی شخصیات:

اس صوبے میں ایسے قابل قدر سیاستدان پیدا ہوئے جنہوں نے لوگوں میں سیاسی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور اس صوبے کے سیاسی حقوق کے لئے مسلسل جدوجہد کی۔ خیبر پختونخوا کی اہم سیاسی شخصیات میں محمد جلال بابا، مولانا مفتی محمود، صاحبزادہ عبدالقیوم، خان عبدالقیوم خان، مولانا عبدالحق، خان عبدالغفار خان، قاضی حسین احمد اور حیات محمد خان شیر پاؤ شامل ہیں۔

ادبی شخصیات:

خیبر پختونخوا میں کئی ایسی ادبی شخصیات نے جنم لیا جنھوں نے علم و ادب اور شعر و شاعری میں نام پیدا کیا۔ ہمارے صوبے کے مشہور شعراء میں خوشحال خان خٹک، عبدالرحمن بابا، غنی خان، قتیل شفائی اور احمد فراز شامل ہیں۔ ان شعراء نے اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں میں محبت اور مذہبی لگاؤں کا شعور پیدا کیا۔ ان حضرات کی ہزاروں تصانیف سے لوگ آج بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

مذہبی شخصیات:

خیبر پختونخواہ میں کئی ایسی دینی شخصیات گزری ہیں جنہوں نے مذہبی حوالے سے نہ صرف صوبے بلکہ پورے ملک کی خدمت کی۔ ان لوگوں نے عوام میں مذہبی لگاؤ، مذہبی شعور اور مذہبی تعلیمات کا احساس پیدا کرنے کے لیے تحریر و تقریر کا بھرپور استعمال کیا۔ ان مذہبی شخصیات میں حاجی صاحب ترنگزئی، مولانا عبدالحق، مولانا حسن جان، سید علی ترمذی، مولانا مفتی محمود اور مولانا غوث ہزاروی مشہور ہیں۔ ان لوگوں نے عوام میں اسلامی نظام کے احیاء کے لیے کوششیں کی۔

دیگر شخصیات:

صوبے کی دوسری اہم شخصیات میں کرنل شیر خان شہید، اعتزاز احسن شہید اور طاہر قاضی شہید شامل ہیں۔ ان لوگوں نے ملکی دفاع اور ملکی امن و امان کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ ان کی شہادت سے ہمیں درس ملتا ہے کہ اپنے ملک و قوم کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

اہم نکات

- علم تاریخ ماضی کے اہم حالات اور واقعات کا علم ہے۔
- میسوپوٹیمیا، مصر، وادی سندھ مشہور تہذیبیں گزری ہیں۔

- آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی تمام انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔
- خلفاء راشدین کا 30 سالہ دور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کا عملی نمونہ تھا۔
- تحریکِ پاکستان کی اہم شخصیات میں قائدِ اعظم، علامہ اقبالؒ اور محترمہ فاطمہ جناحؒ شامل ہیں۔
- صوبہ خیبر پختونخوا نے تحریکِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

i علم تاریخ سے کیا مراد ہے؟

ii ہجرتِ مدینہ پر نوٹ لکھیں؟

iii حضرت عمر فاروقؓ کے دور کے کارنامے بیان کریں۔

iv وادی سندھ کی تہذیب سے کیا مراد ہے؟

v قائداعظمؒ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

سوال 2: درست جواب کا انتخاب کریں۔

i مصری تہذیب واقع تھی

ا۔ دریائے نیل کے کنارے	ب۔ دریائے سندھ کے کنارے
ج۔ دریائے فرات کے کنارے	د۔ دریائے راوی کے کنارے

ii ہڑپہ واقع ہے

ا۔ لاڑکانہ میں	ب۔ جہلم میں
ج۔ ساہیوال میں	د۔ مردان میں

iii حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پیدا ہوئے

ا۔ 579ء	ب۔ 571ء
ج۔ 530ء	د۔ 581ء

iv غزوہ اُحد ہوئی

ا۔ 5 ہجری	ب۔ 2 ہجری
ج۔ 3 ہجری	د۔ 7 ہجری

v قائداعظمؒ کا پیشہ تھا

ا۔ وکالت	ب۔ طب
ج۔ زراعت	د۔ معلمی

سوال 3: استاد محترم کی رہنمائی میں خیبر پختون خوا کے اہم تاریخی واقعات کا خط وقت بتائیں۔

سوال 4: آنحضرتؐ کی مکی اور مدنی زندگی کے اہم واقعات ذیل میں دی گئی جدول میں لکھیں۔

مکی زندگی کے اہم واقعات	
مدنی زندگی کے اہم واقعات	

سوال 5 : طلبہ صوبہ خیبر پختونخوا کی تاریخ کے اہم واقعات کی ٹائم لائن اُستاد کی رہنمائی میں بنائیں۔

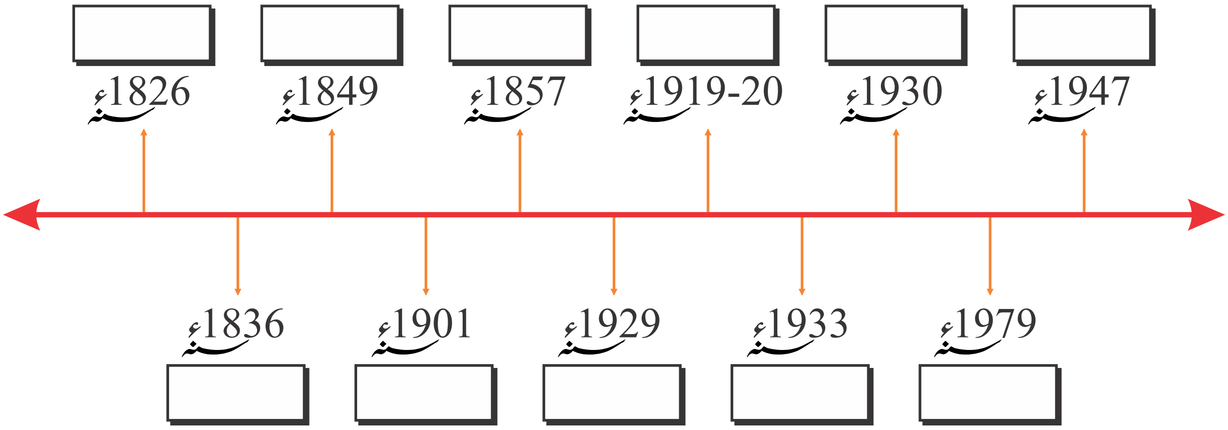

7 معاشیات اور معاشی سرگرمیاں

ہم اپنی روزمرہ زندگی اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوئی ایسا کام کرتے ہیں جس کا ہمیں معاوضہ ملے۔ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ہر انسان کوئی روزگار اختیار کرتا ہے جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے۔روزگار سے حاصل ہونے والی آمدنی سے انسان اپنی خوراک، لباس اور دیگر استعمال کی اشیاء خرید لیتا ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں علم معاشیات اور اس کے استعمال کی وضاحت کرتی ہیں۔کسی بھی ملک کی معیشت میں وسائل کا استعمال اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور ان کا لین دین شامل ہوتا ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں ملکی معیشت کہلاتی ہیں۔ یہ تمام سرگرمیاں علم معاشیات میں پڑھی جاتی ہیں۔علم معاشیات دراصل اشیاء وخدمات کی پیداوار تقسیم اور ان کے استعمال کی وضاحت کرتا ہے۔

معاشی سرگرمیوں کی 3 بنیادی اقسام ہیں۔

1-ابتدائی معاشی سرگرمی:

ایسے کام جن سے انسان بنیادی اشیاء حاصل کرتا ہے جیسے فصلیں، دھاتیں یا ماہی گیری اور گلہ بانی وغیرہ ابتدائی معاشی سرگرمی شمار ہوتے ہیں۔ان سرگرمیوں میں زراعت سب سے اہم معاشی سرگرمی ہے۔

2-ثانوی معاشی سرگرمی:

ایسے کام جن میں انسان موجود اشیاء میں تبدیلی لاکر ان کے استعمال میں اضافہ کرتا ہے ثانوی معاشی سرگرمی کہلاتی ہے۔مثلاً کپاس کی فصل سے جو زراعت سے حاصل ہوتی ہے انسان کپڑا بناتا ہے۔یوں کپاس کے استعمال اور قیمت دونوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، اس کو صنعت وحرفت بھی کہا جاتا ہے۔

3-خدماتی معاشی سرگرمی:

ایسے کام جن میں انسان پہلے سے حاصل شدہ یا تیار کردہ سامان کو ایک دوسرے علاقے یا ضرورت مند تک پہنچاتا ہے۔خدماتی معاشی سرگرمی کہلاتی ہے۔اسے عام الفاظ میں خرید وفروخت یا تجارت کہتے ہیں۔

زراعت:

ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور ملکی معیشت میں زراعت کا ایک اہم کردار ہے۔ اسی لیے ہمارے ملک میں زراعت اہم ترین معاشی سرگرمی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بہت سے علاقے فصلوں کے اعتبار سے اہمیت رکھتے ہیں۔

یہاں گندم، چاول، کپاس، گنا اور کئی قسم کے پھل بڑی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان کے نہ صرف وسیع میدانوں میں کاشت کاری ہوتی ہے بلکہ وادیوں اور پہاڑی ڈھلوانوں کے ساتھ بھی اناج اور پھل کے باغات لگائے گئے ہیں۔

موسم کے لحاظ سے فصلوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- فصلِ ربیع   **2- فصلِ خریف**

فصلِ ربیع:

اس سے مراد موسم سرما کی فصلیں ہیں۔ یہ فصلیں موسم سرما کے آغاز (نومبر) میں کاشت کی جاتی ہیں اور موسم گرما (مارچ، اپریل) میں کاٹی جاتی ہیں۔ گندم، چنا، برسیم، سرسوں، توریا، رائی، جئی وغیرہ ربیع کی چند فصلیں ہیں۔

فصلِ خریف:

اس سے مُراد موسم گرما کی فصلیں ہیں۔ یہ فصلیں موسم گرما کے آغاز (اپریل، مئی) میں کاشت کی جاتی ہیں اور موسم گرما کے آخر یا خزاں (اگست، ستمبر) میں کاٹی جاتی ہیں۔ کپاس، جوار، دھان (چاول)، باجرہ، مکئی، مونگ، کماد (گنّا) اور سورج مکھی وغیرہ خریف کی چند فصلیں ہیں۔

یہاں ہم پاکستان کی چار اہم فصلوں اور کچھ ایسے پھلوں کی کاشت کا حال پڑھتے ہیں جن کی پیداوار کے لئے ہمارے ملک کے مختلف حصے مشہور ہیں۔

1- گندم: پاکستان کی سب سے اہم فصل ہے۔ پنجاب اور سندھ کے وسیع میدان گندم کی کاشت کے لئے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ یہاں عام طور سے وسط نومبر سے آخر مارچ تک کاشت کار اس فصل کے لئے خوب محنت کرتے ہیں۔

بلوچستان اور صوبہ خیبر پختونخوا میں نسبتاً چھوٹے علاقوں میں جبکہ گلگت بلتستان میں بھی کہیں کہیں گندم کے چھوٹے کھیت اہمیت رکھتے ہیں۔

2-چاول: چاول کی کاشت کے لئے زیادہ پانی درکار ہوتا ہے اس لحاظ سے سکھر بیراج سے نکالی گئی نہروں کا علاقہ خیر پور، شکارپور اسی طرح پنجاب میں گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے اضلاع اچھے چاول کی کاشت کے لئے مشہور ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں دریائی وادیوں کے ساتھ ساتھ بھی چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔

3-کپاس: ریشہ والی فصل ہے۔اچھی کپاس کے لئے سندھ کے شمالی اضلاع (شکارپور، لاڑکانہ، خیر پور) اور جنوبی پنجاب کے اضلاع رحیم یار خان، بہاولپور، ملتان، خانیوال، ساہیوال اور فیصل آباد مشہور ہیں۔کھلا موسم اور چمکتی دھوپ سے اچھا ریشہ تیار ہوتا ہے۔

4-گنا: گنے کی اچھی کاشت نہ صرف سندھ اور پنجاب بلکہ خیبر پختونخوا کے اضلاع مردان، صوابی اور پشاور بھی خاص مقام رکھتے ہیں۔

پاکستان میں کئی علاقے خوش ذائقہ پھلوں کی پیداوار کے لئے خاص مقام رکھتے ہیں۔ ذیل میں چند پھل اور ان کی پیداوار کے اہم علاقے درج کئے گئے ہیں۔

5-آم: نواب شاہ، شکارپور، بہاولپور، لودھراں، ملتان۔

6-مالٹا، کینو: سرگودھا، ملکوال، راولپنڈی، پشاور، مالاکنڈ اور ہری پور۔

7-سیب: کوئٹہ، زیارت، وادی سوات، ملاکنڈ، گلگت، سکردو، خیر پور، قلات، آوران، ژوب، کوئٹہ اور ڈیرہ اسماعیل خان سیب کی پیداوار کے لیے مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ چیری، لیچی، انگور، ناشپاتی، خربوزہ، تربوز، کیلا، آڑو اور پستہ پاکستان کے خوش ذائقہ اور صحت بخش پھل ہیں۔

خشک میوا جات جیسے بادام، اخروٹ، پستہ، چلغوزہ، مونگ پھلی اور انجیر وغیرہ بھی پاکستان کی اہم سوغات ہیں۔

پاکستان کی معیشت کی اہم خصوصیات

پاکستان کی معیشت کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- بنیادی طور پر زراعت پاکستان کے اقتصادی نظام کی اساس ہے۔

- ملکی معیشت میں خام مال کی تجارت کا بنیادی کردار ہے لیکن صنعت کاری کا رجان بڑھ رہا ہے۔
- پاکستان کا اقتصادی نظام سرمایہ دارانہ اصولوں پر قائم ہے تاہم اسلامی اصولوں کو بھی اہمیت حاصل ہے۔
- ملکی بجٹ اہداف حاصل کرنے میں زیادہ تر کامیاب نہیں رہتا۔
- بے روزگاری، مہنگائی، افراطِ زر، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور غربت وغیرہ معاشی نظام کی خصوصیات کا حصہ ہیں۔
- ملکی اقتصادیات کا انحصار زیادہ تر عالمی قرضوں پر ہوتا ہے۔
- ملک میں ٹیکسوں کا وسیع نظام موجود ہے، زکوٰۃ کا نظام بھی رائج ہے۔
- پاکستانی معیشت میں عالمی تجارت، درآمدات اور برآمدات کا اہم حصہ ہے۔ درآمدات، برآمدات سے زیادہ ہوتی ہیں۔

پاکستان میں پیدا ہونے والے خشک میوہ جات

کیا آپ جانتے ہیں؟

اشیاء اور خدمات کی قیمتوں میں مسلسل اور زیادہ اضافے کو افراطِ زر کہتے ہیں۔ افراطِ کی وجہ سے لوگوں کی چیزیں اور خدمات خریدنے کی صلاحیت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

ملکی معیشت پر بڑھتی آبادی کے اثرات:

پلوشہ کے چچا بیمار تھے اور وہ سرکاری ہسپتال میں داخل تھے۔ پلوشہ اپنے امّی اور ابّا کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے ہسپتال گئی۔ ہسپتال میں داخل ہوتے ہی پلوشہ کو ایسا لگا کہ جیسے سارا شہر بیمار ہے۔ ڈاکٹر کو دکھانے کے لیے مریضوں کی ایک لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔ دوسری طرف دوا لینے کے لیے بھی رش تھا۔ جب پلوشہ چچا کی عیادت کے لیے ان کے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ ایک بستر پر ایک سے زائد مریض تھے اور کچھ کے لیئے تو بستر ہی نہ تھا۔ پلوشہ کو یہ دیکھ کر بہت صدمہ ہوا۔

واپسی میں پلوشہ نے اپنے ابّا سے پوچھا۔ "ابّا یہ ہسپتال میں اتنا رش کیوں تھا؟"

"بیٹا پلوشہ! ہمارے ملک کی آبادی میں تیزی سے اضافہ اور وسائل کو ترقی نہ دینا معاشرتی مسائل کی بنیادی وجہ ہے۔ اب آپ یہی دیکھو کہ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے نہ تو لوگوں کو رہائش مل رہی ہے نہ ہی روزگار اور نہ ہی صحت کی سہولتیں۔" ابّا نے جواب دیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

آبادی سے مراد کسی بھی ملک میں رہنے والے تمام لوگ ہیں جن میں مرد، خواتین اور بچے سب شامل ہیں۔ آبادی کے بارے میں حکومت اعداد و شمار اور معلومات اکٹھا کرتی ہے۔ ان اعداد و شمار اور افراد کی معلومات میں ان کی عمر، جنس، پیشہ، تعلیم وغیرہ شامل ہیں۔ کسی ملک میں لوگوں کی تعداد اور ان کے بارے میں اعداد و شمار اور معلومات جمع کرنا مردم شماری کہلاتا ہے۔

"ہاں ابّا! یہ ایسا ہی ہے کہ اگر ہم نے چار مہمانوں کو دعوت دی تو ہم ان کے لحاظ سے کھانے کا انتظام کرتے ہیں لیکن اگر وہ چار کی بجائے آٹھ آجائیں تو دعوت کے لیے کھانا کم پڑ جاتا ہے۔" پلوشہ نے سوچ کر کہا۔

"بالکل! ایسے ہی حکومت کی عام مسائل کو حل کرنے کی کوششیں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو پاتیں۔" پلوشہ کی امّی نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا۔

بڑھتی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل، صحت اور صاف پانی کا مسئلہ

"آبادی میں اضافہ کی وجہ سے ملکی ترقی اور خوشحالی میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ ہمارے بچوں کو تعلیم، صحت اور مناسب غذا نہیں مل رہی ہے۔" ابّا نے مزید کہا۔

اتنی دیر میں پلوشہ اپنے گھر پہنچ گئی۔ ابّا نے کہا کہ کھانا کھا کر آرام کرتے ہیں کل آپ اپنی ٹیچر سے کچھ اور مسائل کی معلومات

حاصل کرنا۔

بڑھتی آبادے سے پیدا ہونے والے مسائل، حقوق کی عدم فراہمی

دوسرے دن سبق ختم ہونے کے بعد پلوشہ نے ٹیچر زینب کو اپنے ابّا سے ہونے والی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے درخواست کی کہ وہ کچھ اور مسائل کے بارے میں بتائیں۔

"کل ہم کلاس میں اس بارے میں گفتگو کریں گے۔" ٹیچر زینب نے جواب دیا۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال 1: نیچے دیئے گئے سوالات کے مختصر جوابات لکھیں؟

1. معاشیات کی تعریف کریں۔
2. ملکی معیشت کسے کہتے ہیں؟
3. مردم شماری کسے کہتے ہیں؟
4. پاکستان کی اہم فصلوں کے نام لکھیں؟
5. بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل بیان کریں۔
6. ہمارے ملک کی معیشت میں زراعت کا کیا کردار ہے؟

سوال2: درج ذیل فصلوں میں سے ربیع اور خریف کی فصلیں متعلقہ خانوں میں لکھیں۔

دھان، باجرہ، سرسوں، مکئی، گندم، کماد، مونگ، چنا، برسیم، جئی

ربیع کی فصلیں	خریف کی فصلیں
1. ______________________________	1. ______________________________
2. ______________________________	2. ______________________________
3. ______________________________	3. ______________________________
4. ______________________________	4. ______________________________
5. ______________________________	5. ______________________________

سوال3: خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پُر کریں۔

1. چاول کی فصل ----------------- کے موسم میں بوئی جاتی ہے۔
2. موسم گرما میں ----------------- کی فصل اُگائی جاتی ہے۔
3. پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں ----------------- کا کردار بہت اہم ہے
4. پاکستان ایک ----------------- ملک کہلاتا ہے۔
5. ریشہ والی فصل ----------------- ہے۔

8 معاشی سرگرمیاں (صنعت اور تجارت)

اسلم اور آمنہ آج بہت خوش تھے کیونکہ اُن کے گھر میں آج نیا ٹیلی ویژن آیا تھا۔ آمنہ نے ابّا جان سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنا پسندیدہ ڈرامہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر دیکھے گی۔

آمنہ کے ابّا جان بولے "ٹھیک ہے بیٹی سب کو بلا لو۔"

تمام سہیلیاں اور محلے کے بچے جمع ہو کر ڈرامہ دیکھنے کے لئے تیار تھے کہ ابّا جان اندر داخل ہوئے اور کہا بچو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔

آمنہ کے ساتھ بیٹھی بچی نے آمنہ کے ابّا جان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارے ملک نے بھی ٹیلی ویژن بنانے میں ترقی کر لی ہے۔
آمنہ کے ابّا جان بولے بیٹی در اصل یہ ٹیلی ویژن جاپان نے بنایا ہے اور ہمارے ملک نے اس ٹیلی ویژن کو در آمد کیا ہے۔

پاس بیٹھے اسلم کے دوست نے پوچھا۔ انکل یہ در آمد سے کیا مُراد ہے؟

آمنہ کے ابّا جان نے بتایا کہ بیٹا جو چیزیں دوسرے ممالک میں بنتی ہیں اور ہم اپنی سہولت اور ضرورت کے لیے اُسے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو وہ چیزیں ہم اپنے ملک میں منگوا لیتے ہیں وہ تمام چیزیں جو ہم باہر کے ممالک سے منگواتے ہیں اُن کو ہم در آمدی اشیاء کہتے

ہیں۔ اسلم نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا، کیا ہم سب کچھ درآمد کرلیتے ہیں ؟

پاکستان کی صنعتی پیداوار

پاکستان میں درآمد ہونے والی اشیاء

نہیں بیٹا ہم سب کچھ درآمد نہیں کرتے۔ بلکہ ہم کچھ اشیاء برآمد بھی کرتے ہیں یعنی جو اشیاء ہمارے ملک میں بنتی ہیں اور ہمارے استعمال کرنے کے بعد بھی بچ جاتی ہیں ہم اُن اشیاء کو برآمد کر دیتے ہیں۔

آمنہ : ابّا جان یہ برآمد سے کیا مُراد ہے۔

ابّا جان : بیٹی! دراصل جو اشیاء ہمارے ملک میں ضرورت سے زیادہ بنائی جاتی ہیں ہم انہیں دوسرے ممالک کو بیچ دیتے ہیں "اسے ہم برآمدی اشیاء کہتے ہیں"۔

اُس سے ہمارے ملک کو آمدنی حاصل ہوتی ہے اور لوگ خوشحال ہوتے ہیں اور ملک بھی ترقی کرتا ہے۔

اسلم : ابّا جان ہم کون کونسی اشیاء درآمد کرتے ہیں؟

ابّا جان : بیٹا اسلم ہم اپنے ملک کی ضروریات اور دنیا کی ترقی کی رفتار کو دیکھتے ہوئے بھاری مشینری، اوزار، گاڑیاں، بجلی کی بہت ساری اشیاء، تیل، مصنوعی کھاد، چائے، خوردنی تیل، دنیا کے مختلف ممالک سے درآمد کرتے ہیں تاکہ ہم بھی اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔

آمنہ : ابّا جان ہم کون کون سی اشیاء برآمد کرتے ہیں؟

بیٹی آمنہ : ہم بہت سی اشیاء میں خودکفیل ہیں مثلاً: پاکستان کھیلوں کا سامان، جراحی کے آلات، چاول، سوتی کپڑا، قالین، پھل اور کیمیائی اشیاء وغیرہ برآمد کرتا ہے۔

اسلم : ابّا جان کیا ہم سامان یا اشیاء دے کر دوسرے ملکوں سے سامان لیتے ہیں۔

ابّا جان : نہیں بیٹا اسلم ہر ملک کی اپنی کرنسی یا زر ہوتی ہے ہر ملک اپنی کرنسی میں کاروبار کرتا ہے۔
مختلف ممالک کی مختلف کرنسیاں ہوتی ہیں۔ پاکستان کی کرنسی، روپیہ کہلاتی ہے، سعودی عرب کی زر ریال، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ڈالر ہے۔ اسی طرح برطانیہ کی پاؤنڈ، جاپان کی ین، بھارت کی روپیہ، بنگلہ دیش کا ٹکہ، متحدہ عرب امارت کی درہم، ایران کی تومان اور افغانستان کی افغانی کہلاتی ہیں۔

ابّا جان : بیٹا اسلم! چین پہلا ملک ہے جس نے کاغذ کے نوٹوں کا استعمال شروع کیا ورنہ زمانہ قدیم میں مویشیوں کے تبادلے زرعی اجناس کے تبادلے اور سونے چاندی کے سکّوں کے ذریعے تجارت ہوا کرتی تھی۔

آمنہ : ابّا جان اب تو بینکوں کے ذریعے تجارت ہوتی ہے۔

ابّا جان : ہاں بیٹا آمنہ اب تو کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد برقی طور پر تجارت شروع ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں حقیقی زر کا تبادلہ نہیں ہوتا، بلکہ خریدار اور بیچنے والے دونوں کے بینک اکاؤنٹ میں طے شدہ قیمت کے مطابق لین دین کی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس طرح لوگ رقم لے کر جانے کی مشکل اور خطرے میں پڑنے سے بھی بچ جاتے ہیں۔

اس طرح دوسرے ملکوں سے سمندری، زمینی اور ہوائی جہازوں کی مدد سے درآمدی اشیاء منگوا لیتے ہیں اور اپنی اشیاء مختلف ملکوں

میں بھجوا دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی ہے اور ملک معاشی طور پر خوشحال اور مستحکم ہو جاتا ہے۔

درآمدات مثلاً مشینری وغیرہ ہماری ترقی کے لیے ضروری ہیں جبکہ پاکستان اپنی بنی ہوئی اشیا کو دیگر ممالک کو بیچ کر کثیر زرِمبادلہ حاصل کرتا ہے۔ اس طرح اس بین الاقوامی تجارت سے ہمارے ملک کو مالی لحاظ سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جس سے ملک میں روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں۔ زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ صنعتیں قائم ہوتی ہیں اور لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری آتی ہے۔

چھوٹی اور بڑی صنعتیں:

"ٹیچر یہ صنعت کیا ہوتی ہے اور کیا صنعتوں کی اقسام بھی ہیں؟" جمیل نے تجسّس کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل! صنعتوں کی کئی اقسام ہیں" ٹیچر نے کہا۔ "دراصل جب کسی قدرتی چیز میں تبدیلی لا کر نئی چیز بنائی جائے تو اس عمل کو صنعت یعنی مصنوعی بنانا کہتے ہے جیسے گندم سے آٹا بنانا، گنے سے چینی بنالینا اور کپاس سے دھاگہ بُننا وغیرہ۔ صنعتوں کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ چھوٹی صنعت اور بڑی صنعت۔ چھوٹی صنعت میں گھریلو دستکاریاں بھی شمار کی جاسکتی ہیں

چھوٹی صنعت وہ کارخانے ہوتے ہیں جن کو چلانے میں کم سرمایہ خرچ ہوتا ہے اور تھوڑے محنت کش استعمال ہوتے ہیں ایسی صنعتوں کا خام مال بھی عام طور پر مقامی علاقے میں دستیاب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بڑی صنعتیں کثیر سرمائے اور بڑی تعداد میں افرادی قوت سے چلتی ہیں۔

بڑی صنعتیں زیادہ تر حکومتی وسائل کے ذریعے قائم اور چلائی جاسکتی ہیں۔ ایسی صنعتوں کا خام مال بھی دور دراز علاقوں سے فراہم کیا جاتا ہیں اور ان میں تیار ہونے اشیاء بھی عالمی منڈی میں فروخت کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔ پاکستان سٹیل مل کراچی، واہ آرڈیننس فیکٹری اور ملک میں جگہ جگہ قائم بڑی بڑی ٹیکسٹائل ملز پاکستان کی بڑی صنعتیں ہیں۔ ان صنعتوں میں تیار ہونے والی مصنوعات سے ایک تو ملکی ضروریات پوری ہوتی ہیں دوسرا ان مصنوعات کو برآمد کر کے زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس طرح صنعتیں ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

بنک:

آپ نے اکثر لوگوں کو پیسوں کی بات کرتے ہوئے بچت، کھاتہ، پیسے جمع کروانا یا نکلوانا جیسے الفاظ استعمال کرتے ضرور سنا ہوگا۔ ان مخصوص الفاظ کا تعلق بنک سے ہے۔

بنک ایک ایسا ادارہ ہے جو لوگوں کے پیسوں کی حفاظت کرتا ہے۔ عام طور پر لوگ اپنی بچائی ہوئی رقم بنک اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں تاکہ یہ محفوظ رہ سکے۔ بوقت ضرورت وہ یہ رقم نکلوا کر اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں۔ بنک مختلف افراد، خاندانوں یہاں تک کہ حکومتوں سے بھی معاملات طے کرتے ہیں۔ ایسے بنک تجارتی بنک کہلاتے ہیں۔

بنک پانی، بجلی، گیس اور ٹیلی فون وغیرہ کے بِلوں کی ادائیگی کی بھی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ یہ گھر اور گاڑیاں خریدنے کیلئے قرضے بھی دیتے ہیں۔ اسی طرح کسان اپنی زرعی پیداوار اور صنعت کار صنعتی پیداوار بڑھانے کے لیے بنک سے قرضے حاصل کرتے ہیں۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان:

سٹیٹ بنک آف پاکستان 1948ء میں قائم کیا گیا۔ یہ بنک ملک کی معاشی ترقی میں موئثر کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ بنک نئے کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے، قرضوں اور کرنسی کا انتظام کرتا ہے اور کرنسی کے تبادلے کو قابو میں رکھتا ہے۔ یہ بنک کرنسی کی تبدیلی کے لیے سہولت فراہم کرتا ہے۔ سٹیٹ بینک ملک بھر میں تجاری بنکوں کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ صنعتوں کے قیام کے لیے قرضے بھی فراہم کرتا ہے۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال 1: مندرجہ ذیل کے مختصر جوابات لکھیں۔

1: بینک سے کیا مراد ہے؟

2: سٹیٹ بینک آف پاکستان کیا کام کرتی ہے؟

3: پاکستان کی اہم صنعتیں کون کون سی ہیں؟

4: برآمدات سے ہمارے ملک کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

5: پاکستان کون سی اشیاء میں خودکفیل ہے؟

سوال2: درج ذیل جدول میں دو کالم دیے گئے ہیں۔ ایک کالم میں پاکستان کی درآمدات اور دوسرے کالم میں پاکستان کی برآمدات لکھیں۔

نمبر شمار	درآمدات	برآمدات
.1		
.2		
.3		
.4		
.5		
.6		
.7		
.8		
.9		
.10		

سوال3: مندرجہ ذیل بیانات میں سے درست جواب پر دائرہ لگائیں۔

1. سٹیٹ بینک آف پاکستان قائم کیا گیا۔

(الف) 1945ء　(ب) 1947ء　(ج) 1948ء

2. سب سے پہلے کاغذی کرنسی بنائی۔

(الف) چین　(ب) پاکستان　(ج) امریکہ

3. پاکستان درآمد کرتا ہے۔

(الف) پھل　(ب) کھیلوں کا سامان　(ج) تیل

4. بڑی مقدار میں پاکستان برآمد کرتا ہے۔

(الف) ریشم (ب) سوتی کپڑا (ج) بجلی کی اشیاء

5. زمانہ قدیم میں تجارت ہوتی تھی۔

(الف) نوٹوں سے (ب) پتھروں سے (ج) زرعی اشیاء اور مویشیوں کے تبادلے سے

سوال4: خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پُر کریں۔

1. لوگ بچائی ہوئی رقم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں رکھتے ہیں۔
2. نئے کرنسی نوٹ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاری کرتا ہے۔
3. برآمدات سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حاصل کیا جاتا ہے۔
4. چین کی کرنسی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہے۔
5. کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد ۔۔۔۔۔۔۔۔ طور پر تجارت کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

سوال5: پاکستان کی بین الاقوامی تجارت کے تین فوائد لکھیں۔

1. ____

2. ____

3. ____

سرگرمی:

جماعت میں طلبہ کے درمیان عالمی اور ملکی تجارت میں استعمال ہونے والے ذرائع نقل و حمل پر گفتگو کروائیں اور آخر میں اہم ذرائع نقل و حمل تختہ تحریر پر لکھیں اور بچوں کو یاد کرنے کا کہیں۔

9 پاکستان کا نظامِ حکومت

قومی اسمبلی کی عمارت، اسلام آباد

شاہد اس کی بہن سلمہ اور ان کے ابا جان ٹیلی وژن دیکھ رہے تھے۔ جب ٹیلی وژن پر خبریں نشر ہوئیں تو ان میں ریاست اور حکومت کا ذکر آیا۔ جب خبریں ختم ہوئیں تو شاہد نے فوراً سوال کیا۔

شاہد : ابو جان یہ ریاست اور حکومت کسے کہتے ہیں؟

ابو جان : بیٹا کسی مخصوص علاقے میں رہنے والے لوگ جن کی اپنی حکومت ہو اور وہ آزاد ہو ریاست کہلاتے ہیں۔ جس طرح پاکستان ایک ریاست ہے اور ہم اس میں رہنے والے لوگ۔

بیٹا میں آپ کو مزید بتاؤں ریاست چار عناصر سے مل کر بنتی ہے جن میں آبادی یعنی لوگ، علاقہ، حکومت اور اقتدارِ اعلیٰ یعنی ریاست مکمل آزاد ہو۔

شاہد : ابو جان ریاست کا تو مجھے پتا چل گیا اب مجھے ذرا حکومت کے بارے میں بتائیں۔

ابو جان : حکومت ریاست کا وہ ادارہ ہے جو ریاست کا انتظام اور دیکھ بھال کرتا ہے۔ حکومت تین اجزا مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں حکومت تین درجات پر مشتمل ہے۔ یہ درجات وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور مقامی حکومت ہیں۔

حکومت کے اجزاء اور اُن کے کام

مقننہ	انتظامیہ	عدلیہ
قوانین بنانا مقننہ کی ذمہ داری ہے۔	قوانین کو عملی طور پر نافذ کرنا اور ریاست کے روزمرہ امور چلانا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔	قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا عدلیہ کی ذمہ داری ہے۔

شاہد: ابو جان میں اکثر جمہوریت کے بارے میں سنتا رہتا ہوں یہ جمہوریت کیا ہے؟
ابو جان: بیٹا میں آپ کو جمہوریت کے بارے میں تفصیل سے بتاتا ہوں۔

لفظ جمہوریت جمہور سے نکلا ہے۔ جمہور کا مطلب عوام ہیں۔ جمہوریت ایسا نظامِ حکومت ہے جس میں کسی ملک کے عوام اپنے حکمرانوں کے انتخاب میں شریک ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں جمہوریت پوری دنیا میں پسندیدہ ترین نظام حکومت ہے کیونکہ اس نظامِ حکومت میں عوام کے حقوق، عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جمہوریت کی سب سے مقبول ترین تعریف سابقہ امریکی صدر ابراہام لنکن نے کی ہے جس کے مطابق "جمہوریت ایسی حکومت ہے جو عوام کی حکومت، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے ہوتی ہے۔" مثلاً پاکستان ایک جمہوری ملک ہے ہماری عوام اپنے ووٹ کے ذریعے منتخب نمائندوں پر مشتمل حکومت کا انتخاب کرتے ہیں۔

شاہد: بہت شکریہ! ابو جان آج آپ نے بہت مفید معلومات دی۔
دوسرے دن جب شاہد سکول سے واپس آیا تو بہت خوش لگ رہا تھا۔ ابو جان نے شاہد کو دیکھا تو مسکرائے اور پوچھا شاہد بیٹا آج آپ بہت خوش لگ رہے ہو۔
شاہد: ابو جان! آج ہم نے کرکٹ کا میچ جیتا ہے۔
ابو جان: بہت اچھے۔
شاہد: ابو جان! آج مجھے آپ مجھے حکومت کے درجات کے بارے میں بتائیں۔
ابو جان: شاہد بیٹا! آئینِ پاکستان کے مطابق ہمارے ملک میں حکومت کے تین درجات ہیں۔ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور مقامی حکومتیں شامل ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کو وفاقی حکومت کے بارے میں بتاتا ہوں۔

وفاقی حکومت:

بیٹا ہمارے ملک کا موجودہ آئین 1973ء میں منظور کیا گیا۔ ہمارے ملک کا نظام حکومت وفاقی طرز کا ہے اس لحاظ سے آئین

میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے اختیارات کا تعین کر دیا گیا ہے جس طرح صوبائی حکومت صوبے کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے ویسے ہی پورے ملک کے معاملات کی دیکھ بھال وفاقی حکومت کرتی ہے۔

ابّا جان: وفاقی حکومت کیسے کام کرتی ہے شاہد نے سوال کیا؟

ابّا جان نے کہا: وفاقی حکومت تین اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے۔

1. مقننّہ جو ملک کے قوانین بناتی ہے۔
2. انتظامیہ جو قوانین کا نفاذ کرتی ہے۔
3. عدلیہ جو قانون کے مطابق فیصلے کرتی ہے اور انصاف مہیا کرتی ہے۔

ابّا جان نے جواب دیا۔

سلمہ: یہ تینوں شاخیں تو صوبائی حکومت کی بھی تھیں کیا انکا بھی وہی کام ہے؟

ہاں بیٹا سلمہ: ہمارے ملک میں پارلیمنٹ قانون ساز ادارہ ہے پارلیمنٹ کے دو ادارے ہیں۔

سینیٹ جس کے اراکین کی تعداد 96 ہوتی ہے۔ سینیٹ میں ہر صوبے کے سینیٹروں کی تعداد مساوی ہوتی ہے۔ قومی اسمبلی کے منظور شدہ قوانین کا سینیٹ جائزہ لیتی ہے یا تو قانون منظور کیا جاتا ہے یا پھر رد کیا جاتا ہے۔

دوسرا ایوان قومی اسمبلی ہے جس میں ہر صوبے کو اس کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی گئی ہے۔ جس میں اراکین کی تعداد 336 ہوتی ہے۔ قومی اسمبلی کے اراکین کو ممبر قومی اسمبلی (MNA) کہتے ہیں۔ انکا چناؤ عام انتخابات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ آئین پاکستان کے مطابق عام انتخابات عموماً ہر پانچ سال بعد ہوتے ہیں۔ ان انتخابات میں عوام قومی، صوبائی اسمبلی کے ارکان کا چناؤ کرتے ہیں۔ یہ انتخابات ایک ہی دن میں ہوتے ہیں۔

الیکشن میں سیاسی جماعتوں کی اشتہار بازی

جس سیاسی جماعت کو قومی اسمبلی میں سب سے زیادہ
نشستیں ملتی ہیں وہ جماعت حکومت بناتی ہے۔

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ شاہد کے ماموں کمرے میں داخل ہوئے اور کہنے لگے ہاں بچو کیا باتیں ہو رہیں ہیں علی نے کہا ماموں جان ہم صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

سلمہ کے ابّا جان بولے: اس بارے میں مزید آپ کے ماموں جان بتائیں گے۔

ماموں جان نے بتایا آئین کی رُو سے صدر مملکت ملک کا سربراہ ہے جبکہ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہے۔ وزیر اعظم اپنی ایک کابینہ تشکیل دیتا ہے جو مختلف محکموں کے وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔

کابینہ مختلف اہم ملکی مسائل پر بحث کرتی ہے اور یہ فیصلہ کرتی ہے کے حکومت کی پالیسیاں اور منصوبے کیا ہونے چاہیں۔

صوبائی حکومت:

بیٹا شاہد جس طرح مقامی حکومت مقامی مسائل حل کرتی ہے اسی طرح صوبائی حکومت جو کام مقامی سطح پر نہیں ہوتا وہ کام صوبائی سطح پر حل کرتی ہے۔

صوبے کے قانون ساز ادارے کو صوبائی اسمبلی کہتے ہے۔ صوبائی اسمبلی نئے قانون بناتی ہے صوبائی اسمبلی کے ارکان کو صوبے کی عوام منتخب کرتی ہے۔ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والا امیدوار صوبائی اسمبلی کا رُکن (MPA) بن جاتا ہے۔ خیبر پختونخوا اسمبلی کے ارکان کی تعداد 145 ہے۔

صوبے کی انتظامیہ گورنر، وزیر اعلیٰ اور تمام وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ جس کو صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کرتے ہیں۔ صوبائی انتظامیہ صوبے میں امن و امان قائم رکھنے، صوبے کی تعمیر و ترقی اور قوانین پر عمل درآمد کی ذمہ دار ہے۔

شاہد: ابّا جان آپ نے بھی تو انتخابات میں ووٹ دیا تھا ہمارے علاقے سے بھی مُراد کے ابّا منتخب ہوئے تھے۔

ابّا جان: ہاں بیٹا! وہ بھی MPA ہیں۔

شاہد: اسمبلی کے ممبران کس طرح منتخب ہوتے ہیں؟

ابّا جان: عوام ان ممبران کو اپنے ووٹ (رائے دہی) کے ذریعے منتخب کرتے ہیں۔

"ابّا جان میں ووٹ ڈالنے کب جاؤنگی؟" سلمہ نے تجسس سے پوچھا۔

ابّا جان: "آپ کا شناختی کارڈ ابھی تک نہیں بنا۔ جب آپ اٹھارہ سال کی ہو جاؤگی تو تب آپ کو بھی ووٹ کا حق حاصل ہو گا۔"

"ابّا جان عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟" شاہد نے سوچتے ہوئے پوچھا؟

ابّا جان: بیٹا! عدلیہ کا کام لوگوں کو ملک کے قوانین کے مطابق انصاف مہیا کرنا ہے۔ عدلیہ آئین اور قانون کی تشریح بھی کرتی ہے۔

ہر ضلع کی بڑی عدالت سیشن عدالت ہوتی ہے جس کا سربراہ سیشن جج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مجسٹریٹوں اور سول ججوں کی بھی عدالتیں موجود ہیں۔ ان عدالتوں میں جائداد، شادی بیاہ کے تنازعات اور جرائم جن میں چوری، قتل، ڈکیتی وغیرہ شامل ہیں، مقدمات کی سماعت ہوتی ہیں۔

صوبے کی بڑی عدالت کو ہائی کورٹ کہتے ہیں جو صوبائی چیف جسٹس اور دیگر ججوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ہائی کورٹ سیشن کورٹوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتی ہیں۔ ہائی کورٹ صوبے کے تمام عدالتوں کی بھی نگرانی کرتی ہے۔

اور یہ سب کچھ آئین کے مطابق ہوتا ہے۔

"ابّا جان یہ آئین کیا ہوتا ہے؟" سلمہ نے تجسس سے سوال کیا؟

ابّا جان: آئین ملک کا بنیادی قانون ہوتا ہے جس میں ملک کے تمام اداروں (مقننہ، انتظامیہ، عدلیہ، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں) کے اختیارات کا تعین کر دیا جاتا ہے۔ ہر ادارہ آئین کے متعین کردہ اختیارات میں رہ کر کام کرتا ہے۔ آئین شہریوں کے حقوق کا بھی ضامن ہوتا ہے۔ اس لیے آئین کسی بھی ریاست کے لیے بہت اہم دستاویز ہوتی ہے جس کے مطابق ریاست کا انتظام چلایا جاتا ہے۔

خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی کی عمارت

مقامی حکومت:

شہروں اور دیہاتوں کے لئے الگ الگ مقامی حکومت کے ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ پشاور جیسے بڑے شہر میں میونسپل کارپوریشن موجود ہے جس کا سربراہ میئر کہلاتا ہے۔ میئر کا انتخاب شہر کے کونسلر کرتے ہیں۔ چھوٹے شہروں میں میونسپل کمیٹیاں اور دہی علاقوں کے لئے دیہی کونسل، تحصیل کونسل اور ضلع کونسل قائم کی گئی ہیں جن کے سربراہ ناظم کہلاتے ہیں۔ ان کا انتخاب بھی ان علاقوں کے کونسلر کرتے ہیں۔ ان تمام مقامی حکومت کے اداروں کے فرائض میں پیدائش و اموات کا اندراج کرنا اور سرٹیفکیٹ جاری کرنا اور عوام کے مقامی مسائل مثلاً صحت وصفائی کے مسائل، پارک، تعلیم، اسٹریٹ لائٹس اور تاجروں کے مسائل کو حل کرنا ہوتا ہے اور جو مسائل اس کے بس میں نہیں ہوتے اس کیلئے صوبائی حکومت سے رجوع کیا جاتا ہے۔

عدلیہ:

سلمہ: تو پھر وفاق میں عدلیہ کا کیا کام ہے ماموں جان؟

پورے ملک کے لئے سب سے بڑی ایک عدالت ہے جسے ہم سپریم کورٹ کہتے ہیں۔ سپریم کورٹ چیف جسٹس آف پاکستان اور دیگر ججوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ سپریم کورٹ کے فرائض میں وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تنازعات کو حل کرنا، صوبائی ہائی کورٹوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرنا، اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ازخود نوٹس لینا اور ان کی سماعت کرنا۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے اور اس پر سب کو عمل کرنا ہوتا ہے۔

بیٹا ہم چاہتے ہیں کے آپ تمام بچے ملک کے اچھے شہری بنیں اور ملک و قوم کے لئے اچھے کام کریں۔

کسی بھی ملک کے شہری وہ افراد ہیں۔ جن کو تمام حقوق حاصل ہوتے ہیں جو آئین میں شامل کئے گئے ہیں۔ ہر شہری کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں جنھیں پورا کرنا ان کا فرض ہوتا ہے۔

شاہد: وہ حقوق کیا ہیں ماموں جان؟

ماموں جان: وہ حقوق درج ذیل ہیں:

1. فرد کی سلامتی۔
2. منصفانہ سماعت کا حق۔

3. نقل و حرکت کی آزادی۔

4. تحریر و تقریر کی آزادی۔

5. رائے دہی کا حق۔

6. تجارت، کاروبار و پیشے کی آزادی۔

7. اپنے مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی۔

8. حقوق جائیداد کا تحفظ۔

9. تعلیم کا حق۔

10. ملازمتوں کا حق۔

11. زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ وغیرہ۔

ماموں جان: رہنما کسے کہتے ہیں اور اس کی خوبیاں بھی بتائیں، شاہد نے کہا۔

ماموں جان نے بتایا ایسی شخصیت جو کسی تنظیم، سیاسی جماعت یا کسی ریاست کی راہنمائی یا سربراہی کرتی ہو رہنما کہلاتا ہے۔

رہنما کی خوبیاں:

1. ملک اور عوام کی بہتری کے لیے منصوبہ بندی کرتا ہے۔
2. راہنما لوگوں کے مسائل کو ان کے ساتھ مل کر حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
3. ہر کام میں لوگوں کو راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

شاہد: ماموں جان! کچھ شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں بتائیں۔

ماموں جان: پاکستان کے آئین 1973ء میں شہریوں کو کئی حقوق دیئے گئے ہیں۔ آئین کی دفعات 28-8 کا تعلق اِن بنیادی حقوق سے ہے جو درج ذیل ہیں۔

1. آزادی اور زندہ رہنے کا حق۔

2. غیر قانونی نظر بندی اور گرفتاری سے تحفظ۔

3. بچوں سے مشقت، غلامی اور جبری مشقت سے تحفظ۔

4. دوہری سزا سے تحفظ۔

اسی طرح ان حقوق کے بدلے میں کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں جیسے قوانین کا احترام، ملک سے وفاداری اور وسائل کا بہتر استعمال وغیرہ حقوق اور فرائض آپس میں لازم وملزوم ہیں۔

ماموں جان آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں بہت سی معلومات فراہم کیں، ہم ان باتوں پر عمل کر کے اچھے شہری بنیں گے اور ملک کی ترقی کیلئے کام کریں گے۔

مشق اور سرگرمیاں

سوال1: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

:1 عام انتخابات سے کیا مراد ہے؟

:2 حکومت کے تین اجزاء کون کون سے ہیں؟

:3 عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟

:4 انتظامیہ کا کیا کردار ہوتا ہے؟

:5 ایک آزاد ملک کے شہری کے کیا حقوق ہوتے ہیں؟

:6 ریاست کی تعریف کریں۔

:7 آئین کی تعریف کریں۔

سوال2: خالی جگہیں پر کریں۔

.1 ملک کی سب سے بڑی عدالت کا سربراہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہلاتا ہے۔

.2 صوبے کی سطح پر قانون سازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرتی ہے۔

.3 ضلعی، صوبائی اور قومی اسمبلی میں ووٹ ڈالنے والے شخص کی عمر۔۔۔۔۔۔۔سال ہونا ضروری ہے۔

4. کونسلر اپنے علاقے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نگرانی کرتا ہے۔

سوال3: درست جوابات پر (✓) کانشان لگائیں۔

1. صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(الف) میئر (ب) وزیر اعلیٰ (ج) وزیر اعظم

2. قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد ہے۔

(الف) 325 (ب) 350 (ج) 336

3. قومی اسمبلی کا کام ہے۔

(الف) قانون نافذ کرنا (ب) قانون کی وضاحت کرنا (ج) قانون سازی کرنا

4. صوبے کی انتظامیہ کا کام ہے۔

(الف) قانون بنانا (ب) قانون پر عمل کرانا (ج) انصاف فراہم کرنا

5. خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی کے ارکان کی تعداد ہے۔

(الف) 55 (ب) 65 (ج) 145

6. سیاسی جماعتیں شہریوں کی تربیت کرتی ہیں۔

(الف) تعلیمی (ب) مذہبی (ج) سیاسی

ہدایت: تمام طلباء کو ایک ایک شیٹ فراہم کریں اور انہیں ہدایت دیں کہ وہ اپنے اپنے ضلعی، صوبائی اور وفاقی سطح پر انتظامی، قانونی اور عدالتی ڈھانچے کی تشکیل کریں۔

نوٹ:

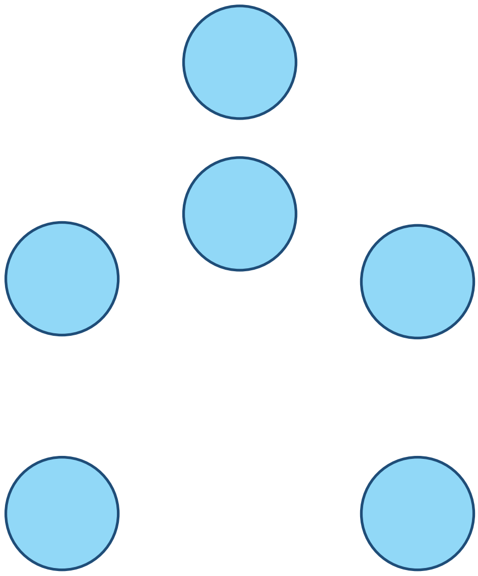

طلبہ سے کہیں کہ وہ آئین میں دیئے گئے شہریوں کے حقوق لکھیں۔ جیسے

زندہ رہنے کا حق	

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال